Bus Ik Nazar

(Season 2 Of Bus Ik Lamha)

Ujala Naz

:کچھ سال بعد

رات کے سائے جب آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہر جانب اندھیرا ہوتا ہے۔ پر چاند چمکتا ہے۔۔ چاہے ادھورا ہو یا پورا۔۔ وہ خوبصورت لگتا ہے

۔۔۔ چاند

۔۔ صاف آسمان میں ہو تو ہر نگاں کا مرکز

۔۔ اور بادلوں میں چھپا ہو۔۔ تو ہر نگاں کی تلاش

؟ پر سوال ہے یہ کہ کیا چاند صرف وہی ہے۔۔ جو آسمان پر چمکتا ہے

یا پھر۔۔ زمین میں موجود ستارے نما لوگوں کی بھیڑ میں موجود ہے۔۔ کوئی چاند

۔۔

داغدار۔۔ پر پر کشش

بادلوں کے سائے میں۔۔ پر ہر نظر کی تلاش

۔۔ لیکن

۔۔ چاند چاہے آسمان میں ہو یا زمین پر

۔۔۔ ہر ایک کی پہنچ میں نہیں ہوتا

۔۔ آسمان تک پہنچنے کے لئے بھی محنت کرنی ہوتی ہے

۔۔ اور زمین کے چاند تک پہنچنے کے لئے بھی

۔۔ پر سوال یہاں یہ بھی ہے

؟ کہ زمین کا چاند بننا بھی اتنا ہی آسان ہے۔۔ جیسے آسمان کا چاند بننا

۔۔ اب اسکا جواب تو وہی چاند دے سکتا ہے نا جو اس زمین میں ہو

وہ چاند۔۔ جس پر ہر نگاہ ہو

۔۔ اور آج سائنس کے اس دور میں نگاہ میں آنا جتنا آسان ہو گیا ہے

۔۔۔ کسی کی نگاہوں سے بچنا اتنا ہی مشکل

۔۔ کچھ ایسا ہی ہوا ہمارے زمین میں موجود اس چاند

۔۔ فلک مراد کے ساتھ

؟ پر۔۔۔ ہوا کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آتے ہیں اب۔۔ شہر اسلام آباد کی اس رات میں ہونے والے ایک بہت بڑے ایونٹ کی جانب جہاں مختلف چینلز سے آئے میڈیا کے نمائندے اپنے اپنے

ہاتھوں میں کیمرا ز اور مائیک لئے موجود ہیں۔۔ چاروں جانب لائیٹس نے اس رات کے اندھیرے کو کہیں بہت دور چھوڑ دیا ہے۔۔

اب اگر لوگوں کی جانب دیکھا جائے تو پورے ملک سے مختلف شعبے سے وابستہ بزنس مینز اور وومینز ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے بیٹھیں ہیں۔۔۔ سب ہی کی نظریں ٹیج پر ہیں۔۔ جہاں ایک درمیانی عمر کا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک مائیک ہے، کچھ کہہ رہا ہے۔۔۔ کچھ دیر گزرتی ہے کہ وہ آدمی خاموش ہوتا ہے اور ہال میں موجود یہ تمام لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔۔ اسی کے ساتھ وہ آدمی اب سٹیج سے جاتا ہے اور انہیں کے درمیان رکھی ایک کرسی میں آکر بیٹھ جاتا ہے۔۔

اب دو لوگ سٹیج پر آتے ہیں جن میں سے ایک لیڈی اور اس کے ساتھ اسی کی عمر کا ایک شخص سوٹ پہنے ہوئے ہے۔۔ دونوں ہی کے ہاتھوں میں مائیک ہے اور ان کے آتے ہی سب کی تالیاں رکتی ہیں۔۔ اور ایک بار پھر سب خاموشی سے انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"اور اب۔۔ ہم چلتے ہیں اس ایونٹ کے سب سے بڑے ایوارڈ کی جانب۔۔۔ ایک ایسی ہستی کی جانب۔۔۔ جس نے بہت کم عمری میں اور بہت ہی رازداری سے۔۔ بزنس اور فائیننس کی دنیا میں بہت ہی کم عرصے میں اپنا نام اور مقام بنایا ۔۔۔ فائیننس کی دنیا کا ایک ایسا نام۔۔ جس نے صرف نو سالوں میں اپنی کمپنی کو پاکستان کی ٹاپ فائیننسنگ کمپنیز کی لسٹ میں شامل کیا اور سب سے بڑھ کر۔۔۔ وہ بزنس فائیننس کی پہلی کم عمر اور کامیاب ترین بزنس وومین کہلائیں" لیڈی ۔۔ رکی اور مسکرائی۔۔۔ جبکہ ساتھ کھڑے شخص نے اب کہنا شروع کیا

"یقیناً آپ سب نے انہیں پہچان ہی لیا ہو گا۔۔ جی ہاں۔۔ ہم بات کر رہے ہیں پاکستان کی ٹاپ فائیننسنگ کمپنیز میں شامل ہونے والی کمپنی۔۔ رائل فائیننس کی ۔۔۔ جس نے صرف نو سالوں میں خود پر نا صرف پاکستان بلکہ پاکستان سے باہر موجود لوگوں کو بھی اعتبار کے قابل بنایا۔۔ تو ہم اپنے سب سے اہم ایوارڈ۔۔ جس کے لئے یہ ایونٹ خاص طور پر رکھا گیا ہے۔۔۔ جسے دیکھنے اور سننے کے لئے ہم سب ہی بے تاب ہیں کیونکہ یہ ہستی۔۔ چار سال پہلے میڈیا کے سامنے آنے

کے بعد دوبارہ کسی بھی قسم کے ایونٹ میں نظر نہیں آئیں۔۔تو آیئے بلاتے ہیں ۔۔اپنے قیام کے چار سال بعد خود کو شہر کی سب سے بڑی فائیننس کمپنی بنانے کے بعد۔۔۔میڈیا کے سامنے آکر سب کو حیران کر دینے والی،فائیننس کی دنیا میں کامیابی کا تاج پہننے والی۔۔لائف اچیومنٹ ایوارڈ حاصل کرنے والی پہلی کم عمر بزنس وومین۔۔فلک مراد" اور اسی کے ساتھ۔۔۔ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔سب نے دیکھا۔۔ سٹیج کی تمام لائیٹس آف ہوئیں اور ایک گول دائرہ ۔۔ بائیں جانب گیا۔۔۔وہیں جہاں سے وہ سٹیج کی جانب آتی نظر آئی

وہ۔۔۔چاند سے رنگ کی سفید پلین میکسی پہنے،کمر تک آتے کھلے ڈارک براؤن سیدھے بال،گلیمرز میک اپ سے چمکتا چہرہ،ہائی سلور ہیل،دائیں کلائی میں نازک سا سلور بریسلٹ پہنے،ہونٹوں پر مخصوص مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک لئے۔۔وہ پوری شان سے اس گول دائرے کی روشنی کو ساتھ لئے سٹیج کے ۔۔ درمیان آئی۔۔جہاں موجود اینکر نے اسکی جانب ایک ایوارڈ بڑھایا

۔۔ اس نے دیکھا

۔۔ وہ ایک کانچ کا بنا روشنی میں چمکتا ایوارڈ ہے

۔۔ جس پر ایک سٹار بنا ہے

۔۔ ایک ستارہ جس کے کونے اس روشنی میں چمک رہے ہیں

۔۔ بلکل اسکی نم آنکھوں کی طرح

۔۔ اس نے دیکھا

۔۔ اس پر اسکا نام لکھا ہے

۔۔ گولڈن چمکتے حروف سے

۔۔۔ فلک مراد

۔۔۔ اور اسے اپنا نام پہلی بار

۔۔ ہاں

۔۔ پہلی بار اسے اپنا بہت پیارا لگا

اسے لگا ۔۔

آج پہلی بار ۔۔

اسے اپنے آپ سے ۔۔

اپنے نام سے محبت ہوئی ہوں ۔۔

اس نے ہاتھ بڑھایا ۔۔

ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے ۔۔

کامیابی کی مسکراہٹ ۔۔

عروج کی مسکراہٹ ۔۔

اس نے وہ ایوارڈ اپنے ہاتھوں میں پکڑا ۔۔

اور اسے ایسا لگا ۔۔

جیسے اچانک ہی زندگی کے نو سال، رائل فائیننس کے نو سال، اس کانچ کے ٹکڑے میں سمٹ کر اسکے ہاتھ میں آ گئے ہوں ۔۔

-- اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

-- اینکر نے اب اسکی جانب مائیک بڑھایا

-- بائیں ہاتھ میں ایوارڈ پکڑتے اس نے دائیں ہاتھ سے مائیک پکڑا

-- اب اینکرز سٹیج سے چلے گئے اور ایک بار پھر

-- ہال خاموش ہوا

-- اس نے سامنے دیکھا

-- پاکستان کا ہر مشہور بزنس مین اور وومین یہاں موجود ہیں

-- اور وہ سب اس کے منتظر تھے

-- اس کے الفاظوں کے

-- وہ مسکرائی

-- اسلام علیکم" فلک مراد نے کہا "

۔۔ وہ وہاں موجود ہر شخص نے اسکے سلام کا جواب دیا

ہر شخص اور ان شخصیات میں کہیں کونے میں ہاتھ میں کیمرہ پکڑے کھڑے۔

۔۔ ماسک میں چہرہ چھپائے ایک شخص نے بھی

کہتے ہیں۔۔ایک مرد کی کامیابی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے" اس "

۔۔ نے کہنا شروع کیا

وہ عورت۔۔جو اسکی ماں ہوتی ہے۔جو اسکی بیوی بھی ہو سکتی ہے۔جو اسکی بیٹی "

بھی ہو سکتی ہے اور اسکی محبت بھی" وہ رکی۔۔ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے

۔۔ ایوارڈ کی جانب دیکھا اور مسکرائی

لیکن کیا کوئی یہ جانتا ہے کہ ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہوتا "

۔۔ ہے؟" ایک سوال ہوا

۔۔ فلک مراد کی جانب سے

وہ سوال جس کا جواب وہاں موجود ہر انسان کے پاس تھا۔۔الگ الگ نظریہ لئے
۔۔ ہر انسان کے پاس

جس کا جواب۔۔اسے ٹی۔وی پر دیکھنے والے کئی انسانوں نے بھی دیا۔۔الگ
۔۔ الگ الفاظ لئے۔۔کئی انسان

؟ پر۔۔فلک مراد کا جواب کیا تھا

”تو آج میں بتایا چاہتی ہوں کہ ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ
ہوتا ہے؟ اور۔۔فلک مراد کی کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟“ وہ ایک بار پھر
۔۔ رکی۔۔۔گہری سانس لی۔۔سامنے دیکھا اور کہنا شروع کیا

”ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے ہاتھ ہوتا ہے۔۔ان ہاتھوں کا جو اسکی تربیت
کرتے ہیں۔۔پھر چاہے وہ ہاتھ ماں باپ کے ہوں۔۔کسی استاد کے، یا کسی بھی
شخص کے۔۔رشتہ اہم نہیں۔۔تربیت کرنے والے ہاتھ اہم ہیں“ اس نے کہا
۔۔

اور دور شہر کراچی میں موجود ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھے عمر الیاس نے ٹی۔وی سے نظر ہٹا کر دائیں جانب وال پر لگی ایک تصویر کی جانب دیکھا۔۔ دادا جان اور مراد انکل کی تصویر ۔۔

فلک کی تربیت کرنے والے ہاتھوں کی تصویر۔۔وہ مسکرایا۔۔ نظر دوبارہ ٹی۔وی کی جانب گئی۔۔ جہاں وہ چاند اب آگے بھی کچھ کہہ رہا ہے ۔۔

"ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے۔۔سب سے بڑا ہاتھ ہوتا ہے اس معاشرے کا ۔۔

وہ معاشرہ۔۔جو قدم قدم پر اسے احساس دلاتا ہے کہ وہ کم تر ہے تاکہ اس عورت میں خود کو ثابت کرنے کا جزبہ پیدا ہو سکے ۔۔

وہ معاشرہ۔۔جو اسے قدم قدم پر قدموں تلے لانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ عورت اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کو شش کر سکے ۔۔

وہ معاشرہ۔۔جو عورت کی اپنی شناخت سے انکاری ہے۔۔جو اسے اسکے ماں باپ اور شوہر کے اعمال سے جوڑتا ہے۔۔ نچوڑتا ہے۔۔ تبھی تو پیدا ہوتی ہے۔۔ عورت میں اپنی ایک پہچان بنانے کی لگن۔۔

وہ معاشرہ۔۔جو ہر وقت اسکی عزت اچھالنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔۔تاکہ وہ عورت اپنے تحفظ کی تیاری کر سکے۔۔

وہ معاشرہ۔۔جو عروج میں آکر عورت کو کم ذہن اور جاہل سمجھتا ہے تاکہ پیدا ہو سکے۔۔اس عورت میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی لگن ۔۔

وہ معاشرہ جو۔۔ کبھی بھی اسکے سر سے چھت بھی چھین لیتا ہے۔۔اسکی عزت بھی نہیں چھوڑتا اور اسے برباد بھی کر دیتا ہے ۔۔

تبھی تو پیدا ہوتی ہے۔۔اس عورت میں اپنا گھر بنانے کی لگن ۔۔

خود کو عزت دار بنانے کی لگن ۔۔

خود کو آباد کرنے کی لگن" وہ رکی۔۔ آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ گرا اور ۔۔ ہال میں موجود ہر شخص ہی اپنی جگہ سکتے میں آ گیا

۔۔ جبکہ دور۔۔ ٹی۔وی کے سامنے بیٹھے عمر الیاس کی گردن جھکی

۔۔ لیکن وہ رکی نہیں۔۔ وہ اب آگے بھی کہہ رہی تھی

"ایک عورت کی کامیابی کی پیچھے ہوتا ہے ہاتھ کچھ پیارے دوستوں کا جو مشکل ۔۔ وقت میں اسکے ساتھ ہوتے ہیں" اس نے مسکرا کر کہا

دور۔۔۔ بیرونِ ملک اپنے بیڈ پر لیپ ٹاپ لئے بیٹھی نور کے ہونٹ مسکرائے ۔۔ ۔۔۔ فخریہ مسکراہٹ

"کچھ ایسے قیمتی دوست جو اسکی مدد کو فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔۔ ایسے دوست جو اسے بھٹکنے نہیں دیتے۔۔ جو اسکے کہیں نا کہیں، کسی نا کسی طرح محافظ بن جاتے ہیں ۔۔"

لندن کی سرِزمین میں موجود ایک فلیٹ کے سٹڈی روم میں، اپنے لیپ ٹاپ کی جانب دیکھتے سہیل کی مسکراہٹ گہری ہوئی --

" ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے ہوتے ہیں کچھ ایسے تعلق --- جن کا شاید کوئی نام نہیں ہوتا --- پر انکا ہونا اسکے اکیلے پن کو کہیں دور کر دیتا ہے -- کچھ ایسے لوگ جن سے دوستی یا محبت یا کوئی رشتہ نہیں ہوتا -- پر پھر بھی وہ اسے فیملی ہونے کا احساس دلاتے ہیں -- "

ہال کے کسی کونے میں ہاتھ میں کیمرہ پکڑے، چہرے کو ماسک میں چھپائے -- ارسلان مسکرایا --- فخریہ آنکھوں سے اسے دیکھتے --

" اور --- " وہ رکی -- جبکہ سب کا تجسس بڑھا --

ایک گہری سانس لی -- مسکرائی

" کچھ ناکام محبتیں "

دور۔۔۔ایک انجان جگہ پر، ایک عمارت کے ٹاپ فلور میں موجود ایک آفس میں بیٹھے۔۔ایل۔ای۔ڈی کی جانب دیکھتے۔۔چائے کا کپ ہونٹوں کے قریب ۔۔ لے جاتے۔۔روحان کے ہاتھ رکے

" وہ محبت۔۔جو اسے ایک نیا راستہ دکھاتی ہے۔۔جو زندگی میں سورج بن کر ۔۔ آتی ہے اور اچانک رات بھی بن جاتی ہے

اور اسی رات کے ساتھ۔۔ایک بار پھر ہو جاتا ہے وہ چاند اکیلا۔۔۔پر پہلے سے ۔۔ زیادہ مضبوط" وہ مسکرائی

۔۔۔ روحان ملک بھی مسکرایا۔۔۔ہاتھ آگے بڑھایا اور چائے کا گھونٹ بھرا

" اور ان سب سے بڑھ کر۔۔۔ایک عورت کی کامیابی کے پیچھے ہے۔۔وہ مالک ۔۔ جس نے ایسا معاشرے، ایسے لوگوں، ایسے رشتوں، ایسے تعلق اور ایسی محبتوں کے درمیان اسے پیدا کیا۔۔تاکہ وہ سب سہہ سکے اور مضبوط ہو سکے۔۔ " شکریہ

۔۔ اپنی بات ختم کر کے اس نے مائیک والا ہاتھ نیچے کیا

۔۔ اور اسی کے ساتھ

۔۔۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا

اس نے دیکھنا چاہا۔۔اس بھیڑ میں اپنی کامیابی سے منسلک کسی ایک انسان کے نشان کو۔۔

۔۔۔ وہ نشانی۔۔جو وہ پچھلے پانچ سالوں سے ڈھونڈ رہی تھی

۔۔ اور ایک بار پھر

مایوس لوٹنا پڑا۔۔اسکی آنکھوں کو

۔۔ وہ مسکرائی۔۔۔مائیک دوبارہ اپنے چہرے کے قریب لائی

۔۔ اور اسی کے ساتھ۔۔سب کی تالیاں رکیں

"؟ یہاں ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے۔۔کامیابی کیا ہے"

۔۔ یا پھر میں یہ کہوں کہ

ایک عورت کی کامیابی کیا ہے؟" وہ ایک بار پھر رکی۔۔۔سب کی جانب دیکھا

"کامیابی۔۔ ہر انسان کے لئے کامیابی کے الگ الگ معنی ہیں۔۔ ہر انسان اپنی کامیابی الگ الگ چیزوں میں ڈھونڈتا ہے۔۔ کوئی اچھی جاب میں، کوئی اعلی تعلیم میں، کوئی اپنانام بنانے میں تو کوئی۔۔ محبت کے حصول میں۔۔ ان شارٹ۔۔ جسے جس چیز کی چاہت ہو۔۔ اسکا حصول اسکی کامیابی ہے "

"مگر سچ تو یہ ہے کہ ایک انسان کے لئے۔۔ کامیابی۔۔ ایک بہترین انسان بننے میں ہے اور ایک بہترین مسلمان بننے میں کیونکہ جب ہم ایک بہترین مسلمان بنتے ہیں۔۔ تو اللہ کی رضا پاتے ہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کی رضا پانے والا ناکام ہو جائے ؟ "

"اور جب ہم بہترین مسلمان بنتے ہیں۔۔ تو بہترین انسان بن جاتے ہیں اور ایک بہترین انسان، ہر انسان کے لئے قابلِ عزت۔۔۔ اور قابلِ اعتبار ہوتا ہے۔۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بہترین انسان ناکام ٹھہرے؟" وہ رکی۔۔ سب کی جانب دیکھا ۔۔

ہر آنکھ میں اس کے لئے عزت تھی ۔۔

۔۔ ہر آنکھ میں اسکے لئے رشک تھا

۔۔ ہر آنکھ میں اس کے لئے روشنی تھی

۔۔ ہر آنکھ

۔۔ اسکی تعریف کر رہی تھی

۔۔ اور فلک مراد کے ہونٹ مسکرائے

" میں نے نو سالوں میں اپنی کمپنی کو اونچے مقام پر پہنچایا اور آج میں اس سٹیج پر ایک کامیاب بزنس وومین بن کر کھڑی ہوں۔۔ پر میرا سوال ہے کہ اگر میں صرف اس لئے کامیاب ہوں۔۔ تو کیا ہر وہ عورت۔۔ جو اس وقت مجھے ٹی۔وی پر اپنے چھوٹے یا بڑے گھر میں بیٹھی دیکھ رہی ہے۔۔ جو ایک ہاؤس وائف ہے یا پھر ایک عام سی جاب کرتی ہے۔۔ وہ ناکام عورت ہے ؟" ایک اور سوال ہوا۔۔ فلک مراد کی جانب سے۔۔۔ اور اس بار۔۔۔ ہال میں پہلے سے زیادہ گہرا سناٹا تھا

۔۔

۔۔۔ نہیں۔۔" اس نے مسکرا کر کہا "

عورت کی کامیابی۔۔اعلی تعلیم ،اعلی جاب یا بزنس وومین بننے میں نہیں ہے "

۔۔ ۔۔۔ایک کامیاب عورت وہ ہوتی ہے

۔۔ جس پر اٹھنے والی ہر نظر میں احترام ہو

۔۔ جس سے بات کرنے والی ہر زبان میں عزت ہو

۔۔۔ جس سے منسلک ہر رشتے میں فخر ہو

۔۔۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہر لفظ

۔۔۔ اس کی خوبصورتی نہیں

۔۔ خوب سیرتی کے نام ہو

ایک عورت کی کامیابی۔۔اسکی شناخت میں ہوتی ہے۔۔وہ شناخت۔۔جو اسکی

۔۔ اپنی ہو" وہ رکی۔۔ایک گہری سانس لی

ایوارڈ تو آج فلک مراد یعنی ایک بزنس وومین کو ملا ہے۔۔ پر کامیابی۔۔ وہ تو ''
۔۔۔ مجھے پانچ سال پہلے ہی مل گئ تھی

پانچ سال پہلے جب میں نے اس معاشرے کی آنکھوں میں اپنے لئے عزت
'' دیکھی۔۔ جس نے کبھی مجھے دھتکارا تھا

عمر الیاس کے ہونٹ مسکرائے۔۔ جبکہ آنکھیں۔۔ وہ نم تھیں

جب میں نے اپنی واحد فیملی۔۔۔'' ماسک اور کیمرے کے پیچھے چھپے ارسلان ''
۔۔ کے ہونٹ مسکرائے

۔۔ اپنے دوستوں۔۔'' نور اور سہیل نے چہرہ لیپ ٹاپ کے قریب کیا ''

اور اپنی ادھوری محبت۔۔۔'' روحان نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھا اور ''

۔۔ سیدھا ہوا

ان سب آنکھوں میں اپنے لئے فخر دیکھا۔ وہی میری کامیابی کا دن تھا'' وہ ''
۔۔ رکی۔۔ اور ایک بار پھر۔۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا

" اور میں یہاں اپنی بات کا اختتام کرونگی۔۔۔ ہر کامیاب۔۔ اور ہر ناکام عورت ۔۔۔ کو ایک میسیج دے کر۔۔" اس نے کہا اور تالیاں رکیں

" عورت کو عزت کی نگاہ سے صرف وہی مرد دیکھتا ہے جو خود عزت دار ہوتا ہے ۔۔۔

۔۔ عورت کو عزت صرف وہی مرد دیتا ہے جو ایک بہترین انسان ہوتا ہے

اور عورت کی حفاظت صرف وہی مرد کرتا ہے جو ایک اصل مرد تو ہوتا ہے۔۔ ۔۔" وہ رکی۔۔ مسکرائی

" اس لئے۔۔ اگر کوئی مرد آپکو عزت نہیں دے رہا۔۔ تو اسکا مطلب ہے کہ اس کے پاس دینے کے لئے عزت ہے ہی نہیں۔۔ اب ہم دوسروں کو وہی دیتے ہیں نا۔۔ جو ہمارے پاس ہوتا ہے۔۔ جو ہے ہی نہیں۔۔ وہ دے کیسے سکتے ہیں؟

" اور اسی کے ساتھ۔۔ اس نے مائیک والا ہاتھ نیچے۔۔ اور ایوارڈ پکڑا ہاتھ اوپر ۔۔ کیا

" تھیکس ٹو آل ریسپیکٹڈ پیپلز۔۔" فلک مراد نے کہا۔۔ مسکرا کر۔۔ نم آنکھیں لئے ۔۔

" یور ویلکم" عمر الیاس نے کہا۔۔ نم آنکھیں لئے۔۔

" یور ویلکم۔۔" ارسلان نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔۔ نم آنکھیں لئے ۔۔

" ویلکم ویلکم۔۔۔" چہک کر نور نے کہا۔۔ مسکراہٹ لئے ۔۔۔

" موسٹ ویلکم۔۔" سہیل کی جانب سے کہا گیا۔۔ آنکھوں میں چمک لئے ۔۔۔

" آلویز ویلکم۔۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے روحان ملک نے کہا۔۔۔ معنی خیز نگاہیں اس پر ٹکائے ۔۔۔

جبکہ فلک مراد سٹیج سے اتری ۔۔ تالیوں کی گونج میں گھری۔۔۔

--- ہر جواب سے انجان

-- ہر آواز سے انجان

-- خود کو دیکھنے والی

--- ہر نظر سے انجان

☆☆☆☆

شہر اسلام آباد کی یہ صبح باقی دنوں کے مقابلے سب سے زیادہ حسین تھی--
آسمان پر بادلوں کے سائے-- جو شام تک بارش ہونے کا سگنل دے رہے ہیں
--- ٹھنڈی ہوا-- جو دل اور دماغ دونوں ہی کے سکون کا باعث بن رہی ہے--
ایسے موسم میں گھر سے باہر نکلنے کا تو ہر انسان ہی کا دل چاہتا ہے اور ایسے موسم میں فلک مراد معمول سے زیادہ جلدی آفس کے لئے نکل جایا کرتی ہے-- وجہ
؟

؟ موسم

یا پھر۔۔عادت ؟

ویل۔۔اگر بات فلک مراد کی کی جائے تو اسے عادت کہنا زیادہ بہتر رہے گا۔۔ موسم انجوائے کرتے تو آج تک فلک کو دیکھا ہی نہیں۔۔پر۔۔پانچ سالوں میں عادتیں بھی تو بدلتی ہیں نا؟تو ہو سکتا ہے۔۔فلک مراد کی عادت بھی بدلی ہو؟ چلیں ۔۔

اس کے لئے ہم آتے ہیں صبح سات بجے کے وقت فلک مراد کے فلیٹ کے پارکنگ لاٹ سے نکلتی اس گاڑی کی جانب۔۔جسے فلک مراد خود ڈرائیو کر رہی ہے۔۔ہمیشہ کی طرح تیار۔۔وائیٹ شرٹ، بلیک ڈراوزر، بالوں کی پونی ٹیل بنائے۔۔صاف میک اپ سے پاک نکھرہ چہرہ، پر ہونٹوں پر لائیٹ لِپ سٹک، ہائی ہیل پہنے وہ اپنی سنجیدہ پر، گہری نظریں سڑک پر ٹکائے گاڑی آگے بڑھا رہی ہے ۔۔

نوٹ: فلک مراد اب سفید لباس زیادہ پہننے لگی ہے۔۔شاید۔۔عادت ہو گئ ہو؟ یا پھر پسند ہو ؟

۔۔ اسکا جواب تو اب فلک مراد ہی جانے

خیر۔۔اب گاڑی بہت نارمل رفتار میں رائل فائیننس کی جانب جانے والی سڑک پر رواں ہے۔۔پر اچانک ہی گاڑی رکی۔۔رائل فائیننس کے بہت قریب۔۔پر کیوں ؟

وہ گاڑی سے باہر نکلی اور اسے لاک کرتی اپنے دائیں جانب موجود ایک عمارت کی جانب بڑھی۔۔اب اگر اس عمارت کی جانب آؤ۔۔تو شیشے کی وال سے بنا اس کا فرنٹ بتا رہا ہے کہ یہ کوئی عام جگہ نہیں۔۔پر اگر انٹرنس کے اوپر دیکھا جائے ۔۔تو ایک لوگو بنا ہے۔۔ادھورا چاند اور اسکے اندر بنا ایک کپ جس میں سے دھوا نکل رہا ہے۔۔لوگو کی بناوٹ کچھ ایسی ہے کہ وہ اب ادھورے چاند کو گول اور مکمل کر رہا ہے۔۔وائیٹ کلر سے بنا یہ لوگو رات کے ٹائم چمکتا نظر آتا ہے۔۔ اسی لوگو کے ساتھ۔۔جو ائینگ فونڈ میں لکھا ہے "مون لائیٹ کیفے"۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت ایک کیفے کی ہے جسے اگر رات کے وقت دیکھا

جائے۔تو یہ مون لائیٹ کیفے حروف بھی لائیٹ بلو لائٹ سے چمک رہے ہوتے ہیں ۔۔

اب فلک مراد اس کیفے کے اندر داخل ہوئی اور ایک نظر چاروں جانب دوڑائی ۔۔ سلور،لائیٹ پرپل اور بلو کلر کے کامبینیشن سے بنا اس کیفے کا انٹیریئر ڈیزائین بلکل اس کے نام کی طرح روشن ہے۔۔ صاف ستھرا بڑا کاونٹر۔۔ جہاں ۔۔ ایک ایل۔ای۔ڈی سکرین پر کیفے کا مینیو لکھا ہے

مختلف اقسام کی ہاٹ اینڈ کولڈ کافیز کے نام سکرین پر موجود ہیں۔۔اس کے علاوہ مختلف اقسام کے کیک اور سنیکز۔۔کاونٹر کے پیچھے مختلف کافی مشینز ہیں۔کاونٹر مکمل شیشے کا بنا ہے جس کے اندر ترتیب سے رکھے مختلف سنیکز موجود ہیں۔۔ کاونٹر پر دو لڑکے جن کی عمریں بیس سال کے قریب ہیں آرڈر لیتے اور آگے پاس کرتے نظر آرہے ہیں۔۔بل کے لئے کیش اور آنلائین پیمنٹ کا سسٹم بھی موجود ہے جس کے لئے کیفے کے بائیں جانب موجود کاؤنٹر پر ایک لڑکی موجود ہے۔۔اب اگر دوبارہ فلک مراد کی جانب دیکھا جائے۔۔تو اس نے آنکھیں بند

کیں اور ایک گہری سانس لی۔۔ کیفے میں مختلف کافیز کی ملی جلی مہک نے اسکے اندر کی بھوک کو جگایا۔۔

" ویل کم میم فلک۔۔" اپنے پاس سے آتی ایک نسوانی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ نظر سامنے کھڑی اپنے یونیفارم اور سکارف پہنے لڑکی کی جانب گئ جو ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی ہے۔۔ وہ بھی مسکرائی۔۔

" آج بہت خوش نظر آ رہی ہو ؟ "

" جی۔۔ ہماری ریگولر ویزیٹر اتنا بڑا ایوارڈ جیت کر آئیں ہیں۔۔ خوشی تو ہو گی نا؟ " اس کے جواب پر وہ ہلکا سا ہنسی۔۔

" تو تمہیں خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے ایوارڈ حاصل کیا یا پھر اسکی کہ میں تمہارے کیفے میں آ رہی ہو اور اس سے تمہیں اور کسٹمرز ملینگے۔۔" فلک کی بات پر گڑبڑانے کے بجائے وہ بھی ہنسی۔۔

" ویل۔۔ دونوں کی۔۔" دھیمی آواز میں کہا۔۔ جس پر فلک کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ اس لڑکی کو وہ تین سال سے جانتی تھی۔۔ تین سال پہلے جب یہ

کیفے یہاں اوپن ہوا۔۔تو ایک دن ایسے ہی کافی کی طلب کی وجہ سے وہ یہاں آئی ۔۔اس وقت بھی اس کیفے کی مینجر یہی لڑکی تھی۔۔ جس پر فلک مراد کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ ظاہر ہے پاکستان جیسے ملک میں ایک لڑکی کا ایک کیفے یا ریسٹورانٹ میں جاب کرنا۔۔ ایک ناممکن اور انوکھی بات ہی ہے۔۔پر فلک مراد کے لئے یہ خوشی کی بات تھی کیونکہ اس کیفے میں خواتین کے لئے جو لباس رکھا گیا۔۔وہ اخلاقیات کے دائرے اور سکارف کے ساتھ رکھا گیا۔۔ سیکیورٹی کے لئے کیفے کے انٹرینس سے لے کر اندر، ہر جگہ پر کیمراز موجود ہیں۔۔ جن کی فوٹیج ٹاپ فلور میں موجود کیفے کے اونر کے آفس میں ہر وقت چلتی رہتی ہے ۔۔جہاں کوئی بدتمیزی ہو۔۔وہی ایکشین لیا جاتا۔۔ کسی امپلائی یا کسٹمر کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ یہاں موجود کسی سٹاف ممبر سے بدتمیزی کرے اور یہ تمام معلومات بھی فلک کو اسی لڑکی سے ہی حاصل ہوئی۔۔ جسے پہلی بار دیکھتے ہی فلک نے تجسس سے اس سے پوچھا کہ وہ ایک کیفے میں خود کو سیکیور فیل کرتی ہے؟

۔۔ اور جواب ملا۔۔یس۔۔پہلے اللہ اور پھر اونر کے رولز کی وجہ سے

" آپکی ٹیبل ریڈی ہے۔۔" اسکی آواز پر وہ ماضی سے باہر آئی اور بائیں کی جانب موجود اپنی مخصوص مر روال کے ساتھ موجود ٹیبل جہاں وہ ہمیشہ آکر بیٹھتی ہے کی جانب بڑھی۔۔ ۔۔

چئیر پر بیٹھتے ہی اسکی نظر میز کے درمیان رکھے گلدان کی جانب گئ جس پر ریڈ روسز موجود تھے۔۔ نظر اب باقی ٹیبلز کی جانب گئ مگر وہاں ہمیشہ کی طرح وائیٹ روسز موجود تھے ۔۔

" یہ کیا ہے؟" اس نے پوچھا ۔۔

" آپکی کامیابی کے تحفوں میں سے ایک تحفہ۔۔" جواب آیا ۔۔

" تحفوں؟" وہ الجھی ۔۔

" جی۔۔باس نے آج آپکو فل ڈے فری سروس دینے اور آپکے سٹاف کے لئے بھی فری کافی ڈیلیور کرنے کا آرڈر دیا ہے۔۔" اس کی بات پر وہ حیران ہوئی ۔۔

" لیکن کیوں ؟ "

"آفکورس میم۔۔ آپ اس کیفے کی پہلی اور ریگیولر کسٹمر ہیں۔۔اب تو یہ جگہ اور ہم سب بھی آپ سے اٹیچ ہو گئے ہیں اور باس بھی آپ کے بارے میں جانتے ہیں۔۔جب کل رات آپکو ایوارڈ ملا۔۔تو انھوں نے فوراً نوٹس بھیجا کہ آپکے لئے انکی اور اس کیفے کی جانب سے یہ تحفہ رکھا جائے"

"اوک۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے پر سوچ انداز میں کہا۔۔

"پر یہ پھول؟ یہ ریڈ کیوں ہیں؟ تم نے تو کہاں تھا کہ تمہارے باس وائیٹ روسز کے علاوہ کوئی پھول یہاں نہیں رکھنے دیتے۔۔" ایک اور سوال ہوا۔۔

"یہ بھی سپیشلی آپکے لئے ہیں۔۔ جیسے کہ آپ دیکھ سکتی ہیں باقی ہر میز پر وائیٹ روسز ہی ہیں" وہ کہتے مسکرائی۔۔ جبکہ فلک نے ایک نظر اور چاروں جانب دوڑائی۔۔ جہاں کچھ یونیورسٹی، کالج اور آفس جانے والے لوگ بیٹھے نظر آرہے ہیں۔۔

"پر مجھے وائیٹ روسز زیادہ پسند ہیں۔۔" اس نے کہا۔۔

پر آپ پر ریڈ بھی بہت سوٹ کرتا ہے۔۔" بے اختیار اس کے منہ سے نکلا"

۔۔ جس پر فلک نے چونک کر اسے دیکھا

"واٹ ؟ "

وہ۔۔ کک۔۔ کچھ نہیں۔۔ مم۔۔۔ میں آپکی کافی اور پین کیک بھجواتی ہوں"

" اور فلک کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ تیزی سے وہاں سے چلی گئی جبکہ فلک نے

الجھ کر دوبارہ ان روسز کی جانب دیکھا۔۔ اور اسے ایک بار پھر حیران ہونا پڑا۔۔

۔۔ ہاتھ بڑھا کر اندر موجود ایک کاغذ نکالا

کانگیرچولیشنز۔۔ مون لائیٹ" وہ کاغذ ہاتھ میں پکڑے کچھ دیر کسی کے لکھے"

۔۔ ان حروف کو دیکھتی رہی

آپکی کافی میم۔۔" ایک ویٹر نے اسکے سامنے کافی اور پین کیکز رکھتے کہا۔۔"

جس پر اس نے اسکی جانب دیکھا۔۔ یہ لڑکا بھی پچھلے ایک دو سال سے اسی کیفے

۔۔ میں جاب کرتے نظر آرہا تھا اسے

۔۔ تھینکس۔۔" دھیمی آواز میں کہا"

۔۔ سنو۔۔۔" وہ پلٹا ہی تھا کہ فلک نے روکا "

" یس میم "

میں تمہیں ایک سال سے یہاں دیکھ رہی ہوں وہ بھی ایک ویٹر کی حیثیت " سے۔۔اچھی جاب نہیں مل رہی کیا؟" اس نے ایک سوال کیا۔۔اپنے پرانے مغرور انداز میں۔۔وہ انداز۔۔جو کبھی اس نے کسی جاب لیس انسان کے ساتھ ۔۔ بھی استعمال کیا تھا

مجھ جیسے کم پڑھے لکھے اور غریب انسان کو کہاں پوسٹ پر جاب مل سکتی ہیں " میم۔۔پر یہ جاب ایک اچھی جاب ہے" اسکی بات پر وہ چونکی۔۔پھر مسکرائی ۔۔

تم ایک کیفے میں ویٹر ہونے کو اچھی جاب کہتے ہو؟ کیا یہ ویٹر کی جاب زندگی کی " " ؟ ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہیں

کیفے میں ویٹر ہونے سے ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں۔۔بس گزارا ہو سکتا "
ہے پر اگر کیفے مون لائیٹ ہو تو ضروریات بھی پوری ہو جاتی ہیں میم۔۔ہمارے
" باس اچھی سیلری کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی فیسلیٹیز ہمیں دیتے ہیں

" ؟کیسی فیسلیٹیز "

ڈگری حاصل کرنے کی فیسلیٹی" اور اسکے جواب پر فلک مراد حیران رہ گئ "
؟ ۔۔ایک کیفے میں موجود ویٹرز کو پڑھائی کی فیسلیٹی کوئی کیسے دے سکتا ہے

" تمہارا باس بہت امیر لگتا ہے "

جی۔۔دل کے امیر" اور ایک مختصر جواب دیتا وہ وہاں سے مسکراتا چلا گیا۔۔ "
۔۔ جبکہ فلک مراد۔۔اسے جیسے کچھ یاد آیا۔۔دل کا امیر

۔۔ ایک شخص اسے بھی دل کا امیر لگا تھا۔۔پر وہ ایسا تھا نہیں

ایک گہری سانس لے کر اس نے کافی کا پہلا گھونٹ لیا اور نظر مرروال سے نظر
۔۔ آتے آسمان کی جانب گئ

"کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان سے مختلف ہوتا ہے۔۔سچ ہے۔۔ہم سب الگ ہیں، بہت الگ، بہت مختلف، ہر لحاظ سے۔۔پر ایک چیز ہے تو بہت سے الگ انسانوں میں ایک جیسی ہوتی ہے۔۔جو مختلف لوگوں کو ایک دوسرے جیسا بنا دیتی ہیں۔۔

عادتیں۔۔زندگی میں کچھ عادتیں ہماری اپنی پیدا کردہ ہوتی ہیں جبکہ کچھ عادتیں ہم ایک دوسرے سے حاصل کرتے ہیں اور ہمیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ کب اور کیسے۔۔ہم کسی اور کی عادتیں خود میں سمیٹ لیتے ہیں۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔۔ نظر دوبارہ ان پھولوں اور اس کاغذ کی جانب گئ۔۔

"تو اس دنیا میں کوئی مجھ جیسی عادتیں رکھنے والا شخص بھی ہے" کاغذ اٹھاتے وہ مسکرائی۔۔

"مجھ جیسا کافی سے محبت کرنے والا اور عام لوگوں کے فیوچر کو بہانے سے سیکیور کرنے والا"

مسکرا کر کہتے کافی کا آخری سِپ لیا اور اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔ کچھ قدم آگے بڑھائے پر دروازے سے نکلتے ہی اچانک وہ رکی۔۔ جانے کیا خیال آیا کہ وہ پلٹی۔۔ اور کاؤنٹر کی جانب آئی

"ایک پین مل سکتا ہے؟" اس نے کہا۔۔

"یس میم" کاؤنٹر پر موجود لڑکے نے کہا اور ایک پین اسکی جانب بڑھایا۔۔ اب وہ پلٹی اور ٹیبل پر واپس آئی۔۔ اس کاغذ کی جانب ہاتھ بڑھایا اور کچھ لکھ کر پین وہیں رکھتی وہ مسکرائی۔۔ کاغذ دوبارہ گلدان میں لگایا اور پلٹ کر چلی گئی۔۔

جبکہ اس کے جاتے ہی وہی لڑکی اسکی میز کے قریب آئی اور وہ گلدان اٹھاتی بائیں جانب آئی جہاں لفٹ موجود ہے۔اس نے اندر جاتے ہی چوتھے فلور کا بٹن پش کیا۔۔

کیفے کے دوسرے فلور میں فیملی ٹیبلز رکھیں تھیں۔۔ جبکہ تیسرے فلور میں تین سے چار وی۔ آئی۔ پی رومز ہیں جن میں ڈائیننگ ٹیبلز موجود ہیں۔۔ کچھ لوگ فیملی یا فرینڈز کے ساتھ سیلیبریشن کے لئے انہیں بک کرواتے تھے۔۔

لفٹ چوتھے فلور پر کھلی اور وہ بلکل سیدھے ایک آفس کی جانب آئی جس کے دروازے پر سلور کلر کی نیم پلیٹ لگی ہے ۔۔

اس نے دروازہ ناک کیا ۔۔

کم ان" ایک آواز آئی اور وہ فوراً اندر گئ ۔۔ جہاں اس آفس کے درمیان مرر " وال کے پاس رکھی ٹیبل کی چیئر پر ایک شخص بلیک پینٹ کوٹ پہنے بیٹھا ہے ۔۔ نظر سامنے لگی اس ایل۔ای۔ڈی پر ہے جہاں کیفے میں موجود تمام کیمرا ز کی فوٹیج ہے ۔۔ پر اسکی نظر ۔۔ باہر پارکنک لاٹ سے نکلتی ایک گاڑی پر ٹکی ہے ۔۔ جس پر بیٹھ کر وہ اپنی کمپنی کی جانب چلی گئ ۔۔

انہوں نے اس پر کچھ لکھا ہے" گلدان اسکے سامنے رکھتے اس نے کہا جبکہ اس " شخص نے نظر ایل۔ای۔ڈی سے ہٹا کر اس گلدان پر ڈالی ۔۔

دیکھا میں نے ۔۔۔ پر یہ ان۔ایکسپیکٹڈ تھا" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا "

۔۔

جی ۔۔ مجھے لگا وہ اگنور کر دینگی" اس لڑکی نے کہا " ۔۔

"وہ کبھی اگنور نہیں کرتی۔۔اسکی پرانی عادت ہے یہ۔۔وہ ہر چیز، ہر انسان اور ہر احساس کو بہت گہرائی تک محسوس کرتی ہے۔۔لیکن اتنی جلدی جواب دینا؟ یہ فلک مراد کی فطرت نہیں۔۔۔دال میں ضرور کچھ کالا ہے" پرسوچ انداز میں کہا جس پر وہ لڑکی مسکرائی۔۔

"لگتا ہے آپ انہیں بہت اچھی طرح جانتے ہیں"

"کیا تم ان تین سالوں میں اسے جان نہیں پائی؟" سوال ہوا۔۔

"نہیں۔۔کیونکہ مجھے یہ آج معلوم ہوا کہ انہیں وائیٹ روسز پسند ہیں" اس کی بات پر اس شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔

"یقین مانو یہ مجھے بھی آج ہی معلوم ہوا ہے"

"چلیں آپ یہ جواب دیکھیں۔۔میں انکے سٹاف کے لیے کافی ڈیلیور کرنے کا انتظام کرتی ہوں" اس کی بات پر اس نے سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دی اور وہ لڑکی آفس سے باہر نکلی۔۔

اس کے جاتے ہی وہ شخص آگے جھکا اور گلدان اپنے قریب کیا۔۔ اب اس میں لگا کاغذ لیا اور اس پر لکھے فلک مراد کے الفاظ پڑھے ۔۔

" تھینک یو۔۔ بٹ کچھ لوگ چائے کے شوقین بھی ہوتے ہیں "

اور اسی کے ساتھ۔۔ اس شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔ ایک دلکش مسکراہٹ ۔۔

کاغذ پر نظر جمائے اس نے دائیں جانب موجود انٹر کام کی جانب ہاتھ بڑھایا ۔۔

یس باس" اسی لڑکی کی آواز سپیکر پر گونجی " ۔۔

" ایک ایڈ پبلش کرو۔۔۔ ہمیں ایک بیسٹ ٹی میکر پرسن چاہیے۔۔ جو ہر قسم کی چائے بنانا جانتا ہوں۔۔ سب سے الگ" اور جواب سنے بنا ہی اس نے کال کٹ کر دی۔۔ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے وہ اس کاغذ پر نظر ٹکائے اب مسکرانے میں مصروف ہو چکا تھا ۔۔

جبکہ دوسری جانب اسکی مینیجر الجھ کر رہ گئ ۔۔

" ؟ چائے! سیریسلی "

کیاہوا مس سحر ؟" فلک سے بات کرنے والے اسی ویٹر نے اس سے آکر پوچھا "

--

" باس چائے رکھنا چاہ رہے ہیں وہ بھی ہر قسم کی "

تواس میں حیران ہونے والی کونسی بات ہے ؟ بلکہ مجھے تو یہاں چائے نا ہونے پر " حیرت ہوتی تھی "

-- کیا مطلب ؟" وہ الجھی "

دیکھیں نا-- میں نے ان دو سالوں میں باس کو ہمیشہ چائے آرڈر کرتے دیکھا " ہے-- اسکا مطلب ہے کہ انہیں چائے پسند ہے لیکن کیفے میں چائے نہیں صرف کافی ہے-- وہ بھی پندرہ اقسام کی؟" اس نے حیرت زدہ انداز میں کہا

--

وہ اس لئے کیونکہ چائے کے ہوٹلز یہاں ہر گلی کونے میں ہیں پر کافی کے لئے "

کیفے بہت کم۔۔اور جو ہیں بھی تو وہاں کافی اتنی ایکسپیسیو اور لوکل ملتی ہے کہ

لوگ کافی سے زیادہ چائے کو ہی پریفر کرتے ہیں۔۔باس نے ہر طرح کی کافی اس

لئے اس کیفے رکھی کیونکہ وہ کچھ الگ کرنا چاہتے تھے۔۔اور تم خود دیکھو۔۔

نوجوان اور بزنس سے ریلیٹڈ لوگوں کے علاوہ بھی کئ عام لوگ کافی پینے آتے

ہیں۔۔صرف اس لئے کہ یہ مختلف ہے۔۔اور پھر الگ الگ طرح کی الگ الگ

۔۔ ٹیسٹ کی کافیز اس کیفے کی کامیابی کی وجہ ہے" سحر کی بات پر وہ ہنسا

۔۔ ہنس کیوں رہے ہو؟" الجھ کر پوچھا "

آپ سمجھی نہیں میم۔۔ایک چائے کا شوقین شخص اپنے کیفے میں صرف کافی "

۔۔ رکھتا ہے۔۔چائے نہیں

اور پھر تین سال بعد جب چائے رکھنے کا خیال آتا بھی ہے۔۔تو ایک کافی کے

۔۔ شوقین شخص کے لئے؟ گریٹ" اس نے کہا جبکہ سحر مزید الجھی

" ؟ کافی کا شوقین شخص "

ویٹر ہونے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ ہر کسٹمر پر نظر رکھ سکتے ہیں "

۔۔ " کاندھے اچکا کر کہتا وہ آگے بڑھ گیا

اسکا کیا مطلب تھا؟" جبکہ سحراب بھی الجھی کی الجھی "

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھی لیپ ٹاپ میں مصروف ہے جب دروازہ ناک

۔۔ ہوا

۔۔ کم ان" مصروف انداز میں کہا "

۔۔ میم یہ فائل ۔۔" مریم نے ایک فائل اسکی جانب بڑھاتے کہا "

رکھ دو" اسکی جانب دیکھے بنا کہا جبکہ مریم فائل اسکی میز پر رکھ کر وہی کھڑی "

۔۔ رہی

اینی تھنگ ایلس ؟" اسکی جانب دیکھتے فلک نے پوچھا۔۔ وہ کچھ پریشان لگ "

رہی تھی۔۔

وہ۔۔وہ میم۔۔" کنفیوز انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے کہنے " کی کوشش کی جبکہ فلک نے اب کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور اسکی جانب سوالیاں نظروں سے دیکھا۔۔ضرور بات کچھ اچھی نہیں تھی تبھی اسے کہنے میں اتنا وقت لگ رہا تھا ۔۔

میم وہ۔۔" ایک بار پھر ناکام کوشش کی " ۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس اتنا ٹائم ہے مریم؟" اپنے مخصوص سنجیدہ انداز " میں اس نے کہا جبکہ مریم نے ایک گہری سانس لی ۔۔

وہ واپس آگئے ہیں" اور بس۔۔یہ چار الفاظ ہی تو تھے۔۔جس نے فلک مراد " کو ایک جھٹکے سے کھڑے ہونے پر مجبور کیا ۔۔

کب؟" سوال ہوا۔۔بے چین انداز میں " ۔۔

کچھ دن پہلے" اور مریم کے جواب پر فلک مراد نے میز کی سطح پر زور سے ہاتھ " مارا جس پر مریم ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔

"کچھ دن پہلے ! کیا تم مجھے یہ بتانا چاہ رہی ہو مریم کہ تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی ؟" اور یہ زندگی میں پہلی بار تھا۔۔جب مریم نے فلک مراد کو اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔پر ایسا بھی پہلی بار ہی ہوا تھا جب مریم نے فلک سے اتنی اہم بات چھپائی ہو۔۔شرمندگی سے سر جھکایا جس پر فلک مراد کو اسکے سوال کا جواب مل ہی گیا ۔۔

"آئی کانٹ بلیو دِس" وہ واقعی بے یقین تھی ۔۔سیدھے کھڑے ہوتے اب وہ دائیں بائیں چکر لگانے لگی۔۔گہری گہری سانسیں لینے لگی اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لئے۔۔جبکہ اسکی یہ حالت دیکھ کر مریم کو اب مزید شرمندگی ہوئی۔۔اور خوف بھی۔۔کہیں وہ اسے فائر تو نہیں کر دے گی ؟ نہیں۔۔رائل فائیننس کے ساتھ اتنے سال گزارنے کے بعد وہ اب یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی۔۔یہ کمپنی۔۔یہ باس۔۔یہاں کے امپلائی۔۔سب اسکی زندگی کا حصہ بن چکے تھے ۔۔

"آئی۔۔ آئی ایم سوری میم۔۔ مم۔۔۔۔ میں بس" اور مریم کی بات فلک مراد کی اونچی آواز نے کاٹ دی۔۔

"تم کیا ہاں؟ کیا تم؟" میز پر ایک بار پھر دونوں ہاتھ تیزی سے ٹکا کر کہا۔۔

"مم۔۔ میں بس یہ چاہتی تھی کہ آپ کا ایوارڈ فنکشن گزر جانے کے بعد آپکو یہ بات بتائی جائے" اور مریم کے جواب پر وہ مسکرائی۔۔ ایک تلخ مسکراہٹ۔۔

"سیریسلی مریم؟ کیا تمہیں سچ میں یہ لگا کہ اتنے سال۔۔ اتنے سال، اتنی محنت میں نے صرف ایک کانچ کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے کی؟" ایک سوال ہوا۔۔ اور اس سوال میں چھپا فلک مراد کا درد مریم کو مزید جھکا گیا۔۔

"انتیس سال۔۔ میری زندگی کے انتیس سال کا حاصل یہ کمپنی ہے مریم۔۔ اپنی پوری زندگی میں نے اپنی شناخت بنانے میں لگا دی۔۔ سب کھو دیا میں نے۔۔ صرف اور صرف اس پہچان کے لئے۔۔" وہ رکی۔۔ آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کیا جبکہ مریم نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا۔۔

پانچ سال۔۔پانچ سال پہلے میں ایک بار پھر اکیلے ہو گئ تھی۔۔اور اس وقت "
میں نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے ڈر کا سامنا کرنے کا فیصلہ کیا۔۔وہ ڈر جو
میرا داغ ہے۔۔وہ ڈر جو میری شناخت کا حصہ ہے۔۔پانچ سال سے میں اسکی
تلاش میں تھی مریم۔۔۔اور اب جب وہ یہاں ہے۔۔تو تم نے صرف ایک کانچ
کے ٹکڑے کے لئے اسے مجھ سے چھپایا؟" ایک بار اور سوال ہوا۔۔اور مریم
۔۔ ایک بار پھر سر جھکا گئ

۔۔ سوری" دھیمی آواز میں وہ بڑبڑائی "

یو ہیو فائیو منٹس ٹو سینڈ می آل ڈیٹیلز" ایک آرڈر پاس کرتی وہ تیزی سے "
۔۔ وہاں سے چلی گئ۔۔جبکہ مریم اب فوراً اسے میل کرنے لگی

وہ اپنی گاڑی میں آکر بیٹھی۔۔بیگ پیچھے پھینکا اور سر سیٹ پر ٹکا کر آنکھیں موند
دی۔۔آنسو کا ایک قطرہ اسکی آنکھ سے نکل کر گالوں اور وہاں سے ہوتے تھوڑی
۔۔۔ تک آیا

اسے اب بھی وہ وقت یاد تھا۔۔پانچ سال پہلے کی وہ رات۔۔جب اس نے اپنے
۔۔ سب سے بڑے خوف کا سامنا کیا

زندگی میں ایسی بہت سی سچائیاں ہوتی ہیں۔۔جن سے انسان کو خوف آتا ہے۔
جنکا سامنا کرنے کے لئے دل اور گردے کے ساتھ ظرف بھی بلند کرنا ہوتا ہے
۔۔خوف کو روح سے نکال کر پھینک دینا ہوتا ہے اور وہ وقت بھی کسی قیامت
سے کم نہیں ہوتا جب انسان ایسے سچ کا سامنا کرتا ہے۔پر قیامت ایک بار ہی تو
آکر گزرتی ہے۔ صرف ایک بار۔اور سچ کا سامنا کر لینے کے بعد سب ختم ہو جاتا
۔۔ ہے۔۔پھر رہتا ہے۔۔تو بس انسان اور اسکا سچ

اس نے بھی یہی فیصلہ کیا۔۔نور کو دوپہر میں الوداع کرنے کے بعد سے اسکے
۔۔ دماغ میں اسی کی باتیں چل رہی تھیں۔۔ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ

ارسلان جو اسکی واحد فیملی تھا۔۔وہ بھی آج اسکے ساتھ نہیں تھا۔۔جانے کہا گیا؟
پر وہ یہ ضرور جانتی تھی کہ وہ جہاں بھی گیا ہے۔۔واپس آنے کے لئے گیا ہے
۔۔ ۔۔دل اس سوچ سے مطمئن تھا

۔۔ لیکن روحان

۔۔ روحان ملک ۔۔وہ انسان ۔۔ جس سے پہلی نظر میں اسے ہمدردی ہوئی تھی

اسے آج بھی وہ صبح یاد تھی ۔۔جب روحان ملک کی بائیک اسکی گاڑی سے ٹکرائی

۔۔جب وہ اسکے ڈرائیور کو سنانے میں مصروف تھا اور مجبوراً اسے گاڑی سے باہر

۔۔ نکلنا پڑا ۔۔وہ پہلی نظر ہی تو تھی

بس اِک نظر ۔۔ اور فلک مراد اپنی جگہ رک گئ تھی ۔۔اس شخص کو دیکھ کر جو

حالات کا مارا الگ رہا تھا ۔۔یہ شخص جس کے نقش تو پر کشش تھے پر آنکھیں ۔۔

وہ چمک سے عاری تھی ۔۔وہ اداس تھیں ۔۔وہ پریشان تھی ۔۔اور شاید مایوسی

کے سائے بھی ان میں اب چھانے لگے تھے ۔۔اور یہ فلک مراد ہی کی نظر تھی

۔۔ جس نے روحان ملک کی آنکھوں میں چھانے والی مایوسی کو بھانپ لیا تھا اور

اسکی وجہ کو بھی ۔۔یقیناً وہ جاب کے لئے پریشان تھا اور یقیناً وہ ایک پڑھا لکھا

۔۔ انسان تھا

پر اس ملک میں حقداروں کو کہاں ملتا ہے انکا حق۔۔اور حق نا ملنے کا درد کیا ہوتا ہے؟ یہ فلک مراد سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔اور وہی تو وہ اک لمحہ تھا۔۔جب روحان ملک کے لئے اسکے دل میں ہمدردی نے جگہ لی۔جب دل نے چاہا کہ وہ اسکی مدد کرے۔۔ان بے رونق آنکھوں سے مایوسی نکال باہر کرے۔۔اسے ۔۔مایوس لوگ کبھی بھی اچھے نہیں لگتے تھے

پھر یہی کیا اس نے۔۔اپنا بلیک کارڈ اسے دیا۔۔اور جانے کیوں؟پر اسے یقین تھا کہ وہ اس سے رابطہ ضرور کرے گا۔۔پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اچانک اسکی کمپنی میں آجائے گا؟شہر کی سب سے بڑی فائیننسنگ کمپنی میں اسکے سی۔ای۔او سے ملنے۔۔وہ بھی بنا کسی اپائینٹمنٹ کے؟اور سی۔ای۔او بھی وہ ۔۔جس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا

اور اس سے بھی زیادہ حیرت اسے تب ہوئی۔۔جب اس نے اسے اپنی ۔۔ریسیپشنسٹ کے ساتھ لڑتے دیکھا

اتنی بڑی کمپنی میں آکر، اسکے سی۔ ای۔ او سے ڈائیریکٹ ملنے کی ڈیمانڈ کرنا اور نا ماننے پر لڑ پڑنا۔۔ یہ صرف روحان ملک ہی کر سکتا ہے۔۔ اور فلک مراد کو روحان ملک کا یہ انداز بہت انٹرسٹنگ لگا۔۔ اور اس بار۔۔ دل نے اس شخص کو مزید جاننے کی خواہش کی۔۔ بنا کسی ہمدردی کی۔۔ اور اس نے وہی کیا۔۔ اسے ۔۔ بلایا

اور وہیں سے شروع ہوا وہ ٹام اینڈ جیری کا کھیل۔۔ جہاں فلک مراد ہمیشہ روحان ملک کو غصہ دلاتی تھی۔۔۔ ایسا وہ کیوں کرتی تھی؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ۔۔بس جانتی تھی تو اتنا کہ یہ شخص اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔ اسے غصہ دلانے میں فلک مراد کو مزا آنے لگا تھا۔۔ اسے تنگ کرنے کی وہ تاک میں لگی رہتی تھی اور یہ سب اسکے لئے نیا تھا۔۔ وہ ایسی کبھی بھی نہیں تھی۔۔ وہ تو بہت سنجیدہ سی تھی مگر روحان ملک کے سامنے جانے کیوں؟ پر اسکے اندر کی شرارتی لڑکی جاگ جاتی تھی۔۔ اور پھر۔۔ اسے اپنے اندر کی یہ تبدیلی اچھی لگنے لگی۔۔ اسے روحان ملک

اچھا لگنے لگا۔۔وہ ایسا شخص تھا جسے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی اور

۔۔ وہ فلک مراد پر اثر انداز ہوتا تھا۔۔اسکے دل پر۔۔اسکے دماغ پر

۔۔ شاید۔۔محبت اسی کو کہتے ہیں

محبت۔۔جو کسی شخص میں کوئی خاصیت نہیں دیکھتی، کوئی خوبصورتی نہیں دیکھتی

،جسے کسی پرنس یا پرنسس کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔بلکہ یہ جب ہوتی ہے تو

خود ہی ایک عام سا شخص زندگی میں سب سے خاص ہو جاتا ہے، ایک عام شکل و

۔۔ صورت رکھنے والا شخص بھی خوبصورت ہو جاتا ہے

اور یہی ہوا تھا فلک مراد کے ساتھ بھی۔۔ایسے ہی اک لمحے نے دل میں قدم

۔۔ رکھا

پر فلک مراد کے لئے محبت ہر انسان سے مختلف تھی۔۔وہ عام نہیں تھی۔۔وہ

خاص بھی نہیں تھی۔اسکے ساتھ ایک برا ماضی تھا۔ایک داغ تھا اسکے ماتھے پر

۔۔جسے اس نے اپنی کامیابی کی چمک میں چھپا لیا تھا۔۔پر صاف تو نہیں ہوا تھا نا؟

۔۔ تو محبت سے کیسے چھپاتی وہ اسے

اور اسی لئے اس نے شروعات کی۔۔ اپنی شطرنج میں روحان ملک کو وہ کردار بنانے کی۔۔ جو تجسس میں پوری گیم دیکھنے اور اسکا ہر راز جاننے کی تاک میں لگا رہے۔۔ اس نے ہر وہ موقع پیدا کیا جب اسکا تجسس بڑھے۔۔ جب وہ مجبور ہو جائے سب جاننے کے لئے۔۔ کیونکہ فلک مراد چاہتی تھی کہ وہ سب جانے ۔۔ ۔۔ اور ایسا ہی ہوا۔۔ اس نے سب جان لیا

اور پھر وہ بھی چلا گیا۔۔ شاید داغ برداشت نہیں کر سکا۔۔ شاید وہ اتنا بلند ظرف ۔۔ کا نہیں تھا جتنا اس نے سمجھ لیا تھا

۔۔ شاید۔۔ دل ہر بار صحیح نہیں ہوتا

۔۔ اور محبت ہر بار صحیح انسان نہیں چنتی

اس نے ایک گہری سانس لے کر اپنے قدم الماری کی جانب بڑھائے۔۔ الماری کھول کر اس نے آخری دراز کا لاک کھولا جس میں ایک باکس موجود تھا۔۔ وہی باکس جسے اس نے چار سال پہلے اس جگہ پر رکھا تھا۔۔ کبھی نا کھولنے کے لئے۔۔

پر شاید وقت آگیا تھا اسے کھولنے کا۔۔اب جب کچھ بچا نہیں تو اس آخری ڈر کا
۔۔ سامنا بھی کرنا ہی چاہیئے

کانپتے ہاتھوں سے اس نے وہ باکس اٹھایا اور اسے لئے سٹڈی ٹیبل کی جانب آئی
۔۔بائیں جانب موجود کھڑکی پر پورا چاند صاف آسمان پر چمک رہا ہے۔۔ٹھنڈی
ہوا پردوں کو ہلاتی اندر کمرے میں داخل ہو رہی ہے۔۔اس اندھیری رات میں
واحد روشنی پہلے چاند کی اس کمرے میں آرہی تھی۔۔اور اب فلک مراد نے
۔۔ کرسی پر بیٹھتے ہی لیمپ آن کیا

باکس کھولا۔۔ جس میں ایک انگھوٹھی تھی۔۔اس نے دیکھا۔۔یہ ایک ڈائیمنڈ
رِنگ تھی۔۔پر وہ حیران نہیں ہوئی۔۔ماما امیر تھیں۔یقیناً یہ انگوٹھی بھی انہیں
کی ہوگی۔۔آنسو کے چند قطرے اسکی آنکھوں سے بہے پر وہ ان سے انجان تھی
۔۔ ۔۔اس نے وہ انگھوٹھی اپنے ہونٹوں سے لگائی

کچھ دیر بعد انگھوٹھی ایک طرف رکھتی وہ دوسری چیز کی جانب متوجہ ہوئی۔۔جو
۔۔ ایک خط تھا۔۔وہی خط جو اسکی ماں نے مرنے سے پہلے اسکے لئے لکھا تھا

اسے محسوس ہوا۔۔اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ تیز ہوئی۔۔بہت تیز۔۔ایسے ۔۔جیسے جسم میں کرنٹ دوڑ رہا ہو۔۔ہوا میں تیزی آئی اور ٹھنڈی ہوا پر دے ہلاتی اس کے وجود تک پہنچی۔۔پر اسے وہ محسوس نہیں ہوئی۔۔اسے تو اپنے ۔۔ آنسوؤں کا ٹھنڈا ہونا بھی محسوس نہیں ہوا

کپکپاتے ہاتھوں کو قابو کرتے اس نے وہ خط کھولا۔۔ایک پرانا خط۔۔جسے سالوں ۔۔ سے ایک باکس میں رکھا گیا۔۔کسی مووی کی طرح

اب وہ اسے پڑھنے لگی۔۔بہت آرام سے۔۔ایک ایک لفظ جو کچھ جگہوں سے ۔۔ مٹے ہوئے تھے۔۔وہ بہت غور سے سمجھ کر پڑھنے لگی

"میری پیاری فلک ۔۔۔

جانتی ہو جب تمہیں پہلی بار میں نے اپنی گود میں لیا، تو مجھے لگا جیسے دنیا کی ساری دولت سمٹ کر میری گود میں آ گئی ہے۔۔ تم بہت خوبصورت ہو اور تمہاری آنکھیں تو بلکل میری جیسی ہیں۔۔ان آنکھوں میں دیکھتی ہوں تو لگتا ہے جیسے اپنا عکس دیکھ رہی ہوں۔۔پر یہی تو نہیں ہونا چاہیئے۔۔ تمہیں میرا عکس نہیں ہونا

چاہئے تھا فلک۔۔ تمہیں مجھ جیسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔۔ تمہیں دیکھتے تو دل خوشی سے جھوم جاتا ہے پر اگلے ہی پل ڈر سے کانپ بھی جاتا ہے۔۔ تمہیں میری وجہ سے جو کچھ فیس کرنا ہو گا اسے سوچ کر ہی مجھے خوف آتا ہے فلک۔۔ تم بہت معصوم ہو۔۔ تمہاری آنکھوں نے تو ابھی آسمان بھی ٹھیک سے نہیں دیکھا۔۔ زمین پر رہنے والوں کو دیکھنے کا حوصلہ کیسے لاؤ گی تم؟ وہ بھی اتنی سی عمر میں؟ جانتی ہو۔۔ مجھے احساس ہو رہا ہے۔۔ میں جلد تم سے دور ہونے والی ہوں۔۔ شاید۔۔ تمہاری زبان سے ماما سننا بھی نصیب نہ ہو مجھے۔۔ پر مجھے اسکی کوئی فکر نہیں ہے بلکہ مجھے لگتا ہے کہ۔۔ اگر اس وقت میں تمہاری زندگی سے دور چلی گئ تو تمہارے لئے یہ اچھا ہی ہو گا۔۔ یہ دنیا بہت ظالم ہے فلک۔۔ یہ جینے نہیں دیتی کسی کو بھی۔۔ تاک میں لگی رہتی ہے کہ کوئی بات ملے تو زندگی عذاب بنا دے ۔۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم میرے سائے میں رہی تو میرے ماضی کا سایہ پوری زندگی تم پر قیامت ڈھائے گا۔۔ تمہیں ہر قدم، ہر پل میرے اعمال کی سزا دی جائے گی اور میں یہ سہہ نہیں سکتی۔۔ مجھ میں تمہیں تڑپتے دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے فلک۔۔ اس لئے میں خوش ہوں اس دنیا میں تمہیں تحفظ بھرے ہاتھوں

میں دے کر میں سکون سے جا رہی ہوں۔۔ مراد بہت اچھا انسان ہے۔۔ ہم نے کئی سال ساتھ پڑھا ہے۔۔ میں جانتی ہوں کہ اگر کوئی اس دنیا میں میرے بعد تم سے محبت کر سکتا ہے تو وہ صرف مراد ہی ہے۔۔ اور پتہ ہے ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔ حیران ہو گئی نا؟ میں بھی ہوئی تھی۔۔ پر میں اسے قبول نہیں کر پائی کیونکہ میرے دل پر تو تمہارے پاپا نے قبضہ کر لیا تھا۔۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے جیسے مراد کا دل توڑنے کی سزا اپنی محبت کے ہاتھوں برباد ہو کر ملی مجھے۔۔ بہت خالص محبت ہے مراد کی۔۔ پر میں اسکی قدر نہیں کر سکی ۔۔ تمہیں یہاں ایک سبق دونگی فلک۔۔ محبت سے کبھی بدگمان نہیں ہونا۔۔ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں کسی کی خالص محبت حاصل ہو۔۔ یہ جب بھی ملے، جس بھی روپ میں ملے اسے اپنا لینا فلک۔۔۔ وہ غلطی مت کرنا تو ۔۔ میں نے کی

محبت کبھی کبھی غلط انسان سے بھی ہو جاتی ہے اور اس میں قصور محبت کا نہیں اس غلط انسان کا ہوتا ہے۔۔ اس لئے محبت کو نہیں، انسانوں کو زندگی سے نکال

دینا چاہئے۔۔ محبت تو کسی بھی روپ میں کہیں بھی مل جائے گی اور شاید اس سے بہتر ملے گی ۔۔

تم بھی یہی کرنا فلک۔۔ انسانوں کو نکال لینا۔۔ پر محبت کو نہیں۔۔ محبت انسان کو انسان بناتی ہے۔۔ خود کو انسانیت سے دور مت ہونے دینا۔۔ اور جہاں تک بات میرے اور تمہارے پاپا کی ہے۔۔ تو شاید میری محبت نے غلط انسان کو چنا۔۔ ایسا انسان جو مجھے تحفظ نہیں دے سکا۔۔ جو بھاگ گیا ۔۔

بھاگی ہوئی محبت بہت مردہ ہوتی ہے اور مردہ محبتوں کو دفنا دینا ہی بہتر ہوتا ہے ۔۔

میں نے بھی اسے دفنا دیا ہے۔۔ اب وہ کہاں ہے؟ کیا کر رہا ہے؟ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔۔ لیکن۔۔ تم سے غرض ہے مجھے فلک۔۔ تمہارے مستقبل سے غرض ہے مجھے۔۔ جہاں تمہیں میرے اعمال کی سزا ملنے والی ہے۔۔ جہاں تم مجھ سے زیادہ بڑی آزمائش سے گزرنے والی ہو۔۔ اور اگر آج تم یہ خط پڑھ رہی ہو۔۔ تو یقیناً میرا ڈر صحیح ثابت ہو چکا ہے۔۔ میرے اعمال تمہارا داغ بن

چکے ہیں اور تم ٹوٹ چکی ہو فلک۔۔ پر مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے بہت زیادہ بہادر ہو گی۔۔ تمہارا نام فلک رکھا ہے میں نے۔۔ تمہارے نام کے ساتھ مراد کا نام تمہیں فلک تک پہنچائے گا۔۔ تم مراد جیسی بنو گی۔۔ محبت کرنے والی، بہادر، بلند ظرف رکھنے والی، بہت خالص اور بہت پاک۔۔ پر میرا داغ تمہارے ساتھ رہے گا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اسے مٹا دو۔۔ ہاں فلک مراد۔۔ میں چاہتی ہوں تم جان لو کہ تم داغدار نہیں ہو۔۔ یہ داغ جو زمانے نے زبردستی تم پر لگایا ہے۔۔ یہ ایک جھوٹ ہے فلک اور میں چاہتی ہوں کہ تم سچ کا سامنا کرو۔۔ وہ شخص جو تمہارا داغ ہے۔۔ میں چاہتی ہوں تم اسے جانو اور سر اٹھا کر جیو۔۔ تم بھی تو یہی چاہتی ہو نا؟ تبھی تو آج یہ خط کھولا ہے تم نے۔۔

تمہارے پاپا کی تصویر اس خط کے نیچے رکھی ہے۔۔ یہ ہمارے یونیورسٹی ٹائم کی تصویر ہے۔ میں نہیں جانتی کہ آج وہ اپنی عمر کے کونسے حصے میں ہو گا؟ میں نہیں جانتی کہ تم کونسے حصے میں ہوں۔۔ پر میں اتنا جانتی ہوں فلک کہ تم اسے ایک نظر میں بھی پہنچان لو گی اور وہ۔۔ اس انگھوٹھی کو۔۔ یہ انگھوٹھی اس سے مجھے

منہ دکھائی میں دی تھی۔ عجیب بات ہے نا؟اس کے بعد دوبارہ پلٹ کر اس نے میری جانب دیکھا ہی نہیں۔۔ خیر۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ہماری کہانی اس سے سنو۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میری جیسی ان آنکھوں سے اسے دیکھو۔۔ دیکھو کہ کیا ملا اسے میرے ساتھ یہ سب کر کے ؟اسے دکھاؤ کہ کیا کھو دیا اس نے۔۔ میں چاہتی ہوں فلک کہ تم اگر اسے پشیمان دیکھو تو معاف کر دو۔۔ اگر نا چاہو تو نا کرو۔۔ بس اتنا جان لو کہ جس دن تم اسے معاف کر دو گی، میں بھی کر دو نگی

۔۔

اپنا بہت خیال رکھنا فلک۔۔ اس دنیا میں ہمارا خیال ہم سے زیادہ اور کوئی نہیں رکھ سکتا۔۔ اگر ہم نے ہمیں ہی چھوڑ دیا تو یہ دنیا ہمیں مار ڈالے گی۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم جیو۔۔ وہ زندگی جو میں جینا چاہتی تھی۔۔ تم جیو گی تو یقین مانو میں جی اٹھو نگی۔۔ تم خود کو چھوڑ دو گی تو مجھے چھوڑ دو گی۔۔ تم مجھے چھوڑو گی تو نہیں نا فلک ؟اپنی ماں کو معاف کر دینا بیٹا۔۔ ہر اس تذلیل، اس اذیت کے لئے

جو میری وجہ سے تمہارے حصے میں آئی۔۔معاف کرو گی نا؟میری آخری خواہش سمجھ کر؟ "

خط ختم ہو چکا تھا۔۔پر آنسوؤں کی برسات نہیں۔۔وہ جو اس خط کو بھی آدھا بھگو چکی تھی۔۔پر اسے کچھ احساس ہی نہیں ہوا۔۔وہ جانے کتنی ہی دیر۔۔اس خط کو ایسے لئے بیٹھی رہی۔۔اور پھر جانے کب نظر باکس میں رکھی ایک تصویر پر پڑی۔۔

موبائل پر آنے والے نوٹیفیکیشن کی ٹیون پر اسکی آنکھ کھلی اور وہ ماضی سے نکل کر حال میں واپس آئی۔۔وہ حال۔۔جہاں وہ اب بھی اپنی گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی ہے اور چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہے۔۔جانے کیوں اسے آنسوؤں کی خبر ہی نہیں ہوتی ؟

دائیں ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرتے اس نے بیگ سے اپنا موبائل نکال کر دیکھا ۔۔

مریم نے اسے ایک ای۔ میل بھیجی تھی۔۔ جس میں ایک شخص کی کچھ تصاویر، ایک پروفائل جس میں اسکی تمام معلومات اور اس کے علاوہ دو جگھوں کے ایڈریس تھے ۔۔

اس نے تصویر آن کی اور اب بہت غور سے اس شخص کو دیکھنے لگی ۔۔

"ویلکم بیک۔۔" دھیمی آواز میں کہتے اس نے موبائل سیٹ پر پھینکا اور تیزی سے گاڑی آگے بڑھادی ۔۔

☆☆☆☆☆☆

"تو تم اسے نہیں بتاؤ گے ؟" وہ اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کرنے میں مصروف تھے۔۔ جب نفیسہ بیگم کی جانب سے پوچھا گیا ۔۔

"کسے ؟" انجان بننے کی ناکام کوشش کی گئ ۔۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو عمر کہ میں کس کی بات کررہی ہوں" لہجہ تھوڑا سخت ہوا تو عمر نے چمچ پلیٹ میں رکھ کر انکی جانب دیکھا ۔۔

۔۔ اسے بتانے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے ماما" سنجیدگی سے کہا گیا"

اسے اگر معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہو گی عمر۔۔ تمہیں اسے خود بتا دینا چاہئے "
اس سے پہلے کہ اسے کہیں اور سے معلوم ہو" انہوں نے ایک بار اسے سمجھانے
کی کوشش کی۔۔ مگر وہ اس وقت شاید کسی کی بھی بات سننے یا سمجھنے کو تیار نہیں
تھا۔۔

نہیں۔۔ میں اسکا زخم دوبارہ تازہ نہیں کر سکتا۔۔ اسے کچھ معلوم نا ہو نا ہی بہتر "
۔۔ ہے" ایک بار پھر صاف انکار ہوا

میرے خیال سے ماما ٹھیک کہہ رہیں ہیں۔۔ آپکو انہیں بتا دینا چاہئے۔ یہ حق "
ہے انکا" بائیں جانب موجود سدرہ نے کہا جس پر عمر کی سنجیدہ نظر اس پر پڑی
۔۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔ اس میں کچھ مت کہو تم۔۔" وہ کہہ کر کھڑا ہوا۔۔ "
چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ اب غصہ بھی تھا۔۔ اسے جانے کیوں سدرہ کا
؟ ان معاملات میں بولنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ یا شاید۔۔ فلک کے معاملات میں

دوبارہ اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی۔۔نا مجھ سے اور نا اس سے "

" دونوں کو آنکھوں سے ایک وارننگ دیتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔جبکہ نفیسہ بیگم

۔۔ نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا

" اسکی باتوں کو برا مت ماننا۔۔وہ ایسا ہی ہے "

۔۔ جی۔۔جانتی ہوں" مسکرا کر کہتی وہ اب کھانا کچن میں لے جانے لگی "

تم ہمیشہ زیادتی کر جاتے ہو عمر۔۔پہلے فلک کے ساتھ اور اب اس بیچاری کے "

۔۔ ساتھ" خود سے کہتیں وہ بھی اب اپنے کمرے کی جانب بڑھیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ شہر اسلام آباد میں رات کے نو بجے ڈیفنس کے علاقے کی ایک سڑک کا منظر ہے جہاں ایک گاڑی نارمل رفتار میں چل رہی ہے۔۔ جبکہ اس سے کچھ دور پیچھے کی جانب ایک اور گاڑی ہے جس کا روٹ بھی شاید یہی ہے۔۔

آگے چلنے والی گاڑی اب دائیں جانب ٹرن لیتی ہے اور اپنی رفتار کچھ اور کم کر دیتی ہے۔۔ شاید منزل قریب آ گئی ہے۔

جبکہ اسکے پیچھے آنے والی گاڑی اسی ٹرن کے پاس رک جاتی ہے۔۔ شاید اسے دیکھنے کے لئے۔۔

اب آگے والی گاڑی ایک بنگلے کے سامنے رکتی ہے اور ہارن بجاتی ہے جس کی آواز سنتے ہی دو گارڈز جلدی سے مین گیٹ کھولتے ہیں اور وہ گاڑی تیزی سے اندر چلی جاتی ہے۔۔ جبکہ اس کے جاتے ہی اب پیچھے کھڑی گاڑی دوبارہ چلتی ہے اور اسی بنگلے کے بلکل سامنے آکر رک جاتی ہے۔۔

بنگلے کے اندر آؤ تو ایک آدمی جس کی عمر تقریباً پچاس کے قریب ہے باہر نکلتا ہے۔۔ سفید اور کچھ کالے بال، گرے سوٹ، چوڑے کاندھے، صاف رنگت،

آنکھوں میں نظر کے گلاسس، کالی ہلکی ہلکی بئیرڈ، دائیں کلائی میں سلور گھڑی، برینڈڈ شوز اور ماتھے پر سنجیدگی اور پریشانی کے بل لئے وہ اب اندر کی جانب بڑھتا ہے۔۔

لاؤنج سے ہوتے ہوئے ہر ملازم کے سلام کا جواب سر ہلا کر دیتے وہ اب تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔۔ شاید بہت جلدی میں

کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کیا اور سیدھا بیڈ پر بیٹھے۔۔ اب فوراً سے موبائل نکال کر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔۔

" کہاں ہو تم ؟ "

" میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔ تم آسکتے ہو ؟ "

" ہاں ابھی ۔۔ "

" نہیں۔۔ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ تم آجاؤ پھر بات کرتے ہیں "

اوک۔۔ آئی ایم ویٹنگ" کال کٹ کرتے ہی اب وہ موبائل بیڈ پر ہی" چھوڑتے اسی سنجیدہ صورت کے ساتھ ٹیرس کے جانب آتے ہیں۔۔ نظر آسمان پر جاتی ہے جہاں ادھورا چاند صاف آسمان میں چمک رہا ہے۔۔

اچانک ہی منظر دھندلاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ بہتا ہے۔۔ وہ اب اپنا چشمہ اتار کر دائیں ہاتھ سے آنکھ صاف کرتے ایک گہری سانس لیتے ہیں

۔۔

اور کتنا انتظار ؟اور کتنی سزا باقی ہے اللہ ؟" دھیمی آوز میں کہا۔۔ لہجے میں درد" واضح تھا۔۔

اب اور انتظار نہیں ہوتا۔۔ پلیز۔۔ پلیز میرا انتظار ختم کر دے۔۔ اسے میری" آخری خواہش سمجھ کر قبول کر لے" ایک التجا کی گئ۔۔ اپنے رب سے۔۔ بہتے آنسوؤں سے۔۔

وہ بہتے آنسو۔۔ جو سامنے کھڑی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی فلک مراد صاف دیکھ رہی تھی۔۔ چہرے پر کوئی بھی تاثر لائے بنا۔۔

کچھ دیر ایسے ہی وہ کھڑے رہے۔۔ اور کچھ دیر ایسے ہی وہ وہیں رکی انہیں دیکھتی رہی ۔۔

اس نے دیکھا۔۔ آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لیتے انہوں نے گلاسس دوبارہ لگائے اور اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔ جبکہ فلک مراد نے اب موبائل نکالا اور کسی کو کال ملائی جو کہ دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئ ۔۔

" مجھے ایک ٹرسٹ ایبل پرسن چاہیے۔۔ وہ جو بہترین اداکار وہ، کسی پر نظر رکھنا بھی جانتا ہو اور نظر سے بچنا بھی۔۔ " وہ رکی۔۔ کسی کا خیال ذہن میں اچانک ہی روشن ہوا ۔۔

" ارسلان کی طرح۔۔ " اپنی بات مکمل کر کے اس نے کال کٹ کی۔۔ جبکہ دوسری جانب موجود مریم نے اپنے سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھا۔۔ افسوس بھری نظروں سے ۔۔

"اب کیاارادہ ہے؟" مریم کی جانب سے سوال ہوا۔۔ جس کا جواب دیئے بناوہ شخص وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ مریم ایک گہری سانس لے کر اپنی باس کے دیئے ہوئے اس نئے آرڈر پر کام کرنے میں مصروف ہو گئ ۔۔

اب اگر یہاں واپس آؤ تو فلک مراد نے موبائل سامنے رکھ کر ایک بار پھر اس بنگلے کی جانب دیکھا۔۔ ایک گہری سانس لی اور گاڑی آگے بڑھادی ۔۔

بعض اوقات وقت بھی ہمارے ساتھ عجیب گیمز کھیلتا ہے۔۔ کہیں وقت پر پہنچوں تو پیچھے بہت کچھ اہم ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔۔ اور کہیں دیر ہو جائے تو آگے بہت کچھ ادھورا رہ جاتا ہے۔۔ یہ وقت کے گیم اور زندگی کے انداز ہی ہیں ۔۔ جہاں انسان بہت سے راستوں میں صرف وقت کے ذرا سے فرق سے بہت سے اہم لوگ بھی کھو دیتا ہے ۔۔

ایسا ہی ہوا فلک مراد کے ساتھ۔۔ یہاں اس کی گاڑی آگے بڑھی۔۔ وہیں پیچھے ایک اور گاڑی اسی لمحے اسی بنگلے کے سامنے آکر رکی ۔۔

گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سے ایک شخص بلیک سوٹ پہنے باہر نکلا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

وہ اندر آیا۔۔ جہاں وہ لاؤنج میں ہی اسکا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے

"کیسے ہیں آپ؟" ان سے گلے ملتے کہا۔۔

"کچھ خاص بہتر نہیں" مسکرا کر جواب دیا جس پر وہ بھی مسکرایا۔۔ دونوں اب لاؤنج کے صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔۔

"بہتر بھی ہو جائینگے سر۔۔ یہاں تک کا سفر کر لیا ہے تو آگے بھی بہتر ہی ہو گا سب"

"یہاں تک کا یہ سفر بہت مشکل تھا۔۔ پر یہاں واپس آکر لگا کہ جیسے بس یہی وہ جگہ ہے جس کے لئے پوری عمر بے چین رہا ہوں میں۔۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سکون یہی کہیں آس پاس ہے۔۔" گلاسس اتار کر سائیڈ پر رکھتے کہا۔۔

"میں نے کہا تھا نا۔۔ آپ کو اپنے ملک واپس آکر اچھا لگے گا"

"ہاں۔۔ تمہارا احسان مند ہوں اس کے لئے میں۔۔ آدھی زندگی جس ملک سے بھاگتا رہا میں، چھپتا رہا، تم نے مجھے وہاں واپس آنے کا حوصلہ دیا۔۔ اور امید بھی۔۔" آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئیں ۔۔

"امید زندگی کی وہ آخری شمع ہوتی ہے جو آخری وقت تک روشنی دیتی ہے۔۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیے کہ اسکی حفاظت کی جائے، اسے بجھنے نہ دیا جائے۔۔ کیونکہ اگر یہ بجھ جائے تو صرف اندھیروں کا راج ہوتا ہے" اس نے کہا۔۔ اور انکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی ۔۔

"ٹھیک کہا تم نے۔۔ امید ہی ہے جو مجھے یہاں تک لائی۔۔ اور امید ہی ہے تو مجھے روشنی دیئے ہوئے ہے ورنہ مرنا شاید مجھے اندھیروں میں ہی تھا"

"پھر آپ نے ایسی باتیں شروع کر دیں؟" اس نے اب سنجیدگی سے انہیں جیسے وان کیا ۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتا۔۔۔" وہ آگے بھی کچھ کہنے ہی والے تھے کہ ملازمہ چائے " اور ساتھ کچھ کباب اور سینڈوچز لے آئی۔۔ دونوں کے درمیان اب خاموشی ہوئی ۔۔

فلک مراد کی جانب واپس آئو تو وہ فلیٹ کے سامنے گاڑی پارک کرکے وہ باہر نکلی ۔۔ پھر کچھ قدم آگے بڑھاتے ہی رکی

پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔ پر کوئی نہیں تھا ۔۔

وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔۔ ابھی اندر انٹر ہی ہونے لگی تھی کہ اسے اپنی پشت پر کسی کی نگاہیں ایک بار پھر محسوس ہوئیں وہ ایک بار پھر پلٹی اور ایک بار پھر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ پر اسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔ جیسے کوئی ہے۔۔ جو اسے دیکھ رہا ہے۔۔ کچھ دیر وہاں کھڑے ہو کر دیکھنے کے بعد جیسے اسکے دماغ میں کچھ کلک کیا۔۔ اور وہ فوراً اندر بڑھ گی ۔۔

فلیٹ میں آتے ہی اس نے سیدھا ٹیرس کا رخ کیا۔۔ نظر سامنے سڑک پر گئ جہاں ہر جانب خاموشی کا راج تھا۔۔ کوئی انسان وہاں موجود نہیں تھا۔۔ تھیں تو

بس گاڑیاں۔۔ایک گہری سانس لے کر اس نے آسمان میں چمکتے اس ادھورے چاند کی جانب دیکھا۔۔کچھ دیر پہلے والا ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوا۔۔ایسے ہی اپنے ٹیرس میں کھڑے ایک شخص کا منظر۔۔جس کی آنکھیں نم اور پریشان تھیں ۔۔

" کچھ بتایا ان لوگوں نے؟" چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے پوچھا۔۔جس پر انکے چہرے کے تاثرات فوراً بدلے ۔۔

" نہیں۔۔وہ کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں۔۔" جواب آیا۔۔اداسی سے بھرا ہوا ۔۔

" یہ پریشانی۔۔یہ اداسی۔۔یہ آنسو آخر کس کے لئے تھے؟" ایک سوال کیا فلک مراد نے۔۔اور جواب۔۔خاموشی۔

" انہیں تھوڑا وقت دیں۔وہ بتادینگے" اس نے تسلی دی ۔۔

نہیں۔۔وہ کبھی نہیں بتائینگے مجھے۔۔بتانا ہوتا تو اب تک بتا چکے ہوتے۔۔وہ " صاف انکار کر چکے ہیں۔۔سب جاننے کے باوجود" چائے کا کپ میز پر رکھتے ۔۔ انہوں نے گہری سانس لے کر کہا

کیا کبھی میری ماں کے لئے آپ پریشان ہوئے؟کیا کبھی انکے لئے کوئی آنسو " نکلا آپکا؟" مزید سوال ہوئے۔۔فلک مراد کی جانب سے۔۔اور مزید خاموشی ۔۔ ہوئی۔۔جواب میں

آپکو مایوس نہیں ہونا چاہیے سر۔۔ہمت مت ہاریں بلکہ میری مانیں تو وہاں " جا کر تلاشی شروع کریں۔۔کیا پتہ وہ مل جائے؟" اس نے ایک مشورہ دیا۔۔ ۔۔ جس پر وہ مسکرائے

"۔۔ میں مایوسی نہیں۔۔امید میں یہاں آیا ہوں "

۔۔ کیا مطلب؟" وہ الجھا "

مطلب یہ کہ خالی ہاتھ نہیں آیا ہوں میں۔۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں ہے " ۔۔ ۔۔اسی شہر میں" امید کی شمع آنکھوں میں جلائے کہا

"کیا آپکو کبھی اپنی اولاد کا خیال آیا؟ کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپکی کوئی بھیڑ میں کھوئی ہوئی اولاد بھی ہے؟" فلک مراد کے سوال بڑھتے گئے۔۔اور خاموشی مزید گہری ہوتی گئی۔۔

"پھر تو آپکو فوراً انہیں ڈھونڈنا شروع کر دینا چاہیئے۔۔کون ہیں وہ؟" اس نے خوش ہوتے ایک سوال کیا۔۔جس پر وہ شمع فوراً مدھم ہوئی۔۔

"میں نہیں جانتا" اور جواب اسے چونکا گیا۔۔

"کیا مطلب؟"

"میں نہیں جانتا وہ کون ہے؟ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اسکا نام کیا ہے؟ یہاں تک کہ۔۔۔" وہ رکے۔۔گہری سانس لی۔۔

"میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی؟" اور اب وہ بھی پریشان ہو گیا تھا۔۔ ۔۔ایسے کسی کو اس شہر میں ڈھونڈنا ناممکن تھا۔۔

نہیں۔۔ آپکو کچھ نہیں معلوم۔۔ کچھ نہیں یاد۔۔ کوئی خیال نہیں اور کسی کا "

۔۔ کوئی غم نہیں۔۔" اور فلک مراد نے سوالوں کا جواب بھی خود ہی دیا

۔۔ اور اگر معلوم بھی ہے تو۔۔ آپکو کوئی پرواہ نہیں" اس نے مزید کہا "

مجھے اسے ڈھونڈنا ہے۔۔ ہر حال میں۔۔ میں اس دنیا سے جانے سے پہلے اسے "

دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ اس سے ملنا چاہتا ہوں اور اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔

میری مدد کرو" وہ بہت بے بسی سے کہہ رہے تھے جبکہ انہیں اتنا بے بس دیکھ کر

۔۔ اسکی آنکھیں بھی نم ہوئیں

۔۔ دنیا بھی کیسی ظالم جگہ ہے نا

۔۔ کوئی بھی خوش نہیں یہاں

۔۔ ہر ایک کی اپنی کہانی ہے

۔۔ ہر کا اپنا درد ہے

"آپ۔۔ آپ مسٹر رضا۔۔ آپ ایک بے پرواہ اور بے حس شخص ہیں۔۔ اور میں۔۔ فلک مراد۔۔ آپکی یہ بے حسی، یہ بے پرواہی ختم کردونگی" حتمی انداز میں مضبوطی سے کہتے اس نے اپنے بہتے آنسو صاف کئے۔۔ اور ایک گہری سانس لے کر وہ پلٹی۔۔ پھر رکی۔۔ کسی خیال کے تحت۔۔

"ایک تم ہی ہو جو میری مدد کر سکتے ہو۔۔ پلیز روحان۔۔ اسے ڈھونڈنے میں کیا تم میری مدد کروگے؟"

اور انکی ریکویسٹ پر روحان ملک کچھ دیر کے لئے رک سا گیا۔۔ یہ مشکل ترین کام۔۔ کیا وہ کر سکتا ہے؟

"تھینکس۔۔۔" فلک نے ایک بار پر اس خالی سڑک کی جانب دیکھتے کہا۔۔

"میں آپکی مدد کرونگا۔۔ وہ جو بھی ہے، جہاں بھی ہے۔۔ میں آپکے لئے اسے ڈھونڈ نکالونگا"

روحان ملک نے کہا۔۔ فیصلہ کن انداز میں۔۔ جبکہ سامنے بیٹھے مسٹر رضا مسکرائے۔۔

تھینکس فار کمنگ بیک۔۔ارسلان" اور اسی کے ساتھ وہ مسکرا کر اندر کی "

۔۔ جانب بڑھی

جبکہ سڑک کے اس پار۔۔ایک درخت کے پیچھے چھپا ارسلان زمین پر بیٹھا۔۔

۔۔ فلک مراد کی نظروں سے خود کو بچائے

۔۔ اس کے الفاظ سے انجان

☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھی لیپ ٹاپ میں مصروف ہے جب دروازہ ناک

۔۔ ہوا

۔۔ کم ان" مصروف انداز میں کہا "

۔۔ میم یہ فائل۔۔" مریم نے ایک فائل اسکی جانب بڑھاتے کہا "

رکھ دو" اسکی جانب دیکھے بنا کہا جبکہ مریم فائل اسکی میز پر رکھ کر وہی کھڑی رہی ۔۔

"اینی تھنگ ایلس ؟" اسکی جانب دیکھتے فلک نے پوچھا۔۔وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی ۔۔

"وہ۔۔وہ میم ۔۔" کنفیوز انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے کہنے کی کوشش کی جبکہ فلک نے اب کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور اسکی جانب سوالیاں نظروں سے دیکھا۔۔ ضرور بات کچھ اچھی نہیں تھی تبھی اسے کہنے میں اتنا وقت لگ رہا تھا ۔۔

"میم وہ۔۔" ایک بار پھر ناکام کوشش کی ۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس اتنا ٹائم ہے مریم ؟" اپنے مخصوص سنجیدہ انداز میں اس نے کہا جبکہ مریم نے ایک گہری سانس لی ۔۔

"وہ واپس آ گئے ہیں" اور بس۔۔یہ چار الفاظ ہی تو تھے۔۔ جس نے فلک مراد کو ایک جھٹکے سے کھڑے ہونے پر مجبور کیا ۔۔

"کب ؟" سوال ہوا۔۔بے چین انداز میں ۔۔

"کچھ دن پہلے" اور مریم کے جواب پر فلک مراد نے میز کی سطح پر زور سے ہاتھ مارا جس پر مریم ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔

"کچھ دن پہلے ! کیا تم مجھے یہ بتانا چاہ رہی ہو مریم کہ تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی ؟" اور یہ زندگی میں پہلی بار تھا۔۔جب مریم نے فلک مراد کو اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔پر ایسا بھی پہلی بار ہی ہوا تھا جب مریم نے فلک سے اتنی اہم بات چھپائی ہو۔۔شرمندگی سے سر جھکایا جس پر فلک مراد کو اسکے سوال کا جواب مل ہی گیا ۔۔

"آئی کانٹ بیلیو دِس" وہ واقعی بے یقین تھی۔۔سیدھے کھڑے ہوتے اب وہ دائیں بائیں چکر لگانے لگی۔۔گہری گہری سانسیں لینے لگی اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لئے۔۔جبکہ اسکی یہ حالت دیکھ کر مریم کو اب مزید شرمندگی ہوئی۔۔اور خوف بھی۔۔کہیں وہ اسے فائر تو نہیں کر دے گی ؟ نہیں۔۔رائل فائیننس کے ساتھ اتنے سال گزارنے کے بعد وہ اب یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی۔۔یہ

کمپنی۔۔یہ باس۔۔یہاں کے امپلائی۔۔سب اسکی زندگی کا حصہ بن چکے تھے

۔۔

"آئی۔۔آئی ایم سوری میم۔۔مم۔۔۔۔میں بس" اور مریم کی بات فلک مراد

کی اونچی آواز نے کاٹ دی ۔۔

"تم کیا ہاں؟ کیا تم؟" میز پر ایک بار پھر دونوں ہاتھ تیزی سے ٹکا کر کہا ۔۔

"مم۔۔میں بس یہ چاہتی تھی کہ آپ کا ایوارڈ فنکشن گزر جانے کے بعد آپکو یہ

بات بتائی جائے" اور مریم کے جواب پر وہ مسکرائی۔۔ایک تلخ مسکراہٹ ۔۔

"سیر یسلی مریم؟ کیا تمہیں سچ میں یہ لگا کہ اتنے سال۔۔اتنے سال، اتنی محنت

میں نے صرف ایک کانچ کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے کی؟" ایک سوال ہوا۔۔

اور اس سوال میں چھپا فلک مراد کا درد مریم کو مزید جھکا گیا ۔۔

"انتیس سال۔۔میری زندگی کے انتیس سال کا حاصل یہ کمپنی ہے مریم۔۔

اپنی پوری زندگی میں نے اپنی شناخت بنانے میں لگا دی۔۔سب کھو دیا میں نے۔۔

صرف اور صرف اس پہچان کے لئے۔۔" وہ رکی۔۔ آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کیا جبکہ مریم نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا ۔۔

" پانچ سال۔۔ پانچ سال پہلے میں ایک بار پھر اکیلے ہو گئ تھی۔۔ اور اس وقت میں نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے ڈر کا سامنا کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ وہ ڈر جو میرا داغ ہے۔۔ وہ ڈر جو میری شناخت کا حصہ ہے۔۔ پانچ سال سے میں اسکی تلاش میں تھی مریم۔۔۔ اور اب جب وہ یہاں ہے۔۔ تو تم نے صرف ایک کانچ کے ٹکڑے کے لئے اسے مجھ سے چھپایا؟" ایک بار اور سوال ہوا۔۔ اور مریم ایک بار پھر سر جھکا گئ ۔۔

" سوری" دھیمی آواز میں وہ بڑبڑائی ۔۔

" یو ہیو فائیو منٹس ٹو سینڈ می آل ڈیٹیلز" ایک آرڈر پاس کرتی وہ تیزی سے وہاں سے چلی گئ۔۔ جبکہ مریم اب فوراً اسے میل کرنے لگی ۔۔

وہ اپنی گاڑی میں آکر بیٹھی۔۔بیگ پیچھے پھینکا اور سر سیٹ پر ٹکا کر آنکھیں موند دی۔۔ آنسو کا ایک قطرہ اسکی آنکھ سے نکل کر گالوں اور وہاں سے ہوتے تھوڑی تک آیا۔۔۔

اسے اب بھی وہ وقت یاد تھا۔۔پانچ سال پہلے کی وہ رات۔۔جب اس نے اپنے سب سے بڑے خوف کا سامنا کیا۔۔

زندگی میں ایسی بہت سی سچائیاں ہوتی ہیں۔۔جن سے انسان کو خوف آتا ہے۔ جنکا سامنا کرنے کے لئے دل اور گردے کے ساتھ ظرف بھی بلند کرنا ہوتا ہے۔۔خوف کو روح سے نکال کر پھینک دینا ہوتا ہے اور وہ وقت بھی کسی قیامت سے کم نہیں ہوتا جب انسان ایسے سچ کا سامنا کرتا ہے۔پر قیامت ایک بار ہی تو آکر گزرتی ہے۔ صرف ایک بار۔اور سچ کا سامنا کر لینے کے بعد سب ختم ہو جاتا ہے۔۔پھر رہتا ہے۔۔تو بس انسان اور اسکا سچ۔۔

اس نے بھی یہی فیصلہ کیا۔۔نور کو دوپہر میں الوداع کرنے کے بعد سے اسکے دماغ میں اسی کی باتیں چل رہی تھیں۔۔ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ۔۔

ارسلان جو اسکی واحد فیملی تھا۔۔وہ بھی آج اسکے ساتھ نہیں تھا۔۔جانے کہا گیا؟
پر وہ یہ ضرور جانتی تھی کہ وہ جہاں بھی گیا ہے۔۔واپس آنے کے لئے گیا ہے
۔۔ ۔۔دل اس سوچ سے مطمئن تھا

۔۔ لیکن روحان

۔۔ روحان ملک۔۔وہ انسان۔۔ جس سے پہلی نظر میں اسے ہمدردی ہوئی تھی

اسے آج بھی وہ صبح یاد تھی۔۔جب روحان ملک کی بائیک اسکی گاڑی سے ٹکرائی
۔۔جب وہ اسکے ڈرائیور کو سنانے میں مصروف تھا اور مجبوراً اسے گاڑی سے باہر
۔۔ نکلنا پڑا۔۔وہ پہلی نظر ہی تو تھی

بس اِک نظر۔۔اور فلک مراد اپنی جگہ رک گئ تھی۔۔اس شخص کو دیکھ کر جو
حالات کا مارا الگ رہا تھا۔۔یہ شخص جس کے نقش تو پرکشش تھے پر آنکھیں۔۔
وہ چمک سے عاری تھی۔۔وہ اداس تھیں۔۔وہ پریشان تھی۔۔اور شاید مایوسی
کے سائے بھی ان میں اب چھانے لگے تھے۔۔اور یہ فلک مراد ہی کی نظر تھی
۔۔جس نے روحان ملک کی آنکھوں میں چھانے والی مایوسی کو بھانپ لیا تھا اور

اسکی وجہ کو بھی۔۔یقیناً وہ جاب کے لئے پریشان تھا اور یقیناً وہ ایک پڑھا لکھا انسان تھا۔۔

پر اس ملک میں حقداروں کو کہاں ملتا ہے انکا حق۔۔اور حق نا ملنے کا درد کیا ہوتا ہے؟ یہ فلک مراد سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔اور وہی تو وہ اک لمحہ تھا۔۔جب روحان ملک کے لئے اسکے دل میں ہمدردی نے جگہ لی۔جب دل نے چاہا کہ وہ اسکی مدد کرے۔۔ان بے رونق آنکھوں سے مایوسی نکال باہر کرے۔۔اسے مایوس لوگ کبھی بھی اچھے نہیں لگتے تھے۔۔

پھر یہی کیا اس نے۔۔اپنا بلیک کارڈ اسے دیا۔۔اور جانے کیوں؟ پر اسے یقین تھا کہ وہ اس سے رابطہ ضرور کرے گا۔۔پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اچانک اسکی کمپنی میں آجائے گا؟ شہر کی سب سے بڑی فائیننسنگ کمپنی میں اسکے سی۔ای۔او سے ملنے۔۔وہ بھی بنا کسی اپائینٹمنٹ کے؟ اور سی۔ای۔او بھی وہ جس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔۔

اور اس سے بھی زیادہ حیرت اسے تب ہوئی۔۔ جب اس نے اسے اپنی ۔۔ ریسیپشنسٹ کے ساتھ لڑتے دیکھا

اتنی بڑی کمپنی میں آکر، اسکے سی۔ ای۔ او سے ڈائیریکٹ ملنے کی ڈیمانڈ کرنا اور نا ماننے پر لڑ پڑنا۔۔ یہ صرف روحان ملک ہی کر سکتا ہے۔۔ اور فلک مراد کو روحان ملک کا یہ انداز بہت انٹرسٹنگ لگا۔۔ اور اس بار۔۔ دل نے اس شخص کو مزید جاننے کی خواہش کی۔۔ بنا کسی ہمدردی کی۔۔ اور اس نے وہی کیا۔۔ اسے ۔۔ بلایا

اور وہیں سے شروع ہوا وہ ٹام اینڈ جیری کا کھیل۔۔ جہاں فلک مراد ہمیشہ روحان ملک کو غصہ دلاتی تھی۔۔۔ ایسا وہ کیوں کرتی تھی؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ۔۔ بس جانتی تھی تو اتنا کہ یہ شخص اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔ اسے غصہ دلانے میں فلک مراد کو مزا آنے لگا تھا۔۔ اسے تنگ کرنے کی وہ تاک میں لگی رہتی تھی اور یہ سب اسکے لئے نیا تھا۔۔ وہ ایسی کبھی بھی نہیں تھی۔۔ وہ تو بہت سنجیدہ سی تھی مگر روحان ملک کے سامنے جانے کیوں؟ پر اسکے اندر کی شرارتی لڑکی جاگ جاتی

تھی ۔۔ اور پھر ۔۔ اسے اپنے اندر کی یہ تبدیلی اچھی لگنے لگی ۔۔ اسے روحان ملک اچھا لگنے لگا ۔۔ وہ ایسا شخص تھا جسے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی اور ۔۔ وہ فلک مراد پر اثر انداز ہوتا تھا ۔۔ اسکے دل پر ۔۔ اسکے دماغ پر

۔۔ شاید ۔۔ محبت اسی کو کہتے ہیں

محبت ۔۔ جو کسی شخص میں کوئی خاصیت نہیں دیکھتی، کوئی خوبصورتی نہیں دیکھتی ، جسے کسی پرنس یا پرنسس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔۔ بلکہ یہ جب ہوتی ہے تو خود ہی ایک عام سا شخص زندگی میں سب سے خاص ہو جاتا ہے، ایک عام شکل و ۔۔ صورت رکھنے والا شخص بھی خوبصورت ہو جاتا ہے

اور یہی ہوا تھا فلک مراد کے ساتھ بھی ۔۔ ایسے ہی اک لمحے نے دل میں قدم ۔۔ رکھا

پر فلک مراد کے لئے محبت ہر انسان سے مختلف تھی ۔۔ وہ عام نہیں تھی ۔۔ وہ خاص بھی نہیں تھی ۔ اسکے ساتھ ایک برا ماضی تھا ۔ ایک داغ تھا اسکے ماتھے پر

۔۔ جسے اس نے اپنی کامیابی کی چمک میں چھپا لیا تھا۔۔ پر صاف تو نہیں ہوا تھا نا؟

۔۔ تو محبت سے کیسے چھپاتی وہ اسے

اور اسی لئے اس نے شروعات کی۔۔ اپنی شطرنج میں روحان ملک کو وہ کردار بنانے کی۔۔ جو تجسس میں پوری گیم دیکھنے اور اسکا ہر راز جاننے کی تاک میں لگا رہے۔۔ اس نے ہر وہ موقع پیدا کیا جب اسکا تجسس بڑھے۔۔ جب وہ مجبور ہو جائے سب جاننے کے لئے۔۔ کیونکہ فلک مراد چاہتی تھی کہ وہ سب جانے

۔۔ ۔۔ اور ایسا ہی ہوا۔۔ اس نے سب جان لیا

اور پھر وہ بھی چلا گیا۔۔ شاید داغ برداشت نہیں کر سکا۔۔ شاید وہ اتنا بلند ظرف کا نہیں تھا جتنا اس نے سمجھ لیا تھا ۔۔

۔۔ شاید۔۔ دل ہر بار صحیح نہیں ہوتا

۔۔ اور محبت ہر بار صحیح انسان نہیں چنتی

اس نے ایک گہری سانس لے کر اپنے قدم الماری کی جانب بڑھائے۔۔ الماری کھول کر اس نے آخری دراز کا لاک کھولا جس میں ایک باکس موجود تھا۔۔ وہی

باکس جسے اس نے چار سال پہلے اس جگہ پر رکھا تھا۔۔ کبھی نا کھولنے کے لئے۔۔ پر شاید وقت آگیا تھا اسے کھولنے کا۔۔ اب جب کچھ بچا نہیں تو اس آخری ڈر کا ۔۔ سامنا بھی کرنا ہی چاہیئے

کانپتے ہاتھوں سے اس نے وہ باکس اٹھایا اور اسے لئے سٹڈی ٹیبل کی جانب آئی ۔۔ بائیں جانب موجود کھڑکی پر پورا چاند صاف آسمان پر چمک رہا ہے۔۔ ٹھنڈی ہوا پردوں کو ہلاتی اندر کمرے میں داخل ہو رہی ہے۔۔ اس اندھیری رات میں واحد روشنی پہلے چاند کی اس کمرے میں آ رہی تھی۔۔ اور اب فلک مراد نے ۔۔ کرسی پر بیٹھتے ہی لیمپ آن کیا

باکس کھولا۔۔ جس میں ایک انگھوٹھی تھی۔۔ اس نے دیکھا۔۔ یہ ایک ڈائیمنڈ رِنگ تھی۔۔ پر وہ حیران نہیں ہوئی۔۔ ماما امیر تھیں۔ یقیناً یہ انگوٹھی بھی انہیں کی ہوگی۔۔ آنسو کے چند قطرے اسکی آنکھوں سے بہے پر وہ ان سے انجان تھی ۔۔ ۔۔ اس نے وہ انگھوٹھی اپنے ہونٹوں سے لگائی

کچھ دیر بعد انگھوٹھی ایک طرف رکھتی وہ دوسری چیز کی جانب متوجہ ہوئی۔۔ جو

۔۔ ایک خط تھا۔۔ وہی خط جو اسکی ماں نے مرنے سے پہلے اسکے لئے لکھا تھا

اسے محسوس ہوا۔۔ اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ تیز ہوئی۔۔ بہت تیز۔۔ ایسے

۔۔ جیسے جسم میں کرنٹ دوڑ رہا ہو۔۔ ہوا میں تیزی آئی اور ٹھنڈی ہوا پردے

ہلاتی اس کے وجود تک پہنچی۔۔ پر اسے وہ محسوس نہیں ہوئی۔۔ اسے تو اپنے

۔۔ آنسوؤں کا ٹھنڈا ہونا بھی محسوس نہیں ہوا

کپکپاتے ہاتھوں کو قابو کرتے اس نے وہ خط کھولا۔۔ ایک پرانا خط۔۔ جسے سالوں

۔۔ سے ایک باکس میں رکھا گیا۔۔ کسی مووی کی طرح

اب وہ اسے پڑھنے لگی۔۔ بہت آرام سے۔۔ ایک ایک لفظ جو کچھ جگھوں سے

۔۔ مٹے ہوئے تھے۔۔ وہ بہت غور سے سمجھ کر پڑھنے لگی

۔۔۔ میری پیاری فلک ”

جانتی ہو جب تمہیں پہلی بار میں نے اپنی گود میں لیا، تو مجھے لگا جیسے دنیا کی ساری

دولت سمٹ کر میری گود میں آگئی ہے۔۔ تم بہت خوبصورت ہو اور تمہاری

آنکھیں تو بلکل میری جیسی ہیں۔۔ان آنکھوں میں دیکھتی ہوں تو لگتا ہے جیسے اپنا عکس دیکھ رہی ہوں۔۔پر یہی تو نہیں ہونا چاہئے۔۔ تمہیں میرا عکس نہیں ہونا چاہئے تھا فلک۔۔ تمہیں مجھ جیسا نہیں ہوتا چاہئے تھا۔۔ تمہیں دیکھتے تو دل خوشی سے جھوم جاتا ہے پر اگلے ہی پل ڈر سے کانپ بھی جاتا ہے۔۔ تمہیں میری وجہ سے جو کچھ فیس کرنا ہوگا اسے سوچ کر ہی مجھے خوف آتا ہے فلک۔۔ تم بہت معصوم ہو۔۔ تمہاری آنکھوں نے تو ابھی آسمان بھی ٹھیک سے نہیں دیکھا۔۔ زمین پر رہنے والوں کو دیکھنے کا حوصلہ کیسے لاؤ گی تم؟وہ بھی اتنی سی عمر میں؟ جانتی ہو۔۔مجھے احساس ہو رہا ہے۔۔میں جلد تم سے دور ہونے والی ہوں۔۔ شاید۔۔ تمہاری زبان سے ماما سننا بھی نصیب نہ ہو مجھے۔۔پر مجھے اسکی کوئی فکر نہیں ہے بلکہ مجھے لگتا ہے کہ۔۔اگر اس وقت میں تمہاری زندگی سے دور چلی گئ تو تمہارے لئے یہ اچھا ہی ہو گا۔۔یہ دنیا بہت ظالم ہے فلک۔۔یہ جینے نہیں دیتی کسی کو بھی۔۔تاک میں لگی رہتی ہے کہ کوئی بات ملے تو زندگی عذاب بنا دے ۔۔مجھے ڈر ہے کہ اگر تم میرے سائے میں رہی تو میرے ماضی کا سایہ پوری زندگی تم پر قیامت ڈھائے گا۔۔ تمہیں ہر قدم، ہر پل میرے اعمال کی سزا دی

جائے گی اور میں یہ سہہ نہیں سکتی۔۔ مجھ میں تمہیں تڑپتے دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے فلک۔۔ اس لئے میں خوش ہوں اس دنیا میں تمہیں تحفظ بھرے ہاتھوں میں دے کر میں سکون سے جا رہی ہوں۔۔ مراد بہت اچھا انسان ہے۔۔ ہم نے کئ سال ساتھ پڑھا ہے۔۔ میں جانتی ہوں کہ اگر کوئی اس دنیا میں میرے بعد تم سے محبت کر سکتا ہے تو وہ صرف مراد ہی ہے۔۔ اور پتہ ہے ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔ حیران ہو گئ نا؟ میں بھی ہوئی تھی۔۔ پر میں اسے قبول نہیں کر پائی کیونکہ میرے دل پر تو تمہارے پاپا نے قبضہ کر لیا تھا۔۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے جیسے مراد کا دل توڑنے کی سزا اپنی محبت کے ہاتھوں برباد ہو کر ملی مجھے۔۔ بہت خالص محبت ہے مراد کی۔۔ پر میں اسکی قدر نہیں کر سکی ۔۔ تمہیں یہاں ایک سبق دونگی فلک۔۔ محبت سے کبھی بدگمان نہیں ہونا۔۔ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں کسی کی خالص محبت حاصل ہو۔۔ یہ جب بھی ملے، جس بھی روپ میں ملے اسے اپنا لینا فلک۔۔۔ وہ غلطی مت کرنا تو ۔۔ میں نے کی

محبت کبھی کبھی غلط انسان سے بھی ہو جاتی ہے اور اس میں قصور محبت کا نہیں اس غلط انسان کا ہوتا ہے۔۔ اس لئے محبت کو نہیں، انسانوں کو زندگی سے نکال دینا چاہئے۔۔ محبت تو کسی بھی روپ میں کہیں بھی مل جائے گی اور شاید اس سے بہتر ملے گی۔۔

تم بھی یہی کرنا فلک۔۔ انسانوں کو نکال لینا۔۔ پر محبت کو نہیں۔۔ محبت انسان کو انسان بناتی ہے۔۔ خود کو انسانیت سے دور مت ہونے دینا۔۔ اور جہاں تک بات میرے اور تمہارے پاپا کی ہے۔۔ تو شاید میری محبت نے غلط انسان کو چنا۔۔ ایسا انسان جو مجھے تحفظ نہیں دے سکا۔۔ جو بھاگ گیا۔۔

بھاگی ہوئی محبت بہت مردہ ہوتی ہے اور مردہ محبتوں کو دفنا دینا ہی بہتر ہوتا ہے

۔۔

میں نے بھی اسے دفنا دیا ہے۔۔ اب وہ کہاں ہے؟ کیا کر رہا ہے؟ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔۔ لیکن۔۔ تم سے غرض ہے مجھے فلک۔۔ تمہارے مستقبل سے غرض ہے مجھے۔۔ جہاں تمہیں میرے اعمال کی سزا ملنے والی ہے۔۔ جہاں

تم مجھ سے زیادہ بڑی آزمائش سے گزرنے والی ہو۔۔اور اگر آج تم یہ خط پڑھ رہی ہو۔۔تو یقیناً میرا اڈر صحیح ثابت ہو چکا ہے۔۔میرے اعمال تمہارا داغ بن چکے ہیں اور تم ٹوٹ چکی ہو فلک۔۔پر مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے بہت زیادہ بہادر ہو گی۔۔تمہارا نام فلک رکھا ہے میں نے۔۔تمہارے نام کے ساتھ مراد کا نام تمہیں فلک تک پہنچائے گا۔۔تم مراد جیسی بنو گی۔۔محبت کرنے والی، بہادر، بلند ظرف رکھنے والی، بہت خالص اور بہت پاک۔۔پر میرا داغ تمہارے ساتھ رہے گا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اسے مٹا دو۔۔ہاں فلک مراد۔۔میں چاہتی ہوں تم جان لو کہ تم داغدار نہیں ہو۔۔یہ داغ جو زمانے نے زبردستی تم پر لگایا ہے۔۔یہ ایک جھوٹ ہے فلک اور میں چاہتی ہوں کہ تم سچ کا سامنا کرو۔۔وہ شخص جو تمہارا داغ ہے۔۔میں چاہتی ہوں تم اسے جانو اور سر اٹھا کر جیو۔۔تم بھی تو یہی۔۔ چاہتی ہوں نا؟ تبھی تو آج یہ خط کھولا ہے تم نے

تمہارے پاپا کی تصویر اس خط کے نیچے رکھی ہے۔۔یہ ہمارے یونیورسٹی ٹائم کی تصویر ہے۔میں نہیں جانتی کہ آج وہ اپنی عمر کے کونسے حصے میں ہو گا؟ میں نہیں

جانتی کہ تم کونسے حصے میں ہوں۔۔ پر میں اتنا جانتی ہوں فلک کہ تم اسے ایک نظر میں بھی پہنچان لو گی اور وہ۔۔ اس انگھوٹھی کو۔۔ یہ انگھوٹھی اس سے مجھے منہ دکھائی میں دی تھی۔ عجیب بات ہے نا؟ اس کے بعد دوبارہ پلٹ کر اس نے میری جانب دیکھا ہی نہیں۔۔ خیر۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ہماری کہانی اس سے سنو۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میری جیسی ان آنکھوں سے اسے دیکھو۔۔ دیکھو کہ کیا ملا اسے میرے ساتھ یہ سب کر کے؟ اسے دکھاؤ کہ کیا کھو دیا اس نے۔۔ میں چاہتی ہوں فلک کہ تم اگر اسے پشیمان دیکھو تو معاف کر دو۔۔ اگر نا چاہو تو نا کرو۔۔ بس اتنا جان لو کہ جس دن تم اسے معاف کر دو گی، میں بھی کر دو نگی

۔۔

اپنا بہت خیال رکھنا فلک۔۔ اس دنیا میں ہمارا خیال ہم سے زیادہ اور کوئی نہیں رکھ سکتا۔۔ اگر ہم نے ہمیں ہی چھوڑ دیا تو یہ دنیا ہمیں مار ڈالے گی۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم جیو۔۔ وہ زندگی جو میں جینا چاہتی تھی۔۔ تم جیو گی تو یقین مانو میں جی اٹھو نگی۔۔ تم خود کو چھوڑ دو گی تو مجھے چھوڑ دو گی۔۔ تم مجھے چھوڑو گی تو

نہیں نا فلک ؟ اپنی ماں کو معاف کر دینا بیٹا۔۔ ہر اس تذلیل، اس اذیت کے لئے جو میری وجہ سے تمہارے حصے میں آئی۔۔ معاف کرو گی نا؟ میری آخری خواہش سمجھ کر؟ "

خط ختم ہو چکا تھا۔۔ پر آنسوؤں کی برسات نہیں۔۔ وہ جو اس خط کو بھی آدھا بھگو چکی تھی۔۔ پر اسے کچھ احساس ہی نہیں ہوا۔۔ وہ جانے کتنی ہی دیر۔۔ اس خط کو ایسے لئے بیٹھی رہی۔۔ اور پھر جانے کب نظر باکس میں رکھی ایک تصویر پر پڑی۔۔

موبائل پر آنے والے نوٹیفیکیشن کی ٹیون پر اسکی آنکھ کھلی اور وہ ماضی سے نکل کر حال میں واپس آئی۔۔ وہ حال۔۔ جہاں وہ اب بھی اپنی گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی ہے اور چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہے۔۔ جانے کیوں اسے آنسوؤں کی خبر ہی نہیں ہوتی ؟

دائیں ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرتے اس نے بیگ سے اپنا موبائل نکال کر دیکھا ۔۔

مریم نے اسے ایک ای۔ میل بھیجی تھی۔۔ جس میں ایک شخص کی کچھ تصاویر، ایک پروفائل جس میں اسکی تمام معلومات اور اس کے علاوہ دو جگہوں کے ایڈریس تھے۔۔

اس نے تصویر آن کی اور اب بہت غور سے اس شخص کو دیکھنے لگی۔۔

"ویلکم بیک۔۔" دھیمی آواز میں کہتے اس نے موبائل سیٹ پر پھینکا اور تیزی سے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔

☆☆☆☆☆☆

"تو تم اسے نہیں بتاؤ گے؟" وہ اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کرنے میں مصروف تھے۔۔ جب نفیسہ بیگم کی جانب سے پوچھا گیا۔۔

"کسے؟" انجان بننے کی ناکام کوشش کی گئی۔۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو عمر کہ میں کس کی بات کر رہی ہوں" لہجہ تھوڑا سخت ہوا تو عمر نے چمچ پلیٹ میں رکھ کر انکی جانب دیکھا۔۔

"اسے بتانے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے ماما" سنجیدگی سے کہا گیا۔۔

"اسے اگر معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوگی عمر۔۔ تمہیں اسے خود بتادینا چاہیئے اس سے پہلے کہ اسے کہیں اور سے معلوم ہو" انہوں نے ایک بار اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ مگر وہ اس وقت شاید کسی کی بھی بات سننے یا سمجھنے کو تیار نہیں تھا۔۔

"نہیں۔۔ میں اسکا زخم دوبارہ تازہ نہیں کر سکتا۔۔ اسے کچھ معلوم نا ہونا ہی بہتر ہے۔۔" ایک بار پھر صاف انکار ہوا

"میرے خیال سے ماما ٹھیک کہہ رہیں ہیں۔۔ آپکو انہیں بتادینا چاہیئے۔ یہ حق ہے انکا" بائیں جانب موجود سدرہ نے کہا جس پر عمر کی سنجیدہ نظر اس پر پڑی۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔ اس میں کچھ مت کہو تم۔۔" وہ کہہ کر کھڑا ہوا۔۔ چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ اب غصہ بھی تھا۔۔ اسے جانے کیوں سدرہ کا ان معاملات میں بولنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ یا شاید۔۔ فلک کے معاملات میں ؟

دوبارہ اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی۔۔نا مجھ سے اور نا اس سے "

" دونوں کو آنکھوں سے ایک وارننگ دیتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ نفیسہ بیگم ۔۔ نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا

" اسکی باتوں کو برا مت ماننا۔۔ وہ ایسا ہی ہے "

۔۔ جی۔۔ جانتی ہوں" مسکرا کر کہتی وہ اب کھانا کچن میں لے جانے لگی "

تم ہمیشہ زیادتی کر جاتے ہو عمر۔۔پہلے فلک کے ساتھ اور اب اس بیچاری کے "
۔۔ ساتھ" خود سے کہتیں وہ بھی اب اپنے کمرے کی جانب بڑھیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ شہرِ اسلام آباد میں رات کے نو بجے ڈیفنس کے علاقے کی ایک سڑک کا منظر ہے جہاں ایک گاڑی نارمل رفتار میں چل رہی ہے۔۔ جبکہ اس سے کچھ دور پیچھے کی جانب ایک اور گاڑی ہے جس کا روٹ بھی شاید یہی ہے۔۔

آگے چلنے والی گاڑی اب دائیں جانب ٹرن لیتی ہے اور اپنی رفتار کچھ اور کم کر دیتی ہے۔۔شاید منزل قریب آگئی ہے۔

جبکہ اسکے پیچھے آنے والی گاڑی اسی ٹرن کے پاس رک جاتی ہے۔۔شاید اسے دیکھنے کے لئے۔۔

اب آگے والی گاڑی ایک بنگلے کے سامنے رکتی ہے اور ہارن بجاتی ہے جس کی آواز سنتے ہی دو گارڈز جلدی سے مین گیٹ کھولتے ہیں اور وہ گاڑی تیزی سے اندر چلی جاتی ہے۔۔ جبکہ اس کے جاتے ہی اب پیچھے کھڑی گاڑی دوبارہ چلتی ہے اور اسی بنگلے کے بلکل سامنے آکر رک جاتی ہے۔۔

بنگلے کے اندر آؤ تو ایک آدمی جس کی عمر تقریباً پچاس کے قریب ہے باہر نکلتا ہے۔۔ سفید اور کچھ کالے بال، گرے سوٹ، چوڑے کاندھے، صاف رنگت،

آنکھوں میں نظر کے گلاسس، کالی ہلکی ہلکی بئیرڈ، دائیں کلائی میں سلور گھڑی، برینڈڈ شوز اور ماتھے پر سنجیدگی اور پریشانی کے بل لئے وہ اب اندر کی جانب بڑھتا ہے ۔۔

لاؤنج سے ہوتے ہوئے ہر ملازم کے سلام کا جواب سر ہلا کر دیتے وہ اب تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔۔ شاید بہت جلدی میں ۔۔

کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کیا اور سیدھا بیڈ پر بیٹھے۔۔ اب فوراً سے موبائل نکال کر کسی کا نمبر ڈائل کیا ۔۔

" کہاں ہو تم ؟ "

" میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔ تم آسکتے ہو ؟ "

" ہاں ابھی ۔۔ "

" نہیں۔۔ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ تم آجاؤ پھر بات کرتے ہیں "

"اوک۔۔ آئی ایم ویٹنگ" کال کٹ کرتے ہی اب وہ موبائل بیڈ پر ہی چھوڑتے اسی سنجیدہ صورت کے ساتھ ٹیرس کے جانب آتے ہیں۔۔ نظر آسمان پر جاتی ہے جہاں ادھورا چاند صاف آسمان میں چمک رہا ہے۔۔

اچانک ہی منظر دھندلاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ بہتا ہے۔۔ وہ اب اپنا چشمہ اتار کر دائیں ہاتھ سے آنکھ صاف کرتے ایک گہری سانس لیتے ہیں

۔۔

"اور کتنا انتظار؟ اور کتنی سزا باقی ہے اللہ؟" دھیمی آوز میں کہا۔۔ لہجے میں درد واضح تھا۔۔

"اب اور انتظار نہیں ہوتا۔۔ پلیز۔۔ پلیز میرا انتظار ختم کردے۔۔ اسے میری آخری خواہش سمجھ کر قبول کرلے" ایک التجا کی گئ۔۔ اپنے رب سے۔۔ بہتے آنسوؤں سے۔۔

وہ بہتے آنسو۔۔ جو سامنے کھڑی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی فلک مراد صاف دیکھ رہی تھی۔۔ چہرے پر کوئی بھی تاثر لائے بنا

کچھ دیر ایسے ہی وہ کھڑے رہے۔۔ اور کچھ دیر ایسے ہی وہ وہیں رکی انہیں دیکھتی رہی ۔۔

اس نے دیکھا۔۔ آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لیتے انہوں نے گلاسس دوبارہ لگائے اور اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔ جبکہ فلک مراد نے اب موبائل نکالا اور کسی کو کال ملائی جو کہ دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئ ۔۔

" مجھے ایک ٹرسٹ ایبل پرسن چاہیئے۔۔ وہ جو بہترین اداکار وہ، کسی پر نظر رکھنا بھی جانتا ہو اور نظر سے بچنا بھی۔۔" وہ رکی۔۔ کسی کا خیال ذہن میں اچانک ہی روشن ہوا ۔۔

" ارسلان کی طرح۔۔" اپنی بات مکمل کر کے اس نے کال کٹ کی۔۔ جبکہ دوسری جانب موجود مریم نے اپنے سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھا۔۔ افسوس بھری نظروں سے ۔۔

"اب کیاارادہ ہے؟" مریم کی جانب سے سوال ہوا۔۔ جس کا جواب دیئے بناوہ شخص وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ مریم ایک گہری سانس لے کر اپنی باس کے دیئے ہوئے اس نئے آرڈر پر کام کرنے میں مصروف ہو گئ۔۔

اب اگر یہاں واپس آؤتو فلک مراد نے موبائل سامنے رکھ کر ایک بار پھر اس بنگلے کی جانب دیکھا۔۔ ایک گہری سانس لی اور گاڑی آگے بڑھادی۔۔

بعض اوقات وقت بھی ہمارے ساتھ عجیب گیمز کھیلتا ہے۔۔ کہیں وقت پر پہنچوں تو پیچھے بہت کچھ اہم ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔۔ اور کہیں دیر ہو جائے تو آگے بہت کچھ ادھورارہ جاتا ہے۔۔ یہ وقت کے گیم اور زندگی کے انداز ہی ہیں جہاں انسان بہت سے راستوں میں صرف وقت کے ذراسے فرق سے بہت سے اہم لوگ بھی کھودیتا ہے۔۔

ایسا ہی ہوا فلک مراد کے ساتھ۔۔ یہاں اس کی گاڑی آگے بڑھی۔۔ وہیں پیچھے ایک اور گاڑی اسی لمحے اسی بنگلے کے سامنے آکر رکی۔۔

گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سے ایک شخص بلیک سوٹ پہنے باہر نکلا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

وہ اندر آیا۔۔ جہاں وہ لاؤنج میں ہی اسکا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے

"کیسے ہیں آپ؟" ان سے گلے ملتے کہا۔۔

"کچھ خاص بہتر نہیں" مسکرا کر جواب دیا جس پر وہ بھی مسکرایا۔۔ دونوں اب لاؤنج کے صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔۔

"بہتر بھی ہو جائینگے سر۔۔ یہاں تک کا سفر کر لیا ہے تو آگے بھی بہتر ہی ہو گا سب"

"یہاں تک کا یہ سفر بہت مشکل تھا۔۔ پر یہاں واپس آکر لگا کہ جیسے بس یہی وہ جگہ ہے جس کے لئے پوری عمر بے چین رہا ہوں میں۔۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سکون یہی کہیں آس پاس ہے۔۔" گلاسس اتار کر سائیڈ پر رکھتے کہا۔۔

"میں نے کہا تھا نا۔۔ آپ کو اپنے ملک واپس آکر اچھا لگے گا"

"ہاں۔۔ تمہارا احسان مند ہوں اس کے لئے میں۔۔ آدھی زندگی جس ملک سے بھاگتا رہا میں، چھپتا رہا، تم نے مجھے وہاں واپس آنے کا حوصلہ دیا۔۔ اور امید بھی۔۔" آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئیں۔۔

"امید زندگی کی وہ آخری شمع ہوتی ہے جو آخری وقت تک روشنی دیتی ہے۔۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ اسکی حفاظت کی جائے، اسے بجھنے نہ دیا جائے۔۔ کیونکہ اگر یہ بجھ جائے تو صرف اندھیروں کا راج ہوتا ہے" اس نے کہا۔ اور انکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔

"ٹھیک کہا تم نے۔۔ امید ہی ہے جو مجھے یہاں تک لائی۔۔ اور امید ہی ہے تو مجھے روشنی دیئے ہوئے ہے ورنہ مرنا شاید مجھے اندھیروں میں ہی تھا"

"پھر آپ نے ایسی باتیں شروع کر دیں؟" اس نے اب سنجیدگی سے انہیں جیسے وان کیا۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتا۔۔۔" وہ آگے بھی کچھ کہنے ہی والے تھے کہ ملازمہ چائے اور ساتھ کچھ کباب اور سینڈوچز لے آئی۔۔دونوں کے درمیان اب خاموشی ہوئی۔۔

فلک مراد کی جانب واپس آؤ تو وہ فلیٹ کے سامنے گاڑی پارک کر کے وہ باہر نکلی۔۔پھر کچھ قدم آگے بڑھاتے ہی رکی۔۔

پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔پر کوئی نہیں تھا۔۔

وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔۔ابھی اندر انٹر ہی ہونے لگی تھی کہ اسے اپنی پشت پر کسی کی نگاہیں ایک بار پھر محسوس ہوئیں وہ ایک بار پھر پلٹی اور ایک بار پھر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔پر اسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔جیسے کوئی ہے۔۔جو اسے دیکھ رہا ہے۔۔کچھ دیر وہاں کھڑے ہو کر دیکھنے کے بعد جیسے اسکے دماغ میں کچھ کلک کیا۔۔اور وہ فوراً اندر بڑھ گی۔۔

فلیٹ میں آتے ہی اس نے سیدھا ٹیرس کا رخ کیا۔۔نظر سامنے سڑک پر گئ جہاں ہر جانب خاموشی کا راج تھا۔۔کوئی انسان وہاں موجود نہیں تھا۔۔تھیں تو

بس گاڑیاں۔۔ایک گہری سانس لے کر اس نے آسمان میں چمکتے اس ادھورے چاند کی جانب دیکھا۔۔کچھ دیر پہلے والا ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوا۔۔ایسے ہی اپنے ٹیرس میں کھڑے ایک شخص کا منظر۔۔جس کی آنکھیں نم اور پریشان تھیں ۔۔

"کچھ بتایا ان لوگوں نے؟" چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے پوچھا۔۔جس پر انکے چہرے کے تاثرات فوراً بدلے ۔۔

"نہیں۔۔وہ کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں۔۔" جواب آیا۔۔اداسی سے بھرا ہوا ۔۔

"یہ پریشانی۔۔یہ اداسی۔۔یہ آنسو آخر کس کے لئے تھے؟" ایک سوال کیا فلک مراد نے۔۔اور جواب۔۔خاموشی۔

"انہیں تھوڑا وقت دیں۔وہ بتادینگے" اس نے تسلی دی ۔۔

"وہ نہیں۔۔وہ کبھی نہیں بتائینگے مجھے۔۔بتانا ہوتا تو اب تک بتا چکے ہوتے۔۔وہ صاف انکار کر چکے ہیں۔۔سب جاننے کے باوجود" چائے کا کپ میز پر رکھتے ۔۔ انہوں نے گہری سانس لے کر کہا

"کیا کبھی میری ماں کے لئے آپ پریشان ہوئے؟ کیا کبھی انکے لئے کوئی آنسو نکلا آپکا؟" مزید سوال ہوئے۔۔ فلک مراد کی جانب سے۔۔اور مزید خاموشی ۔۔ ہوئی۔۔جواب میں

"آپکو مایوس نہیں ہونا چاہیے سر۔۔ہمت مت ہاریں بلکہ میری مانیں تو وہاں جا کر تلاشی شروع کریں۔۔کیا پتہ وہ مل جائے؟" اس نے ایک مشورہ دیا۔۔ ۔۔ جس پر وہ مسکرائے

"۔۔ میں مایوسی نہیں۔۔امید میں یہاں آیا ہوں"

۔۔ کیا مطلب؟" وہ الجھا"

"مطلب یہ کہ خالی ہاتھ نہیں آیا ہوں میں۔۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں ہے ۔۔ ۔۔اسی شہر میں" امید کی شمع آنکھوں میں جلائے کہا

"کیا آپکو کبھی اپنی اولاد کا خیال آیا؟ کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپکی کوئی بھیڑ میں کھوئی ہوئی اولاد بھی ہے؟" فلک مراد کے سوال بڑھتے گئے۔۔اور خاموشی مزید گہری ہوتی گئی ۔۔

"پھر تو آپکو فوراً انہیں ڈھونڈنا شروع کر دینا چاہیئے۔۔کون ہیں وہ؟" اس نے خوش ہوتے ایک سوال کیا۔۔جس پر وہ شمع فوراً مدھم ہوئی ۔۔

"میں نہیں جانتا" اور جواب اسے چونکا گیا ۔۔

"کیا مطلب ؟"

"میں نہیں جانتا وہ کون ہے؟ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اسکا نام کیا ہے؟ یہاں تک کہ۔۔۔" وہ رکے۔۔گہری سانس لی ۔۔

"میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی؟" اور اب وہ بھی پریشان ہو گیا تھا ۔۔ ۔۔ایسے کسی کو اس شہر میں ڈھونڈنا ناممکن تھا

نہیں۔۔ آپکو کچھ نہیں معلوم۔۔ کچھ نہیں یاد۔۔ کوئی خیال نہیں اور کسی کا "
۔۔ کوئی غم نہیں۔۔" اور فلک مراد نے سوالوں کا جواب بھی خود ہی دیا

۔۔ اور اگر معلوم بھی ہے تو۔۔ آپکو کوئی پرواہ نہیں" اس نے مزید کہا "

مجھے اسے ڈھونڈنا ہے۔۔ ہر حال میں۔۔ میں اس دنیا سے جانے سے پہلے اسے "
دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ اس سے ملنا چاہتا ہوں اور اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔
میری مدد کرو" وہ بہت بے بسی سے کہہ رہے تھے جبکہ انہیں اتنا بے بس دیکھ کر
۔۔ اسکی آنکھیں بھی نم ہوئیں

۔۔ دنیا بھی کیسی ظالم جگہ ہے نا

۔۔ کوئی بھی خوش نہیں یہاں

۔۔ ہر ایک کی اپنی کہانی ہے

۔۔ ہر کا اپنا درد ہے

آپ۔۔ آپ مسٹر رضا۔۔ آپ ایک بے پرواہ اور بے حس شخص ہیں۔۔ اور " میں۔۔ فلک مراد۔۔ آپکی یہ بے حسی، یہ بے پرواہی ختم کر دونگی" حتمی انداز میں مضبوطی سے کہتے اس نے اپنے بہتے آنسو صاف کئے۔۔ اور ایک گہری ۔۔ سانس لے کر وہ پلٹی۔۔ پھر رکی۔۔ کسی خیال کے تحت

ایک تم ہی ہو جو میری مدد کر سکتے ہو۔۔ پلیز روحان۔۔ اسے ڈھونڈنے میں کیا " " ؟ تم میری مدد کرو گے

اور انکی ریکویسٹ پر روحان ملک کچھ دیر کے لئے رک سا گیا۔۔ یہ مشکل ترین ؟ کام۔۔ کیا وہ کر سکتا ہے

۔۔ تھینکس۔۔۔" فلک نے ایک بار پر اس خالی سڑک کی جانب دیکھتے کہا "

میں آپکی مدد کرونگا۔۔ وہ جو بھی ہے، جہاں بھی ہے۔۔ میں آپکے لئے اسے " " ڈھونڈ نکالونگا

روحان ملک نے کہا۔۔ فیصلہ کن انداز میں۔۔ جبکہ سامنے بیٹھے مسٹر رضا ۔۔ مسکرائے

" تھینکس فار کمنگ بیک۔۔ارسلان" اور اسی کے ساتھ وہ مسکرا کر اندر کی جانب بڑھی۔۔

جبکہ سڑک کے اس پار۔۔ایک درخت کے پیچھے چھپا ارسلان زمین پر بیٹھا۔۔ فلک مراد کی نظروں سے خود کو بچائے۔۔

اس کے الفاظ سے انجان۔۔

☆☆☆☆

وہ معمول کے مطابق آفس کے لئے تیار ہو کر باہر نکلی۔۔اپنی گاڑی کے پاس آکر رکی اور ایک نظر اس درخت کی جانب دیکھا۔۔ جس کے پیچھے اب کچھ نہیں تھا۔۔ایک گہری سانس لی اور اندر بیٹھ کر گاڑی فوراً آگے بڑھا دی۔۔

آج بھی گاڑی اسی کیفے کے سامنے رکی۔ کیفے کے اندر قدم رکھتے ہی ہمیشہ کی طرح آج بھی کافی اور پھولوں کی ملی جلی خوشبوں نے اسے خوش آمدید کیا --

اب وہ اپنی مخصوص ٹیبل کی جانب بڑھی پر وہاں ایک تبدیلی نے اسے کچھ حیران کیا --

نظر اپنی میز کے گلدان پر ٹکائے وہ کرسی پر بیٹھی جس پر کچھ سفید پھولوں کے ساتھ لال گلاب بھی رکھے تھے --

ہاتھ بڑھا کر انہیں چھوا، محسوس کیا۔۔ وہ بلکل فریش تھے۔۔ تازگی اور خوشبوں سے بھرپور، خوبصورت --

پھول --

اللہ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت کائنات کا ایک خوبصورت حصہ۔۔ اپنے اندر تازگی، خوشبو اور خوبصورتی سمیٹے یہ ہر دیکھنے والے کو اپنے سحر میں گرفتار کر دیتے ہیں --

لیکن ہم انسان! ہم انہیں توڑ دیتے ہیں اور پھر یہ اپنی تمام تر خوبصورتی کھو دیتے ہیں، مرجھا جاتے ہیں۔۔ بلکل کچھ ٹوٹے ہوئے لوگوں کی طرح۔۔

پر تم۔۔ تم نہیں مرجھاتی فلک مراد۔۔ تم اتنی سخت کیوں ہو؟" ایک سوال " ہوا۔۔ فلک مراد کا اپنے آپ سے۔۔

انگلی اب پھولوں سے ہوتی ہوئی ان پھولوں کی ڈالی پر گئی۔۔ جنہیں صاف کر دیا گیا تھا۔۔ کانٹوں سے۔۔

کانٹے۔۔

کچھ انسان بھی پھولوں کی طرح ہوتے ہیں۔۔ بہت خوبصورت، بہت خالص، پر کانٹوں سے لدے ہوئے۔۔ زخمی کر دینے والے۔۔ بس اسی لئے تو کوئی انکی جانب ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ زخمی ہو جانے کا ڈر جانے کتنے ہی بڑھتے قدموں کو روک دیتا ہے۔۔

تو کیا تمہیں بھی زخمی ہو جانے کا ڈر تھا؟ کیا میرے کانٹوں نے تمہیں بھی میری " جانب بڑھنے سے روک دیا تھا؟ کیا کانٹے اتنے ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں؟

" دماغ سوال پر سوال کر رہا تھا۔۔اور دل۔۔وہ جواب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ناکام کوشش ۔۔

انگلی اب سفید سے لال پھولوں کی جانب گئ۔۔جہاں ایک پیپر پر نظر پڑتے اسکے ہاتھ رکے۔آہستگی سے پیپر نکال کر اسے کھولا ۔۔

سفید پھول تنہائی سے زیادہ لال گلاب کے ساتھ جچتے ہیں۔۔جب دونوں ساتھ اچھے لگتے ہیں تو پسند کوئی ایک کیوں؟ دونوں کیوں نہیں ؟ "

اس نے ایک بار پھر گلدان کی جانب دیکھا۔۔اور اسے ماننا پڑا۔۔وہ واقعی ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے ۔۔

شاید تم وہ لال گلاب نہیں تھے۔۔شاید تمہیں پہچاننے میں، شاید کسی کو پہچاننے میں پہلی بار فلک مراد غلطی کر گئ "

اور دماغ ہی کی جانب سے آئے ہوئے جواب پر دل بلکل خاموش ہو گیا۔۔بلکل لاجواب۔۔پر۔۔شاید راضی نہیں تھا ۔۔

یہ دل بھی عجیب ہوتا ہے۔۔سامنے کھڑی حقیقت پر آنکھیں بھی بند کر دیتا ہے ۔۔ سچائی کتنا ہی چیخ لے؟پر وہ سنتا نہیں ہے۔۔وہ بس جھوٹ میں رہنا چاہتا ہے ۔۔ ۔۔ایک خوشگمان جھوٹ

" کافی" ویٹر کی آواز پر وہ چونکی۔۔احساس ہی نہیں ہوا کہ کب وہ سوچوں کی اس دنیا میں گم ہو گئ تھی ۔

" تھینکس۔۔" مسکرا کر کہا۔۔مصنوعی مسکراہٹ ۔۔

" تھینکس تو ہمیں آپکو کہنا چاہئے۔" ویٹر کے جواب پر اس نے الجھ کر اسکی جانب دیکھا ۔۔

" لگتا ہے آپ نے نوٹ نہیں کیا کچھ" اس نے اب پیچھے لگی سکرین کی جانب اشارہ کیا۔۔جہاں نیا مینیو چل رہا تھا ۔۔

اور فلک کو ایک بار پھر حیران ہونا پڑا۔۔وہاں مختلف اقسام کی چائے بھی موجود تھیں ۔

۔۔ چائے ؟" حیرانگی سے کہا "

جی۔۔ آپکے جاتے ہی باس نے کہا کہ کچھ لوگوں کو چائے بھی اچھی لگتی ہے۔۔ "تو کافی اور چائے الگ کیوں ؟" وہ چہک کر بولا تو فلک مسکرائی۔۔ یہ شخص اسے ۔۔ دلچسپ لگنے لگا

تمہارے باس کو شاید پارٹنرز بہت پسند ہیں۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک " ۔۔ لگاتے کہا

نہیں۔۔ انہیں آپ پسند ہیں" اور سامنے کھڑا ویٹر چاہ کر بھی ان الفاظ کو ادا " ۔۔ نہیں کر سکتا۔۔ وہ بس مسکرا دیا۔۔ معنی خیز مسکراہٹ

جی۔۔ انہیں چیزیں اور انسان اکیلے اچھے نہیں لگتے۔۔ وہ اکثر کہتے ہیں کہ " سائے کہ بغیر بھی کبھی کوئی انسان دیکھا ہے کیا؟" اور یہ بات فلک مراد کو ۔۔ لاجواب کر گئی۔۔ شاید یہ وہ سچ تھا۔۔ وہ واحد سچ جسے دل نے فوراً مان لیا تھا

؟ اتنی گہری بات۔۔ یہ خیال کبھی اسے کیوں نہیں آیا

؟ تو کیا کوئی اس دنیا میں اس سے بھی گہرا ہے

۔۔ تمہارا نام کیا ہے؟" اسے مسکراتا دیکھ کر فلک نے پوچھا "

" ایان "

۔۔ تو مسٹر ایان۔۔" وہ کہہ کر آگے جھکی اور اپنے بیگ سے کچھ نکالا "

اپنے باس سے کہنا۔۔ چائے اور کافی ساتھ پینے کا ارادہ ہو تو مجھ سے کانٹیکٹ کر " لیں۔۔ کیا پتہ مجھے چائے پسند آجائے؟" ایک بلیک کارڈ اسکی جانب بڑھاتے فلک ۔۔ مراد نے کہا

جبکہ ٹاپ فلور پر اپنے آفس میں بیٹھے، سکرین پر یہ منظر دیکھنے والے انسان کے ۔۔ کانوں میں ماضی کی ایک مغرور آواز گونجی

انٹریوں کے بعد" ہم آپکو کال کر کے بتا دینگے" ٹائپ کا جواب سننے کے بعد "

" اگر چاہو تو مجھ سے کانٹیکٹ کر لینا۔۔ کیا پتہ مجھے تم پر رحم آجائے

تو ایک بار پھر تم اسے امپریس کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے" سامنے بیٹھے شخص نے کہا۔۔ جس پر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی ۔۔

اسے امپریس کرنا مشکل نہیں۔۔ شرط ہے کہ آپ اسے جانتے ہوں۔۔ بہت اچھے سے جانتے ہوں" اپنی کرسی سے ٹیک لگاتے اس شخص نے کہا۔۔ نظر اب بھی فلک مراد پر تھی جواب مکمل کافی کی جانب متوجہ تھی ۔۔

ٹھیک کہا تم نے۔۔ کیونکہ میں یہ سمجھ نہیں پارہا ہوں کہ آخر اسے امپریس تمہارے پھولوں نے کیا ہے کہ چائے نے، کافی نے؟" الجھ کر کہا گیا۔۔ جس پر اس نے نظریں اس شخص کی جانب کیں ۔۔

دونوں نے نہیں" مختصر جواب پر وہ مزید الجھا ۔۔

"کیا مطلب ؟"

تم آج تک اسے جان نہیں پائے سمیر۔۔ اسے عام لڑکیوں کی طرح یہ بے جان چیزیں امپریس نہیں کرتیں۔۔" وہ اب آگے جھکا ۔۔

"وہ فلک مراد ہے۔۔محنت اسے امپریس کرتی ہے، ٹیلینٹ اسکی کمزوری ہے اور بہادری اسے قید کردیتی ہے" وہ کہہ کر مسکرایا۔۔ایک فخریہ مسکراہٹ۔۔ کئی سال پہلے جیسی۔۔

"اور تم انہیں تین چیزوں کو ہتھیار بنا کر اس تک پہنچنے والے ہو۔۔رائٹ" اس کی بات کو سمجھتے ہوئی سمیر نے کہا۔۔

اور اسی لمحے دروازہ ناک ہوا۔۔

"کم ان" جواب ملتے ہی سحر اندر آئی اور بلیک کارڈ اسکے سامنے رکھا۔۔

"آپ جانتے ہیں یہ کس نے دیا ہے" کاندھے اچکا کر مسکرا کر کہا۔۔

"یس۔۔یو کین گو" اسی کے ساتھ وہ آفس سے چلی گئ۔۔جبکہ اس نے وہ کارڈ اٹھاتے ہوئے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔ نظریں اس کارڈ پر تھیں۔۔

"شطرنج کا ایک کھیل فلک مراد نے کھیلا تھا۔۔ جہاں کنگ اور کوئین وہ خود تھی ۔۔ اور باقی سب اسکے پیادے

پر اب۔۔ اب ایک کھیل روحان ملک کھیلے گا اور اس کھیل میں کنگ روحان ملک ۔۔ اور فلک مراد اسکی کوئین ہو گی "

اور اسی کے ساتھ۔۔ ایک معنی خیز مسکراہٹ روحان ملک کے ہونٹوں پر بکھری ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک عمارت کا تیسرا فلور ہے۔۔۔ جہاں لفٹ کا دروازہ کھلتا ہے اور ایک درمیانی عمر کا شخص پینٹ کوٹ پہنے باہر نکلتا ہے۔۔ چہرے پر مکمل سنجیدگی ۔۔ سجائے وہ اب تیزی سے اپنے آفس کی جانب بڑھ رہے ہیں

گڈ مارننگ" انہیں پاس سے گزرتے دیکھ کر سٹاف کے کچھ لوگوں نے کہا۔۔ "
جس پر ان کے قدم رکے اور ایک نظر آس پاس دوڑائی۔۔

۔۔ مسٹر منیب" ایک شخص انکی آواز پر تیزی سے انکی جانب آیا "

"۔۔ یس باس "

کم ٹو مائی آفس" ایک آرڈر پاس کرتے اب وہ تیزی سے اپنے آفس کی جانب "
۔۔ گئے

اب کیا جواب دونگا میں ؟" بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ شخص اب آفس کے "
۔۔ دروازے کے قریب پہنچا اور ناک کیا

کم ان" اجازت ملتے ہی اب وہ اندر آیا۔۔ جہاں سامنے ہی باس مکمل سنجیدگی "
۔۔ سے اسکی جانب متوجہ تھے

۔۔ یس باس" مصنوعی مسکراہٹ سجائے کہا "

۔۔ انٹرویو کا کیا بنا مسٹر منیب ؟" ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا "

" باس وہ۔۔ مم۔۔ میں کوشش کر رہا ہوں "

کوشش۔۔ مجھے کوشش نہیں ریزلٹ چاہئے مسٹر منیب اور وہ مجھے نظر نہیں آرہا۔۔" وہ اب کچھ سختی سے بولے

" باس میں کئی بار انکی اسسٹنٹ سے بات کر چکا ہوں پر ہر بار وہ منع کر دیتی ہیں "

میں نے تمہیں ڈائیریکٹ فلک مراد سے بات کرنے کا کہا تھا ان کی اسسٹنٹ سے نہیں "

" میں نے کوشش کی ہے باس۔۔ پر وہ بات کرنے کو تیار نہیں ہیں۔۔ "

ٹھیک ہے پھر تم رائل فائینس جاؤ اور ڈائیکریکٹ ان سے ملو" ایک حتمی انداز میں کہا۔۔ جس پر وہ گڑبڑایا۔۔ "

" پر وہ اپائینٹمنٹ کے بنا کسی سے نہیں ملتیں۔۔ "

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے منیب۔۔مجھے فلک مراد کا انٹرویو چاہئے ہر حال میں۔۔ یو کین گو ناؤ" اسے جانے کا کہتے وہ اب کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہوئے جبکہ پریشانی کے عالم میں منیب صاحب اب آفس سے باہر نکلے۔۔

"کیا کروں؟ کیسے بات کروں فلک مراد سے۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا" بڑبڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھی تبھی پاس سے گزرتے ایک امپلائی کے قدم انکے الفاظ پر رکے۔۔

"کیا انہوں نے فلک مراد کہا؟" وہ کہہ کر پلٹا اور منیب صاحب کی جانب آیا تیزی سے۔۔ ۔۔

"کیا بات ہے منیب سر۔۔بہت پریشان لگ رہے ہیں" انکے ساتھ انکے آفس کی جانب جاتے پوچھا۔۔

"بس مت پوچھو یار۔۔باس نے ایک مشن امپاسیبل دیا ہے جسے حل کرنے کا کوئی طریقہ سمجھ نہیں آرہا" وہ واقعی بہت پریشان نظر آرہے تھے۔۔

کیسا مشن ؟ آپ تو جانتے ہیں میرے پاس ہر پرابلم کا سولوشن ہوتا ہے "

" کاندھے اچکا کر فخریہ انداز میں کہتا وہ انکے آفس میں داخل ہوا۔۔ جبکہ منیب صاحب اب اپنی کرسی پر بیٹھے ۔۔

" ۔۔ لیکن فلک مراد کا سلوشن شاید کسی کے پاس بھی نہیں ہے "

فلک مراد۔۔ وہ رائل فائینس والی فلک مراد؟" تجسس سے کہتا وہ اب انکے سامنے بیٹھا ۔۔

ہاں۔۔ وہی فلک مراد۔۔ پچھلے ایک مہینے سے باس انکا انٹرویو لینے کا سوچ رہے تھے۔۔ اور اب جب انہیں ایوارڈ مل چکا ہے تو باس نے ضد پکڑ لی ہے کہ یہ بات پرانی ہونے سے پہلے ہمیں جلد از جلد اسکا انٹرویو لینا ہے" کرسی سے ٹیک لگاتے کہا ۔۔

اور ماننا تو دور۔۔ انہوں نے بات تک نہیں کی۔۔ رائیٹ؟" مسکرا کر کہا گیا۔۔ " ایسے جیسے وہ فلک مراد کو بہت اچھے سے جانتا ہو۔۔ یا شاید۔۔ وہ جانتا تھا ۔۔

"بلکل۔۔اتنی کالز کی میں نے پر ہر بار انکی اسسٹنٹ منع کر دیتی ہے۔۔ملنے کے لئے اپائیٹمنٹ تک نہیں مل رہی اور باس چاہتے ہیں کہ میں وہاں اچانک چلا جاؤ۔۔" وہ پریشانی کے عالم میں کہتا آگے کی جانب جھکا

"ایسی غلطی بھی مت کیجئے گا۔۔وہاں کوئی اچانک آجائے تو سیکیورٹی اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے" مسکرا کر کہتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے۔۔ماضی کا ایک منظر دماغ میں روشن ہوا۔۔۔سیکیورٹی کے کسی کو باہر نکالنے کی کوشش کا منظر۔۔

"یہی تو سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں؟ کیسے کروں فلک مراد سے رابطہ اور کیسے مناؤں انہیں؟" ایک بار پر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اور سر پر ہاتھ پھیرتے آنکھیں موند دیں۔۔جبکہ سامنے بیٹھا شخص اب کسی گہری سوچ میں گم نظر آیا۔۔

"ویسے۔۔۔" کچھ دیر بعد اس نے کہا۔۔آگے جھکتے ہوئے۔۔جس پر منیب صاحب نے بھی آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔

"فلک مراد کو اس انٹرویو کے لئے راضی کرنا بے حد مشکل ہے۔۔پر ناممکن نہیں" وہ کہہ کر مسکرایا۔۔جس پر منیب صاحب چونکے ۔۔

"کیا مطلب ؟"

"مطلب یہ کہ۔۔میں انہیں اس انٹرویو کے لئے راضی کر سکتا ہوں۔۔پر میری ایک شرط ہے" وہ رکا ۔۔

"کیسی شرط ؟"

"فلک مراد کا انٹرویو میں خود لونگا" اور اسی کے ساتھ۔۔ایک مسکراہٹ اس شخص کے ہونٹوں پر بکھری۔۔ معنی خیز مسکراہٹ۔۔ایسی۔۔ جیسی وہ کبھی فلک مراد کے چہرے پر دیکھا کرتا تھا ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

یہ فلک مراد کے آفس کا منظر ہے جہاں وہ مکمل طور پر اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ نظر آرہی ہے۔۔ہاتھ تیزی سے کی بورڈ پر چل رہے ہیں اور نظریں ایک پل کے لئے بھی سکرین سے ہٹ نہیں رہیں۔۔دائیں جانب رکھی کافی کا آدھا کپ مکمل طور پر ٹھنڈا ہو چکا تھا ۔۔

"کم ان" دروازے پر ہونے والی دستک پر اس نے کہا ۔۔

دروازہ کھلا اور مریم ایک فائل ہاتھ میں پکڑے اسکے سامنے آکر رکی ۔۔

"میں نے اسے اپڈیٹ کر دیا ہے۔۔ آپ کے سائن چاہیئے بس" فائل اسکے لیپ ٹاپ کی بائیں جانب رکھتے اس نے کہا۔۔ جس پر اس نے ایک نظر فائل پر ڈالی اور پھر دوبارہ لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب متوجہ ہو گئ ۔۔

"کلائیٹ سے بات ہو گئ ؟" مصروف انداز میں سوال ہوا ۔۔

"جی۔۔کل آٹھ بجے آپکی ان سے میٹنگ ہے" اسکی بات پر وہ رکی ۔۔

"اتنی جلدی ؟"

جی۔۔دس بجے انکی فلائیٹ ہے اس لئے ہمیں جلدی رکھنی پڑی" اس کی بات "

۔۔ پر سر ہلاتی وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی

۔۔ اینی تھنگ ایلس مریم" فلک مراد کی سنجیدہ آواز پر وہ تھوڑی ہچکچائی "

"وہ مسٹر منیب آپ سے ملنا چاہتے ہیں "

۔۔ کون منیب ؟" لیپ ٹاپ نے نظریں ہٹائے بنا کہا "

"۔۔۔۔ وہ انٹر ٹینمنٹ چینل کے انچارج آپکا انٹر "

توتم مجھے اب ایک انٹر ٹینمنٹ چینل کے انچارج سے ملنے کا مشورہ دو گی ؟ "

" اور فلک مراد کی سخت آواز نے اسکی بات کاٹی۔۔ جس پر فوراً ہی وہ گڑبڑائی

۔۔

" نن۔۔۔نہیں۔۔ مم۔۔ میں تو بس آپکو انفارم کر رہی تھی "

"کیا یہ باتیں مجھے انفارم کرنے والیں ہیں مریم؟ کیا اتنے سالوں بعد بھی مجھے ایک انٹرٹینمنٹ چینل کی کالز کے لئے تمہیں فیصلہ سنانا ہو گا؟" نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹا کر اس پر ٹکاتے اس نے کہا۔۔

"۔۔ سس۔۔ سوری میم"

"اس طرح کی ان۔امپارٹنٹ کالز کے بجائے اگر تم مجھے میرے بہت اہم کام کی اپڈیٹ دو تو شاید مجھے کچھ خوشی ہو" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتے اس نے کہا۔۔ جبکہ مریم کچھ الجھی ۔۔

"کونسا کام؟" اس نے سوچا۔۔ ظاہر ہے پوچھنے کی غلطی تو وہ کر ہی نہیں سکتی تھی ۔۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم نے میرا کام اب تک شروع بھی نہیں کیا؟" اسے الجھا دیکھ کر فلک نے کہا۔۔ اور اسی لمحے مریم کے دماغ کی بتی روشن ہوئی ۔۔

"نن۔۔ نہیں میم ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں جلد ہی آپکو کوئی بہترین ڈیٹیکٹیو ڈھونڈ کر دونگی"

"مجھے کوئی ڈیٹیکٹیو نہیں چاہئے مریم۔۔" وہ اب آگے جھکی۔

"مجھے ایک ایسا انسان چاہئے جس پر میں اندھا اعتبار کر سکوں۔۔اندھا۔۔" اس نے لفظ اندھا پر زور دیتے کہا۔۔

"یس میم" اور مریم بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔

"یو کین گو ناؤ" اسے جانے کا کہہ کر وہ ایک بار پھر اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی جبکہ مریم اب تیزی سے آفس سے باہر نکلی اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوتی گہری گہری سانسیں لینے لگی۔۔

"اس مسٹر منیب کو تو اب میں بتاتی ہوں۔۔" اسی کے ساتھ وہ تیزی سے اپنے ٹیبل کی جانب بڑھی اور موبائل اٹھایا۔۔پر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی۔۔ایک کال نے اسکی چلتی انگلیاں روکیں۔۔

"اس وقت میرا موڈ بہت خراب ہے اس لئے کوئی فضول بات مت کہنا مجھے۔۔" کال ریسیو کرتے اس نے کہا

"آفکورس فلک میم سے ہی سن کر آرہی ہوں۔۔ پتہ نہیں کیا سوچ کر میں نے اس نے انٹرویو کی بات کی۔۔ اور اوپر سے اتنا مشکل کام۔۔" ماتھے پر ہاتھ پھیرے اس نے کہا۔۔

"سوری۔۔ یہ فلک میم کا پرسنل کام ہے اور میں آپکو اسکی انفارمیشن نہیں سکتی۔۔" اب وہ دوسری جانب کا جواب سننے لگی

"اچھا۔۔ بتاؤ پھر۔۔ کیا کام ہو سکتا ہے؟" چیلینجنگ انداز میں پوچھا گیا۔۔ اور جانے کیا جواب آیا کہ مریم کے چہرے پر حیرانی پھیلی۔۔

"تت۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"ہاں۔۔ ہاں جانتی ہوں۔۔ خیر اب میں ایسا شخص کہاں سے لاؤں جس پر وہ اندھا اعتبار کر سکیں؟" ایک بار پھر وہ فکر مند ہوئی۔۔

"کون؟" الجھ کر پوچھا

"سچ میں؟" ایک خوشگوار حیرت سے کہا۔۔

" ؟ کیا کام "

" امپاسیبل۔۔ابھی ابھی میں انکی سخت نظروں اور الفاظوں کا وار سہہ کر آرہی ہوں تمہیں لگتا ہے میں تمہارا اپنی موت کو دعوت دونگی؟ کبھی نہیں" صاف انکار کرنے والا لہجہ تھا ۔۔

" تمہیں یہ اتنا آسان لگتا ہے؟ وہ فلک مراد ہے۔۔اور فلک مراد کے پاس ہمیشہ بیک اپ ہوتا ہے "

اور اسکی بات پر دوسری جانب موجود شخص مسکرایا۔۔وہ کچھ کہنے لگا۔۔جس پر مریم کے چہرے کے تاثرات پہلے الجھے، پر ٹھہرے اور پھر۔۔ایک مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں پر گھر کیا ۔۔

" فکر ہی مت کرو۔۔میں فلک مراد کی اسسٹنٹ ہوں۔۔اور میرے پاس ہمیشہ پلین ہوتا ہے" مسکرا کر کہتے اس نے کال کٹ کی ۔۔

" اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو نشانے۔۔ویل ڈن ارسلان۔۔ویل ڈن" اسی کے ساتھ وہ اپنے کام میں مصروف ہوگئ۔۔

۔۔ جبکہ دوسری جانب موجود ارسلان موبائل ٹیبل پر رکھتے مسکرایا

اور یہ فلک مراد ہی ہے۔۔ جس کے لئے دنیا بدل جاتی ہے۔۔ پر وہ نہیں بدلتی "
۔۔ " کہتے ساتھ کرسی کی پشت سے ٹیک لائی۔۔ نظریں چھت کی جانب تھیں

جانے کتنے ہی لوگوں کو اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے آپ نے فلک مراد۔۔ "
کہانی کا ہر کردار اب کھلاڑی بن چکا ہے" اسی کے ساتھ۔۔اس کی مسکراہٹ
۔۔ مزید گہری ہوئی

جبکہ دوسری جانب موجود فلک مراد نے لیپ ٹاپ سے اپنی چلتی انگلیاں
روکیں۔۔۔ آدھی کافی کا ٹھنڈا کپ اٹھایا اور مرروال کی جانب آئی۔۔ نظریں
۔۔ سڑک پر دوڑتی گاڑیوں کی جانب گئیں

اعتبار۔۔ یہاں کوئی ایسا انسان نہیں جو اعتبار کرنے سے ڈرتا نہ ہو۔۔ اور شاید "
زندگی میں کوئی ایسا انسان بھی نہیں ہوتا جو اعتبار کے قابل ہو۔۔ پر انسان پھر
بھی کسی نہ کسی پر اندھا اعتبار کر ہی لیتا ہے۔۔ اور ایسا صرف دو وقتوں میں ہوتا
ہے۔۔

۔۔ ایک ۔۔۔ جب معاملہ دل کا ہو

"۔۔ دوسرا ۔۔ جب وہ واقعی اندھا ہو

۔۔ اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا ۔۔ نظر اب آسمان کی جانب گئ

اور دماغ؟ دماغ کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کبھی کسی پر اندھا اعتبار کرنے ہی نہیں " دیکھا ۔۔ پھر چاہے دل کتنا ہی زور کیوں نہ لگا لے ۔۔ کتنے دلائل ہی پیش کیوں نہ کر لے ۔۔ پر دو چیزیں ایسی بھی ہیں جو دماغ کو اندھے اعتبار پر راضی کر سکتی ہیں ۔۔

۔۔ عمل

" اور عمل کی سچائی

۔۔ اب اس نے ایک اور گھونٹ لیا ۔۔ کپ خالی ہو چکا تھا

اور اعتبار کو کبھی انسانوں میں ڈھونڈا نہیں جاتا ۔۔ بلکہ وہ خود اپنی جگہ بنا لیتا ہے "

"۔۔

اسی کے ساتھ ایک گہری سانس لے کر وہ پلٹی۔۔اپنی چیئر پر آکر بیٹھی اور ایک بار پھر لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ رات نو بجے کا وقت ہے جب ایک بنگلے کے ڈائینگ ایریا میں ایک شخص اکیلا ڈنر کرنے میں مصروف نظر آرہا ہے۔۔اتنے میں ایک ملازم باہر سے انکی جانب آکر رکتا ہے۔۔

"صاحب وہ حمید صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔" ملازم کی بات پر اس کے ہاتھ رکتے ہیں اور کچھ پل۔۔ صرف کچھ پل کے لئے ماتھے پر بل آتے ہیں۔۔

"انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھاؤ۔۔میں آتا ہوں" کہتے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے جبکہ ملازم اب وہاں سے چلا گیا۔۔

وقت کو تھوڑا آگے لے کر جاؤ تو ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی انکی نظر دائیں جانب بیٹھے ایک پینتالیس سالہ شخص پر پڑی جو سفید شوار قمیض پہنے انکا جانے کتنی ہی دیر سے منتظر تھا ۔۔

" آج کیسے آنا ہوا؟" انکے بلکل سامنے بیٹھتے انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔۔

" لگتا ہے آپکو میرا آنا کچھ اچھا نہیں لگا؟" سنجیدگی سے سوال کیا گیا جس پر انکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔ معنی خیز مسکراہٹ ۔۔

" کیا تم کسی اچھی نیت سے آئے ہو؟" سوال کے جواب میں کیا گیا سوال۔۔ جو اس شخص کو کچھ دیر کے لئے خاموش کروا گیا ۔۔

" یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔۔ اتنے عرصے بعد آپ پاکستان آئے ہیں۔ آپکو اس وقت اپنی فیملی کے ساتھ ہونا چاہے بھائی نہ کہ کسی لاحاصل تلاش میں ۔۔ " احتجاجی انداز میں کہا گیا

" لاحاصل ۔۔" وہ کہہ کر آگے جھکے ۔۔

"لاحاصل تو ہماری پوری زندگی ہی ہوتی ہے۔۔ کیا کیا نہیں کرتے ہم اس زندگی کے لئے ؟ زندگی میں شامل لوگوں کے لئے۔۔ اپنے لئے۔۔ پر حاصل کیا ہوتا ۔۔ ہے ؟ تنہائی، مایوسی اور پچھتاوے۔۔" وہ اب دوبارہ پیچھے ہوئے

"ایک وقت آتا ہے جب انسان اپنی زندگی کے اس مقام پر ہوتا ہے جہاں ساری زندگی پر غور کرنے کے بعد نتیجہ صرف پچھتاوہ ہوتا ہے۔۔ جہاں اسے احساس ہوتا ہے کہ کتنی بے معنی چیزوں میں گزار دی میں نے اپنی یہ قیمتی زندگی "

"ایک وقت آتا ہے جب احساس ہوتا ہے کہ بہت سے قیمتی لمحات، قیمتی خوشیاں اور قیمتی انسان، صرف اس زندگی کی چمک میں خود اپنے لئے لاحاصل بنادیئے ہم ۔۔ نے

اور جب یہ چمک اترتی ہے، زندگی جھڑتی ہے۔۔ تو ہاتھوں میں رہتا ہے۔۔ " پچھتاوہ

۔۔ وہ ایک بار پھر آگے جھکے اور اپنے ہاتھ ان کے سامنے پھیلائے

"یہ دیکھ رہے ہو میرے ہاتھ ؟ ان سے چمک اتر چکی ہے۔۔ تمہیں یہ خالی نظر آرہے ہیں پر یہ خالی نہیں ہیں۔۔ اب ان میں پچھتاوہ ہے۔۔ میری نظروں سے دیکھو انہیں۔۔ پچھتاوے کا بہت بڑا وزن اٹھاتے ہوئے ہیں یہ ہاتھ۔۔" کہتے ساتھ ہی انکے آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ گرا۔۔ ٹھیک انکے ہاتھ میں۔۔

"یہ وزن اتارنے دو۔۔ اس زندگی کے ختم ہونے سے پہلے۔۔ مجھے پچھتاوے کا یہ وزن اتارنے دو۔۔ پلیز" وہ کیسے التجا کر رہے تھے۔۔ اور انکا انداز۔۔ انکا انداز حمید صاحب کو خاموشی کر گیا تھا۔۔ وہ بلکل لاجواب ہو گئے تھے۔۔

"چائے پی کر جانا" اور اسی کے ساتھ وہ تیزی سے ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئے۔۔ رخ اب اپنے کمرے کی جانب تھا۔۔

اندر آتے ہی انہوں نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔۔ جو کہ کچھ دیر بعد ریسیو کر لی گئی۔۔

"روحان۔۔ کیسے ہو تم؟" آنکھیں صاف کرتے بیڈ پر بیٹھتے کہا۔۔

"ٹھیک ہوں سر۔۔ آپ کیسے ہیں؟" دوسری جانب روحان نے پوچھا۔۔

میں ٹھیک نہیں ہوں روحان۔۔جب تک وہ مل نہ جائے۔۔میں ٹھیک نہیں " ہو سکتا" بے چینی سے کہا گیا جس پر دوسری جانب موجود روحان نے ایک گہری سانس لی ۔۔

" آپکو صبر سے کام لینا ہو گا سر۔۔اللہ پر یقین رکھیں وہ سب آسان کر دے گا "

اللہ پر یقین ہے اور تم پر بھی۔۔کیا کچھ معلوم ہوا؟" ایک سوال کیا۔۔امید " سے ۔۔

" مجھے کچھ وقت دیں سر۔۔۔میں انہیں ڈھونڈھ لونگا "

ہاں۔۔مجھے یقین ہے تم کر لوگے" اسی کے ساتھ انہوں نے کال کٹ کی۔۔ " ۔۔ جبکہ دوسری جانب موجود روحان نے ایک گہری سانس لے کر موبائل رکھا

۔۔ تمہارے ایکس باس تھے؟" سامنے بیٹھے سمیر نے کال بند ہوتے ہی پوچھا "

ہاں۔۔وہ بہت پریشان ہیں۔۔ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اتنے بڑے شہر میں ایک " ایسے شخص کو کیسے ڈھونڈوں میں جس کا نام تو دور جنڑ تک معلوم نہیں" پریشانی

کے عالم میں کہتے اس نے چائے کا کپ اٹھایا۔۔ سوچ اب بھی رضا سر کی جانب تھی۔۔ اس شخص کے اس پر بہت سے احسانات تھے۔۔ ایک غیر ملک میں انہوں نے اسے بلکل اپنے بیٹوں کی طرح رکھا تھا۔۔ اسکی محنت اور ٹیلنٹ سے متاثر ہو کر اسے پروموشن بھی جلد ہی دے دی گئ تھی۔۔ پر روحان ملک نے تو اس ملک میں واپس آنا تھا۔۔ اس نے تو یہاں اپنا مقام بنانا تھا۔۔ اور اس کے لئے اس نے دن رات محنت کر کے ایک ایک پیسہ جمع کیا تھا۔۔ اپنی زندگی کی ضروریات کو بہت محدود کیا۔۔ بہنوں کی شادی کا فرض ادا کرنے کے بعد اس کا دوسرا مشن اپنے کیفے کے لئے رقم جمع کرنا تھا۔۔ ہاں۔۔ یہ فیصلہ بھی اس نے اچانک ہی کیا کہ اسے ایک کیفے کھولنا ہے۔۔ وہ بھی بلکل اس کے قریب۔۔ جانے کیوں؟ پر اسے یقین تھا کہ ایک کافی کی محبت ہی ہے جو فلک مراد کو اس تک لا سکتی ہے۔۔ اور اس نے یہی کیا۔۔ تین سال کی دن رات کی محنت کے بعد وہ ایک کیفے کھولنے کے قابل ہو گیا تھا اور کچھ مدد رضا سر نے اسکی کی۔۔ اسے اپنی کامیابی کے لئے اتنی محنت کرتے دیکھ کر وہ اس سے بے حد متاثر ہوئے اور پاکستان میں اپنی جان پہچان کی بدولت انہوں نے اسے بلکل اسکی پسند کی لوکیشن

پر بہت اچھے داموں جگہ دلوا دی تھی۔۔اور اس طرح وہ دو سال پہلے پاکستان آگیا۔۔اپنا کیفے سیٹ کیا۔۔اور اسکا نام رکھا" مون لائیٹ" ۔۔اور یقیناً یہ نام بھی فلک مراد ہی کے لئے تھا۔۔وہ جو چاند کی طرح روشن ہے۔۔اسکی زندگی کی ۔۔ مون لائیٹ

پر رضا سر کے لئے وہ ہمیشہ پریشان ہی رہتا تھا۔۔اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا راز انہوں نے اسکے سامنے کھولا تھا۔۔۔اسکے بعد سے ہی وہ مسلسل رضا سر کو پاکستان آنے کے لئے مناتا رہا۔۔انہیں یقین دلاتا رہا کہ وہ اپنی غلطی سدھار سکتے ۔ ہیں

۔۔ ویسے بھی

جب تک زندگی ہے تب تک ہر گناہ کی معافی اور ہر غلطی ٹھیک کرنے کا موقع "
" انسان کے پاس ہوتا ہے

اور پھر آخر دو سالوں بعد وہ انہیں پاکستان بلانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔پر اب۔۔اب مسئلہ تھا اس شخص کو ڈھونڈنا۔۔جس کی تلاش کی امید لئے وہ یہاں آئے تھے۔۔

" مشکل تو بہت ہے۔۔پر ایک انسان ہے جس کے پاس ہر مشکل کا حل ہوتا ہے اور ہر لاک کی چابی" سمیر نے اب معنی خیز مسکراہٹ لئے کہا۔۔جس پر روحان نے کچھ الجھ کر اسکی جانب دیکھا۔۔

" کون ؟ "

" فلک مراد۔۔زندگی کی شطرنج فلک مراد سے بہتر کون کھیل سکتا ہے ؟ "

اور سمیر کے جواب پر وہ تھوڑا حیران ہوا۔۔اور پھر مسکرایا۔۔پر سوچ اور معنی خیز مسکراہٹ۔۔

یہ صبح کے سات بج کر تیس منٹ کا منظر ہے جب فلک مراد کی گاڑی اس سڑک پر دوڑ رہی ہے۔۔ گاڑی کے اندر آؤ تو وہ کان میں ائیر فون لگائے موبائل پر شاید کسی کو کال کر رہی ہے۔۔ کچھ دیر گزرتی ہے اور اسکی نظر دائیں جانب جاتی ہے

۔۔

"روکو یہاں" اس کے کہتے ہی ڈرائیور تھوڑا آگے جاکر گاڑی کو روک دیتا ہے ۔۔ پر وہ باہر نہیں نکلتی بس دائیں جانب موجود "مون لائیٹ کیفے" کے جانب دیکھتی ہے۔۔ جہاں کچھ لوگ گلاس وال سے اسے کافی اور چائے پیتے نظر آرہے ہیں اور اسکی ٹیبل۔۔ وہ اب بھی خالی ہے۔۔ شاید اس کے لئے ۔۔

"اسلام علیکم۔۔ کیسے یاد کر لیا آج صبح صبح؟" نور کی آواز اسے جیسے کسی سکتے سے باہر لائی ۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔ تم نہیں کرتی تو سوچا میں ہی کر لوں" مسکرا کر کہا۔۔ نظر اب بھی کیفے کی جانب ہے ۔۔

"یہ تو میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔۔ آفٹر آل ۔۔

تم فلک مراد ہو۔۔اور فلک مراد کسی کو یاد کرلے تو وہ آسمان کو جا پہنچے" اور اسکی بات پر ایک مسکراہٹ نے فلک کے ہونٹوں کو چھوا۔۔

"میرا گفٹ کیسا لگا؟" ایک سوال کیا۔۔

"تمہاری طرح بہت یونیک۔۔پر تمہارا یہاں آنا میرے لئے سب سے بڑا گفٹ ہے"

"اور اس گفٹ کے لئے تمہیں شاید اپنے بڑھاپے تک مزید انتظار کرنا ہو گا" مسکرا کر کہتے وہ چونکی۔۔وہاں کی منیجر سحر اسکی ٹیبل کے پاس آئی اور گلدان جس میں آج بھی سفید اور لال پھول لگے تھے پر کچھ رکھا۔۔شاید پیپر۔۔

"تمہیں رحم نہیں آتا خود پر فلک۔۔" نور کی سنجیدہ آواز پر اسکے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔

"رحم کرنے والی ذات صرف اللہ کی ہے نور۔۔یہ میرے بس میں نہیں ہے"

اس نے تو بہت نوازہ ہے تمہیں۔۔ پر تم جانے کس انتظار میں ہو؟ آخر ایسا کیا " ؟ ہو کہ تم خود کو اس مشینی زندگی سے آزاد کردو"

ایک اور نوازش، ایک نظر۔۔۔بس! اِک نظر۔۔۔اور میں خود کو آزاد " کردونگی"

اور اسی کے ساتھ فلک نے کال کٹ کردی۔۔ نظر اب اپنی ٹیبل پر رکھے گلدان پر گئ۔۔ جس پر رکھا پیپر وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔ پڑھنا چاہتی تھی۔۔ پر آج شاید وقت یہ نہیں چاہتا تھا۔۔ اس نے موبائل پر وقت دیکھا، سات بج کر پینتالیس منٹ ہو رہے تھے اور ٹھیک آٹھ بجے اسکی میٹنگ تھی۔۔

ڈرائیو" اور اسی کے ساتھ ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔ جبکہ مون " لائیٹ کیفے کے ٹاپ فلور میں موجود روحان۔۔ جو کہ مر روال سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔ اب الجھا۔۔

یہ اندر کیوں نہیں آئیں؟" پر سوچ انداز میں کہا "۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد جیسے دماغ کے کچھ کلک ہوا۔ کوٹ سے موبائل نکالا اور کسی کو کال ملائی۔۔

"ایک کام کرو۔۔۔" اور وہ مسکرائے اب کسی کو کچھ سمجھانے لگا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کام کا کیا ہوا؟" منیب صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

"جلد ہو جائے گا۔۔" بے فکری سے کہتے اس نے کاندھے اچکائے۔۔

"کب ہو جائے گا ارسلان؟ تم نے کہا تھا کہ تم جلد ہی فلک مراد کو مجھ سے ملنے اور انٹرویو کے لئے راضی کر لوگے۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تم یہ کروگے کیسے؟ کیا تم اسے جانتے ہو؟" انکی بات پر ارسلان کے ہونٹ مسکرائے۔۔

"کیا آپکو لگتا ہے کہ میں انہیں یا وہ مجھے جانتی ہونگی؟" ایک سوال کیا۔۔

جس پر منیب صاحب نے سر سے پاؤں تک اسے دیکھا۔۔جو چیک شرٹ اور جینس پہنے، صاف رنگ، ہلکی بئیرڈ اور جیل سے بال ٹکائے مسکراتا انہیں دیکھ رہا ہے۔۔آنکھوں میں ایک شوخی لئے۔۔

"امپاسیبل" بس یہی ایک لفظ نکلنے کی دیر تھی اور ارسلان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

"فلک مراد کے لئے کبھی کچھ امپاسیبل رہا ہے کیا؟" انکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ منیب صاحب وہی الجھے کھڑے رہے۔۔

"اسکا کیا مطلب تھا؟" اور اس سوال کا جواب دینے کے لئے فلحال انکے پاس کوئی نہیں تھا۔۔

اب اگر واپس ارسلان کی جانب آیا جائے تو اپنے آفس میں آتے ہی اس نے ایک فائل میز پر رکھی اور جیب سے موبائل نکال کر کسی کو کال ملائی جو کہ کچھ دیر بعد اٹھالی گئ۔۔

"کیا بنا؟"

"افوا تنی دیر مت کرو یار۔۔" جواب سن کر جیسے وہ چڑا تھا ۔۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔ کل تک میرا کام ہو جانا چاہیئے" اسی کے ساتھ اسنے کال کٹ کی۔۔ اور اپنی چیئر پر آ کر بیٹھا ۔۔

"انتظار۔۔ کبھی کبھی انتظار بہت آسان ہوتا ہے چاہے سالوں کا ہی کیوں نہ ہو ۔۔ پر یہ مشکل میں تب پڑتا ہے جب اسکے ختم ہونے کا وقت قریب آ رہا ہو۔۔ وقت جتنا قریب ہوتا ہے بے چینی اتنی بڑھتی ہے۔۔ اور انتظار اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام بن جاتا ہے" اس نے کہہ کر ایک گہری سانس لی ۔۔

"اس وقت میرے لئے بھی یہ بہت مشکل بن چکا ہے فلک میم۔۔ پر پریشانی یہ بھی ہے کہ آپ میرے لئے اور کتنی مشکلات لانے والی ہیں" اسی کے ساتھ اس نے اپنی آنکھیں موند دیں ۔۔

پانچ سال۔۔۔ کہو تو کتنا آسان لگتا ہے نہ پانچ سال گزارنا۔۔ پر یہ تو کوئی گزارنے والے سے پوچھے کہ کیسے گزرے یہ سال ؟

اور ارسلان۔۔ ارسلان کے لئے تو یہ سال بے حد مشکل تھے ۔۔

اسے آج بھی یاد تھا وہ دن۔۔جب فلک مراد کے آنسوؤں نے اسکے دل کو جھنجوڑ دیا تھا۔۔جب محبت نے اچانک ہی کروٹ لی تھی۔۔وہ ایک لمحہ۔۔بس! ۔۔اِک لمحہ ارسلان کی زندگی کو بدل گیا تھا

عام لوگوں کے لئے تو محبت خوشگوار احساس لے کر آتی ہے۔۔پر ارسلان کی محبت ایسی نہیں تھی یہ محبت خوف لے کر آئی تھی۔۔یہ محبت ڈر لے کر آئی تھی ۔۔یہ محبت تباہی بھی لا سکتی تھی۔۔اگر ارسلان وہ فیصلہ نہ کرتا۔۔ہاں۔۔کبھی ۔۔کبھی محبت کی تباہی سے بچنے کے لئے اس سے دور بھی ہو جانا پڑتا ہے

ارسلان کی محبت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔اسے اس وقت۔۔اور اس وقت سے ۔۔اب تک فلک مراد کی ایک بات ہمیشہ یاد رہی تھی

"۔۔تم فیملی ہو"

اور بس۔۔فلک مراد کے یہ تین الفاظ ہی اسکی پوری زندگی کا حاصل بن چکے ۔۔تھے

۔۔فلک مراد کے انہیں تین الفاظ پر وہ اپنی تمام تر محبتوں کو دفنا سکتا تھا

۔۔ اور اس نے ایسا ہی کیا

۔۔ اس رشتے کا تقدس قائم رکھنے کے لئے اس نے اپنی محبت کو دفنا دیا

۔۔ کیونکہ فلک مراد نے اسے محبت سے بھی اونچا مقام دیا

۔۔ اور وہ فلک مراد سے اسکی واحد فیملی نہیں چھیننا چاہتا تھا

پر فیملی تو تحفظ کا احساس دلاتی ہے نا؟ تو کیا وہ فلک مراد کے لئے تحفظ بن سکتا تھا
۔۔

۔۔ نہیں ۔۔ بلکہ یہاں تو ہمیشہ فلک مراد ہی اسکا تحفظ تھی

لیکن اب ۔۔ اب ارسلان ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ اب وہ فلک مراد کے لئے فیملی اور اسکا تحفظ بننا چاہتا تھا ۔۔

اور اسکے لئے اسے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی ضرورت تھی ۔۔ اسے اپنا مقام بنانے کی ضرورت تھی ۔۔ اسے فلک مراد کے سامنے ایک کامیاب انسان کی حیثیت سے جانے کی ضرورت تھی ۔۔

اور اس نے ایسا ہی کیا۔۔جانے کتنے ہی مہینے در در جاب کے لئے پھرنے کے بعد اسے آخر کار ایک کمپنی میں نارمل تنخواہ پر جاب مل ہی گئ۔۔اور پھر کچھ عرصے بعد وہیں ایک دوست کی مدد سے اسے اس چینل پر جاب ملی۔۔ایک انٹرنی اور پھر پرمننٹ۔۔

اور آج۔۔پانچ سال بعد وہ ایک چینل کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ تھا اور اسی جاب نے ہی تو اسے فلک مراد تک پہنچانا تھا۔۔ہاں۔۔یہ بھی فلک کے لئے ہی تھا۔۔

ان پانچ سالوں میں اگر کوئی کہے کہ ارسلان نے بس اپنے آپکو کامیاب انسان بنانے کے لئے محنت کی۔۔اگر کوئی کہے کہ وہ ان پانچ سالوں میں فلک مراد سے انجان رہا؟

تو یہ غلط ہو گا۔۔پانچ سال کیا؟وہ تو پانچ منٹ کے لئے بھی فلک سے انجان نہیں رہا۔۔

روحان اور اسکے جانے کے بعد۔۔سہیل اور نور میم کے جانے بعد۔۔

۔۔ انہوں نے ایک تلاش شروع کر دی تھی۔۔اپنی شناخت کی تلاش

اور اس میں بھی ارسلان نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔وہ مریم کے ذریعے ہر دن، ہر پل کی خبر رکھتا تھا۔۔وہ دن رات ایک کر کے فلک کی اس تلاش میں لگا رہا ۔۔

یہ وہی تھا جس نے مریم کو بتایا کہ وہ شخص ملک سے باہر رہتا ہے۔۔اور کئی سالوں سے رہتا رہا ہے ۔۔

۔۔ یہ وہی تھا جس نے مریم کو بتایا کہ وہ شخص پاکستان آگیا ہے

۔۔ اور یہ وہی تھا جس نے مریم کو فلک کو یہ بات بتانے سے منع کیا

۔۔ کیونکہ وہ اسکا ایوارڈ فنکشن خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

اور وہ چاہتا تھا کہ وہ اس دن اسکے ساتھ ہو۔۔اسلئے تو وہ اپنے چینل کی طرف سے وہاں گیا اور اسے دیکھا ۔۔

پانچ سال۔۔پانچ سال بعد اس نے فلک مراد کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا تھا۔۔

وہی فلک جس کی وجہ سے وہ آج اس مقام پر تھا۔۔ جس نے اسے سنوار دیا تھا۔۔

۔۔ وہ فلک۔۔ جو اسکی فیملی تھی۔۔ جو اسکی فیملی ہے

اور جب فلک کی نگاہیں اس بھیڑ میں کسی اپنے کی تلاش میں دوڑ رہی تھیں

۔۔دل نے کتنی شدت سے چاہا تھا کہ وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہو۔۔ اسے بتائے

کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔ اسکی فیملی ہے یہاں۔۔

۔۔ پر یہ صحیح وقت نہیں تھا۔۔ اور وہ صحیح وقت کے انتظار میں تھا

اور پھر دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑی۔۔ جب فلک مراد نے اسکا ذکر کیا۔۔

جب اس نے ایک بار پھر اسے فیملی کہا۔۔ تو وہ اسے بھولی نہیں تھی۔۔ وہ مسکرایا

۔۔

؟ فلک مراد بھی کبھی کسی کو بھولی ہے بھلا

اور پھر مریم نے اسے بتا ہی دیا۔۔ مریم کو اس پر فلک کا غصے کا سامنا کرنا پڑا۔۔ پر

۔۔ یہی ٹھیک تھا

۔۔ اور اب کچھ ٹھیک رہنے والا نہیں تھا

۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ نظر چھت کی جانب گئ

وہ اس رات اسے فالو کرتا رہا۔۔ آخر وہ اسے کئ سالوں سے جانتا تھا۔۔ جانتا تھا کہ جب وہ اپنے باپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گی تو ٹھیک نہیں رہے گی۔۔ اور ایسا ہی ہوا۔۔ زندگی میں دوسری بار۔۔ ہاں۔۔ دوسری بار ارسلان نے اس رات فلک مراد کے آنسو دیکھے۔۔ اور وہ پوری رات وہاں سے جا نہیں سکا ۔۔

اور پھر جب مریم نے اسے بتایا کہ اسے کسی قابلِ اعتبار انسان کی تلاش ہے تو وہ سمجھ گیا کہ ضرور فلک مراد کے دماغ میں کچھ چل رہا ہے۔۔ وہ ضرور کچھ کرنا چاہتی ہے۔۔ یا شاید وہ ایک اور شطرنج کھیلنا چاہتی ہے ۔۔

اور اسے احساس ہوا کہ یہی وہ صحیح وقت ہے جب وہ اسکے سامنے جا سکتا ہے۔۔ اس وقت۔۔ اس سے بہتر قابلِ اعتبار شخص اور کوئی نہیں ہو سکتا۔۔ پر۔۔ وہ یہ کرے گا کیسے؟

لیکن شاید وقت کی پلیننگ بھی یہی تھی۔۔اس لئے منیب صاحب کی وجہ سے اسے وہ موقع مل گیا تھا۔۔

اسی کے ساتھ وہ مسکرا کر سیدھا ہوا۔۔

تو اب۔۔یہ انٹرویو انکا انٹرول بننے والا ہے۔۔

لیکن کیا یہ انٹرول صرف ارسلان اور فلک کا ہے؟

یا۔۔وقت کی پلیننگ کچھ اور الجھا دینے والی ہے؟

☆☆☆

وہ میٹنگ سے فری ہو کر اپنے آفس آکر بیٹھی تو انٹرکام بجا۔۔

"یس" لیپ ٹاپ آن کرتے اس نے کہا۔۔

”میم کسی ان۔نون پرسن کی جانب سے کچھ آیا ہے آپ کے لئے؟“ مریم کی الجھی ہوئی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔

”کیا آیا ہے ؟“

”وہ۔۔کچھ پھول اور کافی“ اور اس جواب پر فلک مراد کی۔۔

”کیا کہا تم نے؟“ حیرانگی سے پوچھا۔۔

”سس۔۔سوری میم وہ اس پر مون لائیٹ ریسٹورانٹ کا کارڈ لگا تھا تو میں نے سوچا پوچھ لوں۔۔مم۔۔میں ابھی انہیں پھکواتی ہوں“ مریم نے گڑبڑا کر کہا۔۔ فلک میم کو جاننے کے باوجود اس طرح کی بات کرنے کی غلطی کیسے کرلی اس نے؟

”اندر بھجواؤ۔۔“ اور فلک مراد کے الفاظ اسے حیران کر گئے۔۔

”جی۔۔۔؟“ بے یقینی سے پوچھا۔۔

" کیا مجھے اب ہر بات بار بار دہرانی پڑے گی مریم؟" فلک کے سخت لہجے پر وہ ایک بار پھر گڑبڑائی۔۔

" نو میم۔۔ میں ابھی لے کر آتی ہوں" اسی کے ساتھ اس نے پھول اور کافی اٹھائی اور فلک کے آفس کے سامنے آرکی۔۔

" کم ان" ناک ہونے پر اس نے کہا۔۔ مریم اب اندر آئی جس پر فلک نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اسکے ہاتھوں میں پکڑے پھولوں کی جانب دیکھا۔۔ سفید اور لال گلاب کا بکے۔۔ بے اختیار ہی اسکے ہونٹ مسکرائے۔۔ بہت ہلکی مسکراہٹ۔۔ جسے مریم کی شاطر نگاہیں نوٹ کر ہی گئیں تھیں۔۔

" آپکا پارسل" دونوں چیزیں اسکے سامنے رکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔

" یو کین گو ناؤ۔۔" اسی کے ساتھ مریم آفس سے جانے کے پلٹی۔۔ جا نہیں سکی۔۔

" دوبارہ اس ریسٹورانٹ سے کچھ بھی آئے تو فوراً میرے آفس بھیج دینا" اور فلک مراد کی بات پر وہ ایک پل کے لئے سکتے میں آگئی۔۔

"یہ۔۔۔یہ میرے کان کیا سن رہے ہیں؟" اسے جیسے اپنے کانوں پر شک ہوا
۔۔

"گو۔۔" فلک کی ایک اور آواز پر وہ تیزی سے آفس سے باہر نکلی اور اپنی ٹیبل کے پاس آتے ہی موبائل نکالا
۔۔

"پک اپ دی فون" موبائل کان سے لگا کر اس نے کہا۔۔بے چینی اسکے پورے وجود پر سوار تھی
۔۔

"ہیلو ڈیئر" ارسلان کی چہکتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی
۔۔

"تم سوچ نہیں سکتے کہ ابھی کیا ہوا ہے؟" دائیں بائیں چکر لگاتے مریم نے کہا
۔۔

"فلک میم سے ریلیٹڈ ہے تو واقعی کوئی بھی نہیں سوچ سکتا" تحمل سے کہا گیا
۔۔

"ان کے لئے کسی نے پھول اور کافی بھیجی ہے ارسلان!" اس نے ایسے کہا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو
۔۔

تو اس میں کونسی نئی بات ہے مریم۔۔ حیرت ہے تم اب بھی ان باتوں پر حیران "
ہوتی ہو" اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے کہا۔۔ جبکہ دوسری جانب
۔۔ چکر لگاتی مریم رکی

اور فلک میم نے انہیں ایکسیپٹ کر لیا۔۔ بلکہ مجھ سے یہ بھی کہا کہ آئندہ آئیں "
" تو ڈائیریکٹ آفس پہنچا دوں

۔ اور اب حیران ہونے کی باری ارسلان کی تھی۔۔ ایک جھٹکے سے وہ سیدھا ہوا

۔۔ تم مذاق کر رہی ہو نا؟" بے یقینی سے پوچھا "

تمہیں لگتا ہے کہ میں فلک میم کے بارے میں اس قسم کا مذاق کرنے کا سوچ "
بھی سکتی ہوں؟" سوال کے بدلے سوال ہوا اور ارسلان کے چہرے کے
۔۔ تاثرات اب سنجیدہ ہوئے

۔۔ تم نے ان سے بات کی؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا "

" نہیں۔۔ پر آج کر لونگی "

اوک۔۔مجھے کل تک یہ کام مکمل چاہئے" اور اسی کے ساتھ ارسلان نے کال "
۔۔ کٹ کر دی

پانچ سال پہلے بھی آپ نے ایسے ہی حیران کیا تھا اور روحان ملک کے روپ "
۔۔ میں ایک نیا درد ملا آپکو

اس بار میں ایسا کچھ نہیں ہونے دونگا" خود سے کہتے وہ ایک بار پھر اپنے کام کی
جانب متوجہ ہو گیا جبکہ دوسری جانب موجود مریم نے تپ کر موبائل ٹیبل پر
۔۔ رکھا

تو کیا اب مجھے فلک میم کے ساتھ ساتھ اسکے آرڈر بھی ماننے ہونگے ؟ "
۔۔ " بڑبڑاتی ہوئی وہ بھی اب اپنے کام کی جانب متوجہ ہوئی

اب اگر فلک مراد کے آفس کی جانب واپس آؤ تو اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا
۔۔ ۔۔۔ نظر پھولوں کی جانب تھی

اور پھر۔۔ دماغ میں کچھ کلک ہوا۔۔ اس نے کپ رکھا اور اب پھولوں میں کچھ ڈھونڈنے لگی جو کہ اسے اگلے ہی پل مل گیا۔۔ یقیناً وہ ایک اور پیپر تھا۔۔ شاید وہی صبح والا ۔۔

" چائے اور کافی ساتھ ضرور ہونگے۔۔ آئی پرامس "

اور اس جملے پر وہ کچھ الجھی ۔۔

اس کا کیا مطلب ہے ؟

یہ وعدہ۔۔۔ یہ وعدہ اسے کچھ بہت گہرا الگ رہا تھا۔۔ جانے کیوں۔۔ پر فلک مراد کو اس کے پیچھے کوئی اور کہانی محسوس ہوئی۔۔ دل میں اِک شک نے جنم لیا ۔۔

ہاتھ اب انٹر کام کی جانب گیا ۔۔

" یس میم " مریم کی آواز سپیکر میں گونجی ۔۔

" کم ٹومائی آفس "

اور کچھ دیر بعد مریم اسکے سامنے کھڑی تھی ۔۔

سو۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے مریم کو اپنی نظروں کے "
۔۔ گھیرے میں لیا

میں نے آپ کو کچھ کام دیا تھا مس مریم؟" اور فلک مراد کا یہ انداز اسے اندر "
۔۔ تک کانپنے پر مجبور کر گیا

جی۔۔ مم۔۔ مجھے ایک انسان ملا ہے ایسا" اور یہ وقت تھا۔۔ ارسلان کے "
۔۔ پلین پر عمل کرنے کا

۔۔ رئیلی۔۔" وہ آگے جھکی۔۔ تھوڑی پر دونوں ہاتھ ٹکائے "

" تو۔۔ کون ہے وہ؟ اور کب ملوا رہی ہو مجھے اس سے "

وہ میم۔۔ ایکچلولی اس نے اپنی آئیڈنٹٹی بہت سیکریٹ رکھی ہوئی ہے۔ اسی لئے "
" وہ آپ سے ایسے مل نہیں سکتے

تو پھر وہ مجھ سے کیسے مل سکتے ہیں؟" اسے بہت دلچسپی سے دیکھتے فلک نے "
۔۔ پوچھا۔۔ اور فلک کا یہ انداز اسے مزید کنفیوز کر رہا تھا

یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟" اس سوال کا جواب فلحال دماغ کے پاس "

نہیں تھا ۔۔

"پبلک میں ۔۔ سب کے سامنے" اور اب الجھنے کی باری فلک کی تھی ۔۔

"گیم کچھ اور رہی ہے" سوچتے ہوئے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

۔۔

"کیا مطلب ؟ "

"وہ چاہتے ہیں کہ آپ منیب صاحب کے چینل کا انٹرویو ایکسیپٹ کر لیں" اور

مریم کی اس بات پر اسکے چہرے کے تاثرات بدلے ۔۔

"اور اس انٹرویو کا اس سے کیا تعلق؟" سنجیدگی سے سوال ہوا ۔۔

"کیونکہ انٹرو ہی لینگے ۔۔" اور بس ۔۔ فلک مراد کو غصہ دلانے کے لئے یہی

کافی تھا ۔۔

"تو تم نے ایک میڈیا کا بندہ چنا ہے میرے اتنے اہم کام کے لئے مریم؟ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟" آواز میں سختی لئے کہا --

"دیکھیں میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں وہ اس کام کے لئے پرفیکٹ ہے -- آپ ایک بار اس سے مل کر دیکھ لیں" آفکورس یہ ارسلان ہی تھا جس نے اسے فلک میم کے سامنے بولنے کا حوصلہ دیا --

"یہ تو تمہاری بہادری دیکھ کر اچھی طرح اندازہ ہو رہا ہے مجھے" سخت نظروں سے اسے دیکھتی فلک اب اسکی جانب بڑھی --

"دور -- پلیز دور رہیں" دل نے چیخ کر کہا -- پر زبان نہیں کہہ سکی --

"مم -- میرا یہ مطلب نہیں تھا -- آپ ایک بار اس سے مل کر تو دیکھیں --" وہ اب اسکے بلکل سامنے ٹیبل پر ٹیک لگائیں کھڑی ہوئی --

"اور ان سے ملنے کے لیے مجھے ایک فضول سا انٹرویو دینا ہو گا -- تمہیں اندازہ بھی ہے مریم کہ تم کس سے اور کیا بات کر رہی ہو؟" دونوں ہاتھ باندھے اس نے کہا -- جبکہ مریم نے آنکھیں بند کیں اور ایک گہری سانس لی --

بس۔۔ تھوڑی سی، تھوڑی سی اور بہادری مریم اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا ” ۔۔ کم آن“ آنکھیں کھول کر فلک کی جانب دیکھا۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔

آئی پرامس۔۔ یہ انٹرویو ور تھی ہو گا، اور وہ شخص بھی، اور اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔ ۔۔ “ وہ رکی

” تو “

۔۔ تو آپ مجھے فائر کر دیجیئے گا“ اور مریم کے الفاظ پر فلک مراد چونکی ”

یہ وہ بھی جانتی تھی کہ مریم کو اس جاب، اس کمپنی اور خود اس سے کتنا لگاؤ ہے ۔۔ وہ یہ جاب چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور اب۔۔ اب وہ اسے خود کو ؟ فائر کرنے کا کہہ رہی تھی ؟ وہ بھی ایک شخص کے لئے

اتنا یقین ہے اسے اس پر۔۔“ سوچ کر ہی وہ مسکرائی۔۔ جبکہ مریم اسکی ” ۔۔ مسکراہٹ دیکھ کر مزید الجھی

"ور تھی ہے یا نہیں۔۔ یہ تو مل کر ہی معلوم ہو گا" اسی کے ساتھ وہ پلٹ کر
۔۔ اپنی چیئر پر واپس آئی۔۔ جبکہ مریم۔۔ اسکا حیرانگی سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"کک۔۔ کیا مطلب؟" شاک کے عالم میں کہا۔۔ جبکہ فلک مراد اب اپنے
۔۔ لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی جیسے اسے سنا ہی نہ ہو

"آپ مان گئیں۔۔ سچ میں!!" ٹیبل پر جھکتے اس نے بے یقینی سے کہا
۔۔

"تو کیا تم مجھے دوبارہ سوچنے کا کہہ رہی ہو؟" اسے دیکھتی سنجیدگی سے کہا جس پر
۔۔ وہ گڑبڑائی

"نہیں نہیں۔۔ آپ بلکل کچھ مت سوچیں۔۔ میں سب سنبھال لونگی بلکہ میں
کل ہی منیب صاحب سے آپکی میٹنگ ارینج کرواتی ہوں" ایکسائیٹمنٹ میں کہتی
۔۔ وہ تیزی سے آفس سے باہر نکلی

۔۔ جبکہ اس کے جاتے ہی ایک مسکراہٹ نے فلک مراد کے ہونٹوں پر گھر کیا

نئے کھلاڑی کتنے ہی شارپ کیوں نہ ہو جائے۔۔اپنے استاد سے کبھی جیت "نہیں سکتے" اسی کے ساتھ گہری مسکراہٹ لئے وہ اپنے کام کی جانب متوجہ ہوئی

۔۔

اب اگر فلک مراد کے آفس سے باہر آؤتوایکسائیٹمنٹ میں مریم نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور ایک کال ملائی۔

"گیس واٹ ؟" دوسری جانب سے کال ریسیو ہوتے ہی اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔ جس پر دوسری جانب موجود ارسلان مسکرایا ۔۔

"تو وہ مان گئیں۔۔ گریٹ" مریم اس کے جواب پر حیران ہوئی ۔۔

"تمہیں کیسے پتہ ؟ "

"تمہاری ایکسائٹمنٹ صاف بتا رہی ہے کہ وہ مان گئیں۔۔ویسے ماننا پڑے گا۔۔ بہت بہادری کا مظاہرہ کیا ہے تم نے" وہ واقعی اس سے امپریس ہوا تھا۔۔

ہاں۔۔انکی حیرانگی دیکھنے والی تھی جب میں نے انہیں فائر کرنے کا کہا" مسکرا " کر کہا۔۔ نظروں کے سامنے فلک میم کا حیران چہرہ آیا۔۔یہ اتنے سالوں میں پہلی بار ہوا تھا کہ وہ انکی حیرانگی کی وجہ بنی تھی اور یہ ایک عجیب سی خوشی تھی جو ۔۔ اسے محسوس ہوئی

۔۔ وہ جانتی ہیں کہ یہ جاب تمہاری ضرورت سے کئی زیادہ تمہاری محبت ہے "

" ؟ اور کوئی اپنی محبت کو بھی کبھی گروی رکھتا ہے کیا

بلکل نہیں۔۔اور اسی لئے وہ فوراً مان گئیں تاکہ دیکھ سکیں کہ آخر ایسا کونسا " یقین ہے جو میں نے اتنی آسانی سے گروی رکھ دی اپنی محبت۔۔۔" مسکرا کر ۔۔ کہتی وہ اب اپنی چیئر پر بیٹھی

بلکل۔۔بس اب تم منیب صاحب کی اپائنمنٹ ارینج کرو میں یہ انٹرویو جلد لینا " ۔۔ چاہتا ہوں" ایکسائٹمنٹ اب ارسلان کے لہجے میں بھی واضح تھی

تم فکر ہی مت کرو۔۔میں کل کی ہی اپائنمنٹ ارینج کرتی ہوں" اپنے کمپیوٹر کی " ۔۔ جانب دیکھتے ہوئے اس نے کہا

"اوکے۔۔ آئی وِل ویٹ" اسی کے ساتھ کال کٹ کر دی گئی ۔۔

جبکہ مریم اب کل ہونے والی فلک مراد کی میٹنگز ارینج کرنے لگی۔۔ جس میں سے ایک میٹنگ منیب صاحب سے بھی تھی ۔۔

* * * * * *

یہ رات کے نو بجے کا وقت ہے جب روحان ملک کی گاڑی اس بنگلے کے اندر داخل ہوئی۔ گاڑی سے اتر کر اس نے اب اندر کی جانب رخ کیا۔ اندر آتے ہی اسے ٹی۔وی لاؤنج میں رضا صاحب بیٹھے نظر آئے جو کہ اسی کے انتظار میں تھے ۔۔

"اسلام علیکم سر" انکی جانب بڑھتے ہوئے اس نے کہا، جس پر وہ مسکرا کر کھڑے ہوئے ۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ آؤ بیٹھو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" اسے سامنے بیٹھے کا اشارہ کرتے کہا۔۔

" کیسی طبیعت ہے اب آپکی ؟ "

پہلے سے بہتر ہے۔۔ تم بتاؤ سب ٹھیک جا رہا ہے؟" صوفے کی پشت سے ٹیک " لگائے پوچھا۔۔

جی اللہ کا شکر سب بہت اچھا ہے۔۔ امی کی طبیعت بھی اب پہلے سے کافی بہتر " ہے" مسکرا کر کہا۔۔

یہ تو اچھی بات ہے۔۔ میں کسی دن تمہاری والدہ سے ملنا چاہو نگار وحان" " انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔۔

" ضرور۔۔ آپ آئیں کسی دن میرے گھر "

" ضرور آؤنگا "

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔۔روحان کسی سوچ میں گھرا نظر آیا ۔۔ جبکہ رضا صاحب بہت غور سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

" ؟ کچھ کہنا چاہتے ہو"

جی۔وہ میں آپ سے کچھ معلومات لینا چاہتا ہوں" اس نے بات کا آغاز کر ہی " ۔۔ لیا

"؟ کس بارے میں "

جسے آپ ڈھونڈرہے ہیں" اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ مسکرائے " ۔۔ ۔۔ایک تلخ مسکراہٹ

جس کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا۔اسکے بارے میں تمہیں کیسے بتا سکتا " ۔۔ ہوں میں ؟" انہیں روحان کی بات جیسے ایک مزاق لگی

لیکن آپ انکی والدہ کے بارے میں تو جانتے ہیں نا؟ مجھے ڈیٹیلز چاہئے کون " ۔۔ تھیں وہ؟" اور روحان ملک کے سوال پر وہ رک گئے

لیکن نہیں۔۔یہ وہ نہیں رکے تھے۔۔کہ تو سانسیں تھیں جو رک گئ تھیں۔۔

۔۔کسی کو یاد کر کے

۔۔ماضی کی ایک پرانی یاد

۔ایک گزری محبت

۔۔ایک نئ شروعات

میں صائمہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں" جانے کتنی ہی ہمت جمع کرتے اس نے "

۔۔کہا

کیا کہا تم نے ؟" ابا کی گرجدار آواز پر ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوا۔۔یہی ہونا تھا "

۔اسے معلوم تھا کہ یہی ہوگا مگر پھر بھی وہ انہیں منانے کی ایک کوشش کرنا چاہتا

۔۔تھا

۔۔مم۔۔میں اس سے محبت کرتا ہوں۔" کمزور آواز میں کہا "

"تم بات یہ اور گی ہو ہی سے رخسار تمہاری شادی پر ؟ ہے روکا نے کس ۔۔کرو تو

اپنے آپ کو جتنی جلدی سمجھا لو اتنا اچھا ہے۔۔" وہ ایک ایک قدم اٹھاتے اسکے

بلکل قریب آئے ۔۔

"ورنہ تمہیں سمجھانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں میرے پاس" اسی کے

ساتھ ۔۔وہ اسکی کوئی بھی دوسری بات سنے بنا وہاں سے چلے گئے ۔۔

جبکہ وہ۔۔وہ جو اپنی محبت کو کسی صورت نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔اب اپنے پلین

پر عمل کرنے کا سوچنے لگا۔۔وہ جو اس نے پہلے سے ہی سوچ رکھا تھا ۔

"کیا کہا تم نے ؟" رضا کی بات جیسے اسے صدمہ ہی دے گئ تھی ۔۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے" وہ

بھی اس وقت بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔یقیناً یہ سب اسکے لئے بھی آسان نہیں

تھا ۔۔

"نہیں رضا۔۔میں یہ نہیں کر سکتی۔میں اپنے والدین کو دھوکہ نہیں دے سکتی

" نفی میں سر ہلاتے کہا ۔۔

"تو پھر مجھے بھول جاؤ۔۔" اب اسے غصہ آیا۔۔

"نہیں۔۔یہ نہیں کر سکتی میں؟"

"تو پھر کیا کریں ہم صائمہ؟ بابا میری بات نہیں مان رہے۔۔تمہارے والدین میرے گھر والوں کے بنا نہیں مانینگے؟ ایسے میں کورٹ میرج کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچتا۔۔تم سوچ لو تم نے کیا کرنا ہے" حتمی انداز میں کہتا وہ خاموش ہو گیا۔۔

"سر۔۔آپ میری بات سن رہے ہیں؟" کسی کی آواز انہیں ماضی سے باہر لائی۔۔چونک کر اپنے سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھا جو انہیں پریشانی کے عالم میں دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" فکرمندی سے پوچھا۔۔

"کیا کہہ رہے تھے تم؟" سوال کیا۔۔ایسے جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"مجھے آپکی اجازت چاہیے"

" کس لئے ؟ "

" میں اپنے ایک قابلِ اعتبار انسان سے یہ کام کروانا چاہتا ہوں۔۔اس کے لئے مجھے آپکی اجازت چاہئے "

" اگر وہ تمہارا قابلِ اعتبار انسان ہے تو وہ میرا بھی ہے۔۔" مسکرا کر کہا

" پر مجھے اس میں آپ کی بھی مدد چاہئے سر "

" تم کہو روحان۔۔میں سب کرونگا "

" مجھے انکا کراچی کا ایڈریس چاہئے "

" میں یہ کر چکا ہوں روحان۔۔وہ کچھ بھی نہیں بتائینگے " ٹیک لگاتے کہا

" وہ سمجھتے ہیں کہ میں یہ حق کھو چکا ہوں۔۔اور وہ غلط بھی تو نہیں کہہ رہے نا۔۔ آخر کیا حق ہے مجھے اب یہ سب

جاننے کا؟اور کبھی کبھی تو میں سوچتا ہوں کہ اگر کبھی میں نے اسے ڈھونڈ لیا۔۔ اگر کبھی میں اس کے سامنے گیا تو کس حق ؟کس رشتے سے اور کس تعلق سے جاؤنگا؟میں تو ایک اچھا انسان بھی نہیں۔۔" ایک بار پھر آنکھیں نم ہوئیں۔۔

یہ فیصلہ اس پر چھوڑ دیں سر۔۔ آپکا کیا حق ہے؟کیا رشتہ اور کیا تعلق ؟یہ سب " اسی پر چھوڑ دیجیئے گا ۔۔

کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس ماضی کی وجہ اس نے کیا کیا سہا۔۔ہم نہیں جانتے کہ اسکی زندگی کیسی ہے ؟

پر ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ ماضی اچھا نہیں تھا۔۔اور وہ جیسا تھا۔۔اس کے نشان پوری زندگی ہی رہے ہونگے ۔۔

یہاں اس کا یہ حق ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے ۔۔

لیکن میں ایک بات ضرور جانتا ہوں۔۔" اب وہ آگے جھکا ۔۔

"آپ ایک اچھے انسان ہیں اور یہ اسے بھی ماننا ہو گا" اس نے کہا۔۔ ایسے جیسے

۔۔ یہ بات پتھر پر لکیر ہو جبکہ اسکی بات پر وہ ہنسے۔۔ ایک تلخ ہنسی

"تم بھی بہت اچھا مزاق کرتے ہو روحان۔۔ میں ؟ اور ایک اچھا انسان ؟" وہ

۔۔ جیسے اپنا ہی مزاق اڑا رہے تھے

"۔۔۔ جانتے ہیں

انسان کبھی برا نہیں ہوتا۔۔ بس اسکے اعمال کبھی کبھی برے ہو جاتے ہیں اور

اعمال بھی ایسے ہی برے نہیں ہوتے۔

وہ کبھی برے ہوتے ہیں اپنے حالات کی وجہ سے تو کبھی آس پاس موجود برائی کی

۔۔ وجہ سے اور کبھی کبھی ضمیر کی کمزوری اسکے برے اعمال کا باعث بنتی ہے

۔۔ لیکن یہاں اہم یہ نہیں کہ کس کے اعمال کتنے برے اور کتنے اچھے ہیں

یہاں اہم یہ ہے کہ کیا برے اعمال کر کے اسے کبھی سکون ملنا ہے ؟ دائمی سکون

؟

نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔ برے اعمال کرنے کے بعد انسان کی ضرورت تو پوری ہو جاتی ہے۔۔ اسکا نفس بھی مطمئن ہو جاتا ہے پر اسے سکون نہیں ملتا۔۔

اور ایک وقت آتا ہے جب سکون کی تلاش میں وہ اچھائی کو ڈھونڈ نکالتا ہے۔۔۔ پھر اس اچھائی پر عمل کرنے لگتا ہے

۔۔ پھر اسے ملتا ہے سکون

اور آس پاس دیکھنے والے کہتے ہیں کہ وہ اچانک کتنا بدل گیا ہے؟ وہ ایک دم ہی۔۔ ایک اچھا انسان بن گیا

واہ! اتنی جلدی بدل دیا اس نے خود کو۔۔ کیا بات ہے۔۔" وہ رکا۔۔ ایک گہری سانس لی۔۔ اور پھر مسکرا کر انکی جانب دیکھا جو بہت غور سے اسے ہی سن رہے تھے۔۔

لیکن یہ تو بس وہ انسان اور اسکا رب جانتا ہے کہ برائی کے دندل سے خود کو کتنی " اذیتوں، رکاوٹوں اور کتنے ہی مراحل سے گزر کر۔۔ اپنے سکون کو کھو کر اس کی تلاش میں کتنا ہی گھومتا ہے۔۔ اتنا کہ پیر زخمی ہو جاتے ہیں اور پھر ملتا ہے اسے

سکون کا راستہ۔۔ ایمان کا راستہ۔۔ ضمیر کا راستہ۔۔ سچا اور سیدھا۔۔ اسلام کا راستہ ۔۔

۔۔ اور اسلام تو ایک بہت باظرف اور کھلا دین ہے

ایک ایسا دین جو کہ انسان کا ہر گناہ معاف کر دیتا ہے۔۔ اللہ اپنے بندے کی ہر برائی پر پردہ اور ہر برائی پر معافی بھی دے دیتا ہے۔۔ بس بندہ ایک بار۔۔ ۔ صرف ایک بار اس سے معافی مانگے، توبہ کرے اور وہ معاف کر دیتا ہے

تو بتائیں۔۔ یہاں انسان کب برا ہوا؟ اگر وہ برا تھا تو وہ برائی کر کے بھی سکون کیوں نہیں حاصل کر سکا ؟

کیونکہ انسان برا نہیں ہوتا۔۔ بس وہ کبھی کبھی بھٹک جاتا ہے۔۔ کبھی کبھی صحیح راستہ بھول جاتا ہے اور برائی کے راستے پر چل پڑتا ہے ۔۔۔

اس لئے آپ برے نہیں ہیں۔۔ بس آپ سے کچھ برے اعمال سرزرد ہو گئے۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپکے اندر کی اچھائی آپکو آپکے ان اعمالوں کی معافی بھی دلوا دے گی" اپنی بات ختم کر کے وہ مسکرایا ۔۔

تمہاری تربیت بہت اچھے ہاتھوں ہوئی ہے روحان۔۔ تم ایک بہترین انسان ہو "
" وہ کہہ کر مسکرائے۔۔ایک سچی مسکراہٹ۔۔

تو پھر ایڈریس ؟" چہک کر کہا۔۔ جیسے اپنا انعام مانگ رہا ہو۔۔اور اسکے انداز "
۔۔ پر انکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

" تمہارا ہوا "

۔۔ گریٹ" اسی کے ساتھ اس نے سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھایا "

****

یہ رات گیارہ بجے کا وقت ہے جب وہ اپنے روم میں بیڈ پر لیپ ٹاپ لئے بیٹھی
کچھ ای۔ میلز میں بزی نظر آرہی ہے۔۔سائیڈ ٹیبل پر رکھا کافی کا کپ جس سے
نکلتا ہلکا دھواں بتا رہا تھا کہ ابھی وہ گرم ہے۔۔اس لئے تو شاید فلک نے ابھی تک
۔۔ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا

کچھ دیر اسی طرح گزرتی ہے اور کافی کے پاس رکھا اسکا موبائل وائیبریٹ ہوتا ہے ۔۔

نظریں لیپ ٹاپ پر ٹکائے وہ موبائل اٹھاتی ہے اور لاک کھول کر اسکی جانب دیکھتی ہے ۔

کسی ان۔نان نمبر سے ایک واٹس ایپ میسج آتا تھا ۔۔

اس نے میسج کھولا اور اسی کے ساتھ اسکے چہرے کے تاثرات بدلے ۔۔

" نیند انسان کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے۔۔ صبح سے رات کام کرنے سے آپ بیمار ہو سکتی ہیں اور آپکی بیماری بہت سے لوگوں کو پریشان بھی کر سکتی ہے ۔۔اپنا خیال رکھیں اور سو جائیں۔۔ گڈ نائیٹ "

" واٹ! " حیرانگی سے بے اختیار وہ تقریباً چیخی ۔۔

اور حیران بھی کیوں نہ ہوتی۔ یہ اس کے زندگی میں پہلی بار تھا جب کسی انجان شخص کی جانب سے اسے اس طرح کا میسیج آیا۔۔ پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ۔۔ اسے کیسے معلوم کہ وہ ابھی تک کام کر رہی ہے ؟

اسی کے ساتھ اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا ۔۔

" ارسلان۔۔؟" حیرانگی سے کہتی وہ ٹیرس کی جانب آئی اور نظر چاروں جانب دوڑائی۔۔ پر کہیں کوئی نہیں تھا۔ ہر جانب صرف خاموشی تھی ۔۔

ایک بار پھر موبائل میں آیا میسج پڑھا ۔۔

" ارسلان ایسی باتیں نہیں کرتا۔۔ کم از کم میسیج میں تو کبھی نہیں۔۔ پھر یہ کون ہے؟" اب اس سوال کے جواب میں بلکل خاموشی تھی ۔

کچھ دیر بعد سوچتے رہنے کے بعد اس نے کسی کو کال ملائی ۔۔

" میں ایک نمبر بھیج رہی ہوں۔ مجھے اسکی پوری ڈیٹیلز چاہیئے۔۔ جلد از جلد" ایک آرڈر پاس کرتے اس نے فوراً کال کٹ کی۔۔

کہیں یہ۔۔۔" دماغ میں ایک خیال آنے لگا۔۔ جسے اس نے فوراً ہی مسترد کیا "

۔۔

امپا سیبل" خود سے کہتی وہ اب اپنے کمرے میں واپس آئی اور دوبارہ لیپ "
۔ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئ

☆☆☆☆

یہ مون لائیٹ کیفے کا منظر ہے جہاں معمول کے مطابق فلک اپنی ٹیبل پر بیٹھی ایک ہاتھ میں کافی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل لئے آس پاس سے بیگانی نظر
۔۔ آرہی ہے

۔۔ کین آئی سِٹ ہئیر؟" کسی انجان آواز نے اسے سر اٹھانے پر مجبور کیا "

اس نے دیکھا وہ اسی کی عمر کا ایک پرکشش شخص تھا جو آنکھوں میں عجیب سی شرارت لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسے یہ شخص کچھ دیکھا دیکھا لگا۔۔ کیا وہ اس
؟ سے پہلے مل چکی ہے

کیا میں آپ کو جانتی ہوں ؟" سنجیدگی سے ایک سوال کیا جس پر اس شخص کی "
نظروں کی شوخی مزید بڑھی ۔۔

جان جائینگی۔۔ کین آئی ؟" ایک بار پھر اس سے اجازت مانگی " ۔۔

نو" صاف انکار کرتی وہ ایک بار پھر اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوئی جبکہ وہ "
شخص اب کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھا۔۔

رووڈ" اسکی جانب دیکھے بنا کہا " ۔۔

تھینک یو۔۔" اسکے جواب پر اس نے ایک بار پھر اسکی جانب دیکھا " ۔۔

کتنا ڈھیٹ انسان ہے یہ" سوچ کر ہی رہ گئ " ۔۔

آپ سے مل کر بلکل بھی اچھا نہیں لگا" اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اس نے "
کہا جس پر وہ فوراً گڑبڑایا ۔۔

ارے ارے۔۔ آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔ ابھی تو میں نے آپ سے بات بھی "
نہیں کی" اسکے سامنے کھڑے ہوتے کہا ۔۔

" اور کیا بات کرنی ہے آپ نے ؟ "

" بزنس سے ریلیٹڈ۔۔ آپ بیٹھے تو سہی "

" پھر تو آپکو اپائنمنٹ کی ضرورت ہے " مسکرا کر کہتی وہ وہاں سے چلی گئ جبکہ وہ شخص اسے جاتا دیکھتا رہا ۔۔

" کھڑوس " افسوس سے سر ہلاتے کہا ۔

" ایکسوزمی سر " اپنی پشت سے آتی کسی کی آواز پر وہ پلٹا ۔۔

" آپکو باس بلا رہے ہیں " سحر نے مسکرا کر کہا جس پر اس نے چونک کر اوپر لگے کیمرے کی جانب دیکھا ۔۔

" گیا کام سے " بڑبڑاتا ہوا اب وہ آگے بڑھا ۔۔

کچھ دیر بعد وہ روحان کے آفس میں اسکے سامنے بیٹھا تھا ۔۔

" یہ تم اس سے کیا بات کر رہے تھے ؟" سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے پوچھا

۔۔

۔۔ اٹس پرسنل" کاندھے اچکا کر کہا۔۔ آنکھوں میں شرارت واضح تھی "

۔۔ تمہارا مطلب ہے پرسنل بے عزتی" اب کی بار وہ مسکرایا "

۔۔ انتہائی کھڑوس ہے ویسی تمہاری ایکس باس" جل کر کہا "

" لیکن تم تو اسکے بہت بڑے فین ہونا "

ہاں۔۔ مگر وہ واقعی بہت کھڑوس ہے۔۔اب مجھے سمجھ آیا کہ تم اس سے اتنا "
۔۔ ڈرتے کیوں ہو؟" اور اسکی بات پر روحان نے اسے الجھ کر دیکھا

۔۔ ایک منٹ" وہ آگے جھکا "

" ؟ تمہیں کس نے کہا کہ میں اس سے ڈرتا ہوں "

کسی کو کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ نظر آتا ہے کہ تم کتنا ڈرتے ہو اس سے۔۔ "
" اسی لئے تو آج تک تم کچھ بھی کھل کر کہہ نہیں سکے

۔۔ میں اس سے ڈرتا نہیں ہوں۔۔ میں اس کی عزت کرتا ہوں "

سب سے پہلے ایک لیڈی ہونے کی حیثیت سے۔۔۔ پھر میری باس ہونے کی حیثیت سے اور اب

اب وہ میری محبت ہے۔۔ اور میں اپنی محبت کی بہت عزت کرتا ہوں" بے حد سنجیدگی سے کہا ۔۔

" اور میں بھی تمہاری محبت کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔۔ پر وہ ہے کھڑوس" حتمی انداز میں کہا جس پر روحان کے ہونٹ مسکرائے ۔۔

" اسی لئے تو مجھے پسند ہے وہ "

" جی جی مجھے معلوم ہے۔۔ یہ بتاؤ کہ مجھے اتنی صبح صبح کیوں بلایا ؟ "

" ہاں" اسے جیسے فوراً ہی کچھ یاد آیا ۔

" مجھے تم سے ایک کام ہے" ٹیبل کے دراز سے ایک لفافہ نکال کر اسکے سامنے رکھا ۔۔

" کیسا کام؟" سمیر نے وہ لفافہ اٹھاتے ہوئے کہا ۔۔

تمہیں کراچی جانا ہے۔۔اس ایڈریس پر" انگلی سے اس لفافے سے نکلے کاغذ "
۔۔ کی جانب اشارہ کرتے کہا

" ؟ یہ ایڈریس کس کا ہے اور مجھے یہاں کیوں جانا ہے "

یہ اس گھر کا ایڈریس ہے جہاں سے ہمیں رضا سر کی تلاش کا سراخ مل سکتا ہے "
۔۔ "کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا

" ؟ تمہارا مطلب ہے انکی گم شدہ اولاد کا "

ہاں۔۔یہ انکی وائف کے اس دوست کا ایڈریس ہے جس کے حوالے اسے کیا "
" تھا انہوں نے

۔۔ تو پھر وہ وہاں خود کیوں نہیں جاتے؟" لفافے کے اندر پیپر رکھتے کہا "

وہ گئے تھے۔۔پر کوئی بھی انہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہا۔۔وہ بہت "
" غصہ ہیں ان پر

"ہونا بنتا بھی ہے۔۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کے بعد یہی ہونا تھا" کاندھے اچکا کر کہا۔۔

"لیکن وہ اسے ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ تم سب جانتے ہوں۔ وہ اس وقت بہت مشکل وقت سے گزر رہے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنا یہ پچھتاوے کا بوجھ اتار دیں" ایک گہری سانس لے کر وہ کھڑا ہوا۔۔

"تمہیں لگتا ہے روحان کے اگر ہم اسے ڈھونڈ لیں اور رضا انکل اس سے معافی مانگے تو وہ انہیں معاف کر دے گا ؟"

"یہ ایسا سوال ہے سمیر جس کا جواب ہم میں سے کسی کے پاس نہیں۔۔ پر میں اتنا جانتا ہوں کہ رضا سر ایک بہت اچھے انسان ہیں۔ اور وہ اپنے عمل پر شرمندہ بھی ہیں۔۔ وہ معافی ڈیزرو کرتے ہیں" ونڈو کے پاس آتے اس نے کہا۔۔ نظر سامنے سڑک پر تھی۔۔

"پر کیا ایسا وہ بھی سوچتا ہو گا؟" سمیر نے سوال کیا۔ جس پر روحان نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

"اسے ایک اچھی زندگی ملی ہے سمیر۔۔رضا سر نے بتایا کہ وہ لوگ بہت نیک اور بہت اچھے ہیں۔۔وہ شخص جسے اسکی ماں نے اپنی اولاد دی۔۔وہ شخص بھی ایک بہترین انسان ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس گھر میں اسے کبھی کسی بھی چیز کی کوئی بھی کمی رہی ہو۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ ایسے میں اس کے لئے رضا سر کو معاف کرنا مشکل ہو گا؟" اسکی بات پر سمیر مسکرایا اور لفافہ جیب میں ڈالتے کھڑا ہوا۔۔

"وہ باپ تھے روحان۔۔ایک باپ کی کمی کو تم بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ اسکے لئے مشکل نہیں ہو گا؟" اور سمیر کا یہ سوال اسے لاجواب کر گیا۔۔

"میں کل ہی کراچی جاؤنگا۔۔دعا کرنا کے کامیاب ہو کر آؤ" اسی کے ساتھ وہ آفس سے چلا گیا۔۔

جبکہ ایک گہری سانس لے کر وہ دوبارہ پلٹا۔۔

"پھر میری دعا ہے کہ اللہ اسے وہ ظرف دے جو سب معاف کر دے"

۔۔ ایک دعا نکلی ۔۔ روحان ملک کے دل سے

۔۔ دعا

کوئی اگر پوچھے کہ وہ کیا ہے جس میں سب بدل دینے کی طاقت ہے ؟

۔۔ تو جواب ہے دعا

دل سے نکلی دعا ۔۔ وہ دعا جو اللہ پر مکمل بھروسے اور مضبوط ایمان سے کی جائے

۔۔

۔۔ ایسی دعاؤں کا رد ہونا ممکن ہی نہیں

۔۔ وہ دیر سے ہو نگی ۔۔ پر قبول ضرور ہو نگی

۔۔ پر شرط ہے کہ وہ آپکے حق میں بہتر ہوں

۔ کیونکہ اللہ ۔۔ اپنے بندوں کے حق میں بہتر دعائیں ہی قبول کرتا ہے

؟ تو کیا روحان ملک کے دل سے نکلی یہ دعا بھی قبول ہو گی

توکیا روحان ملک کے دل سے نکلی یہ دعا بھی اتنی ہی سچی اور اتنی ہی مضبوط ہے

--

--یا آنے والا وقت

روحان ملک کی دعاؤں کے لئے مشکل ہونے والا ہے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام علیکم میم فلک" ایک ہاتھ اسکی جانب بڑھا۔۔جسے اگنور کرتی وہ اپنی

--چئیر پر بیٹھی

"وعلیکم اسلام" بائیں جانب رکھی چئیر پر اس شخص کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے اس

--نے جواب دیا۔ جس پر وہ ہچکچا کر اپنا ہاتھ پیچھے کرتے بیٹھا

سو۔۔ آپ مسٹر منیب ہیں، انٹر ٹینمنٹ چینل کے منیجر؟" ریوالونگ چیئر پر "
ٹیک لگاتے اسے نظروں کے حصار میں لیتے اس نے کہا۔۔ انداز سرد اور
۔۔ پرافیشنل تھا

جی۔۔ میں بہت عرصے سے آپ سے میٹنگ کرنا چاہ رہا تھا پر مجھے اپائنمنٹ "
" نہیں ملی

کیونکہ اتنے عرصے میں کوئی ایسا ٹیلنٹ مجھے آپکی ٹیم میں نظر نہیں آیا جو مجھے "
۔۔ اس میٹنگ پر مجبور کرسکے" اسکی بار پر منیب نے چونک کر اسے دیکھا

۔۔ جی؟ کیا مطلب؟" الجھ کر پوچھا "

۔۔ کیا انٹرویو لائو ہے؟" اسکا سوال اگنور کرتے کہا "

" ۔۔ جی "

تو پھر سوالات پہلے سے ارینج کرنے کا کیا مقصد ہے؟ جب میں نے اِم میچیور "
۔۔ کالرز کے سوالات کو بھی فیس کرنا ہوگا؟" ناگواری سے کہا

" نہیں۔۔ہم جانتے ہیں کہ آپ اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بات کرنا پسند نہیں کرتیں۔۔اس لیئے انٹرویو میں کوئی کالز نہیں ہونگی۔۔لوگ بس اسے لائو دیکھینگے اور کمنٹس دینگے۔۔جنہیں آپ دیکھ سکینگی۔۔اور اگر آپ خود چاہیں تو کسی سوال کا جواب دے سکتی ہیں ورنہ نہیں۔۔" اسکی بات فلک نے سر ہلایا ۔۔ ۔۔شاید اسے یہ ٹھیک لگا

" انٹرویو کی ڈیٹیلز لائے ہیں آپ ؟ "

" جی۔۔اس فائل میں تمام ڈیٹیلز موجود ہیں۔۔آپ دیکھ لیں" ایک فائل اسکی جانب بڑھاتے کہا۔۔جبکہ فلک نے خاموشی سے فائل لی اور اب اسے بہت غور سے پڑھنے لگی ۔۔

" ویری ویل۔۔" کچھ دیر بعد ایک ہلکی مسکراہٹ لیئے اس نے فائل سامنے رکھتے کہا ۔۔

سوالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ انہیں تیار کرنے والا مجھے بہت اچھی طرح جانتا " ہے۔۔اس میں ایسا کوئی سوال نہیں ہے جس پر مجھے کوئی اعتراض ہو" معنی خیز انداز میں اسکی جانب دیکھتے کہا۔۔

جی۔۔ہماری ریسرچ ٹیم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ سوالات ترتیب دیئے ہیں" " خوشی سے مسکرا کر کہا۔۔

" آپکی ریسرچ ٹیم واقعی بہت ٹلینٹڈ ہے "

تھینک یو۔۔مجھے معلوم ہے آپ ٹیلنٹ کی بہت قدر کرتی ہیں اسی لئے آپکا " انٹرویو ہماری ریسرچ ٹیم کے ہیڈ خود لینگے" اب فلک مراد آگے جھکی۔۔

ایسا کیوں ؟انکا اس انٹرویو سے کیا تعلق ؟" کھوجتی نظروں سے انہیں دیکھتے " پوچھا۔۔

" کیونکہ وہ آپکے فین ہیں۔۔انہوں نے خود کہا کہ وہ آپکا انٹرویو لینا چاہتے ہیں "

اوک" ایک بار پھر وہ پیچھے ہوئی "۔۔

" ؟ تو کیا نام ہے میرے اس فین کا "

" ۔۔ وہ میں آپکو نہیں بتا سکتا "

" تو آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں ۔۔ فلک مراد آپکو انٹرویو دوں اور مجھے معلوم ہی نہ ہو کہ میرا انٹرویوں لینے والے شخص کا نام کیا ہے ؟" اس بار آواز میں پہلے سے زیادہ سرد مہری تھی جس پر وہ فوراً ہی گڑبڑایا ۔۔

" ن ۔۔ نہیں ۔۔ ایسی بات نہیں ۔۔ ایکچولی وہ خود اپنا انٹروڈکشن دینا چاہتے ہیں آپکو ۔۔ میں بس انکی خواہش کا احترام کر رہا ہوں " اسکے جواب پر وہ مسکرائی ۔۔

" میں بھی کرتی ہوں "

" جی ؟" وہ الجھا ۔۔

" انکی خواہش کا احترام " وہ کہہ کر فوراً کھڑی ہوئی ۔۔ جبکہ اسے دیکھتا وہ بھی کھڑا ہوا ۔۔

انٹرویوں کل شام ہی ہو گا۔۔اگر آپکو کوئی اعتراض نہیں ہے تو میری " اسسٹنٹ سے باقی سب ڈسکس کر سکتے ہیں آپ" اسی کے ساتھ وہ تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔جبکہ اسکے جاتے ہی منیب صاحب نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا ۔۔

کتنی خطرناک ہے یہ۔۔۔اب سمجھ آیا کہ لوگ اتنا ڈرتے کیوں سے اس سے" " ۔۔ بڑبڑاتا ہوا وہ بھی اب باہر کی جانب نکلا

توکل پردہ اٹھنے والا ہے۔۔" آفس میں آکر اپنی چئیر پر بیٹھتے فلک نے کہا " ۔۔

؟ پر کیا یہ وہ ایک واحد پردہ ہے جو کل اٹھے گا

۔۔ یا پھر

؟ کچھ اور پردے بھی اٹھنے والے ہیں

☆☆☆☆

کہتے ہیں قسمت پلٹا کھاتی ہے تو ایک پل بھی نہیں لگتا۔۔بس ایک لمحے میں ہی زندگی بدل جاتی ہے اور انسان ؟وہ اس اچانک آفتاد پر ایسا گڑبڑاتا ہے کہ خود کو سنبھال ہی نہیں پاتا ۔۔

لیکن ہم انسان یہ سب جاننے کے باوجود بھی جانے کتنی ہی لمبی پلیننگز کر بیٹھتے ہیں

۔۔

اور کبھی کبھی ہم اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں ۔۔

پر کبھی کبھی ۔۔

وقت ایسی تبدیلی لاتا ہے کہ ہر پلیننگ پر پانی پھر جاتا ہے ۔۔

اور ہم ۔

ہم بس حصہ بن جاتے ہیں وقت کی پلیننگ کا ۔۔

اور وقت کی پلیننگ کبھی کبھی انسانوں سے زیادہ خطرناک بھی ہو جاتی ہے ۔۔

شاید آج کا دن بھی وقت کی پلیننگ کا ایک حصہ ہی ہے ۔۔

یہ دن۔۔جو کسی کے لئے حسبِ معمول شروع ہوا۔اور کسی کے لئے تھوڑا بدلا ہوا ۔

حسبِ معمول آج فلک مراد ایک بار پھر اس کیفے میں موجود تھی۔۔سوچ آج شام ہونے والے انٹرویو کی جانب تھی ۔

" جیسا میں سوچ رہی ہوں۔۔اگر ایسا نہ ہوا تو؟" ایک یہی سوال اسے رات سے پریشان کر رہا تھا ۔۔

" لیکن میں مسٹیک نہیں کر سکتی۔۔میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہی ہے۔۔اسے ہی ہونا چاہیئے" اور یہ تسلی وہ رات سے ہی خود کو دے رہی تھی ۔۔

نظر اب گلدان میں لگے پھولوں کی جانب گئی۔۔جہاں ایک پیپر رکھا تھا ۔۔

اس نے وہ پیپر نکالا ۔۔

" کیا آج آپ اس چائے کے ساتھ کافی پی سکتی ہیں ؟ "

پڑھ کر ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔یہ شخص بہت الگ انداز میں بات کرتا ہے ۔۔

اس نے بیگ سے ایک پین نکالا اور اب اس پیپر پر لکھا ۔۔

آج مجھے ایک انٹرویو اٹینڈ کرنا ہے۔۔پھر کبھی سہی" جواب لکھ کر اس نے " پیپر دوبارہ گلدان میں رکھا ۔۔

اور اب وہ دوبارہ کافی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔سوچ اب بھی اس انٹرویو کی جانب تھی۔۔جو اسے کچھ مشکوک لگ رہا تھا ۔۔

وہ اپنے آفس میں اسی پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا جب اسکا موبائل بجا ۔ اس نے کالر آئی۔ڈی دیکھی۔ سمیر کی کال تھی ۔۔

" ہاں بولو"

میں ائیر پورٹ پر ہوں۔" سمیر کی آواز پر چونکا " ۔۔

اتنی جلدی؟ اتنی صبح صبح؟" واقعی حیران ہونے والی بات تو تھی ہی۔۔ کیونکہ "
۔۔ سمیر اتنی جلدی جائے گا؟ اسکی امید نہیں تھی اسے

ہاں۔۔ جب وقت کا کچھ معلوم نہ ہو رو حان تو کاموں کو بلاوجہ ڈِلے نہیں کرنا "
۔۔ چاہئے۔" سمیر کی بات وہ سمجھ گیا تھا جبھی سمجھ کر سر ہلایا

۔۔ لیکن ایک مسئلہ ہے" سمیر نے کہا "

" ؟ کیا "

اس میں ایڈریس تو ہے پر کوئی نام نہیں ہے۔۔ مطلب یہ کہ کس کا گھر ہے؟ "
" ؟ کیا کہونگا میں وہاں

اوہ ہاں۔۔ میں نام تو پوچھنا بھول ہی گیا ان سے" ماتھے پر ہاتھ پھیرتے کہا "

۔۔

۔۔ تو پھر؟ میں وہاں جا کر کیا کہوں؟" اس نے اپنا سوال دہرایا "

" صائمہ۔۔ کہنا کہ تم صائمہ آنٹی کے رشتے دار ہوں "

" اب یہ صائمہ آنٹی کون ہیں ؟ "

" انکی وائف۔۔" وہ رکا۔۔ایک گہری سانس لی ۔۔

" ایکس وائف۔۔" اسی کے ساتھ کال کٹ گئی تھی ۔

نظر ایک بار پھر ایل۔ای۔ڈی پر گئی جہاں فلک مراد اب کیفے سے باہر نکل رہی تھی ۔

جبکہ سحر اب اس گلدان سے پیپر نکال کر اسکے آفس کی جانب آرہی تھی ۔

کچھ دیر گزرتی ہے اور دروازے پر دستک ہوتی ہے ۔

" کم ان" اس کا جواب ملتے ہی سحر ایک پیپر لے کر آتی ہے اور اسکے سامنے رکھتی ہے ۔

" تھینکس" مسکرا کر کہتے وہ پیپر اٹھاتا ہے ۔۔

" ویسے آج کل کے دور میں یہ لیٹرز پاس کرنا کچھ عجیب نہیں لگتا؟" سحر نے مسکرا کر کہا جس پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔

" عجیب نہیں یونیک اور اسے یونیک چیزیں پسند ہیں "

" ؟ اور آپ کو "

" مجھے وہ پسند ہے "

اور روحان ملک کا جواب اسے لاجواب کر گیا تھا۔۔ایک گہری مسکراہٹ ۔ ہونٹوں پر سجائے وہ اب واپس جانے کے لئے پلٹی

۔ اس کے جاتے ہی اب روحان نے پیپر کھولا

" آج مجھے ایک انٹرویو اٹینڈ کرنا ہے۔۔پھر کبھی صحیح "

۔۔ انٹرویو؟" چونک کر کہتے وہ سیدھا ہوا "

فلک مراد اور انٹرویو؟ امپاسیبل" اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔وہ انٹرویو کے " ؟ لئے کیسے مان سکتی ہے

جسے اپنے بارے میں بات کرنا بھی پسند نہ ہو۔۔وہ انٹرویو کے لئے مان گئ؟ "

دال میں ضرور کچھ کالا ہے" بڑابڑاتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا اور اب

۔۔ اس پر کچھ سرچ کرنے لگا جو کہ اسے اگلے ہی لمحے مل گیا

" فلک مراد کا لائو انٹرویو آج شام سات بجے "

۔۔ فوراً ہی موبائل لکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔وہ ایک لائو انٹرویو کے لئے مان گئ ہے تو اسکا "

۔۔ مطلب۔۔" وہ رکا اور پھر مسکرایا

۔۔ ایک اور گیم" مسکراہٹ گہری ہوئ "

" ؟ آخر آپ کھیلنا کب بند کرینگیں فلک میم "

۔۔ ایک سوال ہوا

۔۔ روحان ملک کی جانب سے

۔۔ فلک مراد سے

؟ پر کیا کھیل صرف فلک ہی رہی ہے

یا --

؟ وقت بھی کوئی کھیل کھیل رہا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ شام چھ بج کر پچپن منٹ کا وقت ہے جب ایک سٹوڈیو میں تمام کیمرہ مینز اپنی اپنی جگہ موجود کیمراز کی ڈائیریکشن سیٹ کرنے میں مصروف ہیں -- جبکہ مینیجر چہرے پر پریشانی لئے انہیں گائیڈ کرنے میں --

وہ ابھی تک نہیں آئیں -- کچھ دیر میں ہمیں لائیو ہونا ہے" ہاتھ میں پہنی گھڑی " -- دیکھتے کہا جس پر سامنے کرسی پر آرام سے ٹیک لگائے ارسلان مسکرایا

وہ آئینگی" بہت کانفیڈنس سے جواب آیا جس پر منیب صاحب نے ایک "
۔۔ غصیلی نظر سے اسے دیکھا

یہ تم پچھلے ایک گھنٹے سے کہہ رہے ہو پر کہاں ہے وہ؟ صرف پانچ منٹ رہ گئے "
ہیں ارسلان اور انکا کچھ نہیں معلوم۔ یہاں تک کہ انکی اسسٹنٹ بھی کال ریسیو
۔۔ نہیں کر رہی" وہ اس وقت واقعی پریشان نظر آرہے تھے

پر ارسلان۔۔ اسکے چہرے پر تھا جو بس اطمینان۔۔ سیدھا ہو کر بیٹھا اور انکی
۔ جانب دیکھا۔۔ ٹھیک انکی آنکھوں میں

وہ۔۔ آئیں۔۔۔ گی" ایک ایک لفظ بہت ٹھہر ٹھہر کر کہا۔۔ جیسے سامنے "
۔۔ والے کے دماغ میں اسے نقش کرنا ہو

حد ہو گئ" اسی کے ساتھ وہ ایک بار پھر فلک مراد کی اسسٹنٹ کو کال کرنے "
۔ لگے۔۔ جس نے آفکورس کوئ ریسپانس نہیں دینا تھا

جبکہ ارسلان ایک بار پھر مسکراتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا

۔۔

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرنے میں مصروف تھے جب دروازہ ناک ہوا ۔۔

آجاؤ" مصروف انداز میں جواب دیا گیا " ۔۔

صاحب، روحان صاحب آئے ہیں" ملازم نے دروازے سے سر نکالتے کہا"

۔۔

اچھا۔۔ اسے بٹھاؤ میں آتا ہوں" لیپ ٹاپ بند کرتے کہا " ۔

اچانک آیا ہے آج۔۔ ضرور کوئی بات ہو گی" خود سے کہتے وہ اب اپنا موبائل " اٹھاتے کمرے سے باہر نکلے ۔۔

کچھ دیر بعد وہ ٹی۔وی لاؤنج میں آئے جہاں روحان ہاتھ میں ریموٹ پکڑے کوئی چینل لگا رہا تھا ۔۔

" یہ پہلی بار ہے جب میں روحان ملک کو ایک ٹی۔وی چینل کے لئے اتنا ایکسائیٹڈ دیکھ رہا ہوں" مسکرا کر دائیں جانب رکھے صوفے پر بیٹھتے کہا جس پر روحان چونکا۔۔ جیسے انکے آنے کا احساس ہی نہ ہوا ہو ۔۔

" اور یہ بھی پہلی بار ہے کہ جب روحان ملک اپنے آس پاس سے بلکل بے خبر ہوا ہے" اسے غور سے دیکھتے کہا ۔

" اوہ۔۔وہ مم۔۔میں بس کچھ ڈھونڈ رہا ہوں" انہیں جواب دیتا وہ دوبارہ چینلز بدلنے لگا ۔۔

" اور یہ بھی پہلی بار ہے جب اس نے میرا حال تک نہیں پوچھا" ٹانگ پر ٹانگ ٹکائے کہا جس پر روحان مسکرایا ۔

" مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ آپکا حال بہت اچھا ہے "

اور مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تمہارے حالات کچھ زیادہ ہی اچھے ہیں" معنی خیز "
۔ انداز میں کہا۔ جبکہ روحان اب ایک چینل پر رکا

۔۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔" مکمل طور پر ٹی۔وی کی جانب متوجہ ہوتے کہا "

تم یہاں مجھ سے ملنے آئے ہو یا ٹی۔وی دیکھنے ؟" اسے مسلسل ٹی۔وی کی "
۔۔ جانب متوجہ دیکھ کر پوچھا

میں یہاں آپکو کسی سے ملوانے آیا ہوں" مسکرا کر کہا جس پر انہوں نے "
۔ سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا

" ؟ کس سے "

ایک ایسی شخصیت جس سے مل کر، جسے سن کر آپ بہت بہتر بلکہ بہترین "
۔ محسوس کرینگے" ایکسائٹمنٹ لہجے سے واضح تھی

"؟ کسی سیلیبریٹی کو دیکھ کر کوئی کیسے بہتر محسوس کر سکتا ہے "

۔۔ وہ سیلیبریٹی نہیں ہے سر" وہ رکا "

۔ تو پھر کون ہے؟" سوال ہوا "

۔ جس کے جواب میں ماضی کی ایک آواز روحان کے کانوں میں گونجی

۔ تمہاری زندگی نہیں رہی، تو تمہارے اپنوں کی زندگی بھی نہیں رہے گی "

میری زندگی نہیں رہی، تو سب ایسا ہی رہے گا۔ کسی کی زندگی کو کوئی فرق نہیں

۔۔ پڑے گا

" ؟ تو بتاؤ روحان ملک ۔۔ ہم دونوں میں سے عام کون ہے

۔ خاص" بے اختیار ہی روحان ملک نے کہا "

" وہ خاص ہے ۔۔ بہت خاص "

اور اسی کے ساتھ ۔۔ ایک مسکراہٹ نے روحان ملک کے ہونٹوں کو چھوا ۔۔

آنکھوں میں ایک چمک روشن ہوئی جو رضا صاحب کی نگاہوں سے چھپ نہیں

۔ سکی

پھر تو میں بھی دیکھنا چاہونگا کہ اتنا خاص کیا ہے اس میں" اور اسی کے ساتھ۔ "
وہ دونوں اب ٹی۔وی کی جانب متوجہ ہوئے۔

۔ جہاں اب شو سٹارٹ ہو رہا تھا

مینجر صاحب کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔ نظر اک بار پھر
گھڑی کی جانب گئی جہاں صرف ایک منٹ باقی تھا اور فلک اب تک نہیں آئی تھی

۔

اب اگر اس عمارت سے باہر آؤ تو فلک مراد ہاتھ میں موبائل پکڑے یہی چینل
لگائے بہت اطمینان سے اپنی گاڑی میں بیٹھی ہے جبکہ ساتھ بیٹھی مریم پریشانی
۔ کے عالم میں اپنے موبائل میں آنے والی کال اور کبھی اسکی جانب دیکھتی ہے

۔ میم۔۔ایک منٹ رہ گیا ہے" اس نے کہا "

آئی نو" موبائل کی جانب دیکھتے جواب دیا۔ جبکہ مریم نے اب کن انکھیوں "
سے اسکے موبائل کی جانب دیکھا۔

۔ جہاں اب اس شو کا ٹائیٹل چل رہا تھا

سٹارٹ ہو گیا! " ایک جھٹکے سے مریم نے کہا جس پر فلک نے چونک کر اسکی "
۔ جانب دیکھا

تمہیں اتنی بے چینی آخر ہے کس بات کی؟" اسی غور سے دیکھتے کہا جس پر "
۔۔ مریم کچھ گڑبڑائی

نن ۔۔وہ شو سٹارٹ ہو گیا ہے میم ۔ ہمیں اندر جانا چاہیۓ" اس نے ایک بار پھر "
۔ اپنی بات دہرائی

" ۔۔۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کب کہاں اور کہاں "

اسلام علیکم ایوری ون" اور موبائل سے آتی آواز ۔۔فلک مراد کے الفاظ "
۔ روک گئ

۔ اسے لگا ۔۔ جیسے آواز رکی نہیں ۔۔الفاظ دم توڑ گئے ہوں

۔۔ یہ آواز ۔۔اس آواز کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی ۔یہ آواز

" میں ہوں آج کے اس سپیشل شو میں آپکا ہوسٹ" ارسلان "

۔۔ اور فلک مراد کو لگا۔۔ جیسے اسکے کانوں کو کوئ دھوکہ ہوا ہو

۔۔ فوراً موبائل کی جانب دیکھا

۔۔ جہاں ایک چہرہ۔۔ ایک بہت میچیور چہرہ۔۔ مسکراتا چہرہ چمک رہا تھا

۔۔ جس کی نگاہیں۔ جس کی وہی پرانی نگاہیں اسی کو دیکھ رہی تھیں۔۔ نہیں

۔ وہ دیکھ نہیں رہی تھیں۔۔ وہ تو اسے تلاش کر رہی تھیں

بلکل ایسے ہی۔۔ جیسے پچھلے کئ سالوں سے فلک مراد کی آنکھیں اسے تلاش کر رہی تھیں ۔۔

۔۔ اور پھر

۔۔ مریم نے دیکھا

۔ کہ فلک مراد ایک جھٹکے سے موبائل وہی پھیکتی گاڑی سے باہر نکلی

۔ اور بہت تیزی سے تقریباً بھاگتے ہوئے اندر کی جانب گئ

۔ جبکہ مریم بھی اب اسکا سامان اٹھاتی اسکے پیچھے بھاگی

ارسلان! " روحان ملک کے ہونٹوں سے حیرت انگیز لہجے میں یہ نام نکلا۔۔ "

ہاں ۔۔وہ بھی ارسلان کے غائب ہونے سے انجان نہیں تھا۔پاکستان آکر اسے معلوم ہوگیا تھا کہ ارسلان بھی اسی روز کہیں چلا گیا تھا۔۔کیوں؟ یہ وہ کبھی سمجھ نہیں پایا ۔۔

پر آج۔۔ آج اچانک اس طرح ارسلان کا سامنے آنا۔۔یہ واقعی بہت حیرت انگیز تھا ۔

۔ یہ کون ہے ؟" رضا صاحب کی جانب سے پوچھا گیا "

۔ فیملی" ایک مختصر جواب آیا "

آپ سوچ رہے ہونگے کہ آج کے دن ایسا کیا خاص ہے کہ آج میں جو کہ " بلکل بھی ایک ہوسٹ نہیں ہوں۔وہ اتنا بڑا اور لائیو شو آپکے سامنے کرنے آیا ہے۔۔اور یقیناً اسکا جواب بھی کئی لوگ جانتے ہیں کہ آج کے انٹرویو میں ایسا کیا

خاص ہے۔۔ مگر میں۔۔ میں پھر بھی آپکو بتانا چاہونگا کہ آج کا انٹرویو خاص کیوں ہے ؟" وہ رکا۔ نظر منیجر کی جانب گئ جواب بھی پریشان تھا۔۔ مگر ارسلان اب بھی پریشان نہیں ہوا ۔

تو آج کا انٹرویو خاص اس لئے ہیں کیونکہ آج ہمارے پاس آرہی ہیں ایک " عورت کی کامیابی کی سب سے بہترین مثال۔۔ فلک مراد ۔۔ "

اور یہی وہ لمحہ تھا جب فلک مراد کے قدم سٹیج کے سامنے آکر رکے۔۔ پھولی ہوئ سانسوں کے ساتھ وہ سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ شخص جسے دیکھنے کے لئے اسکی آنکھیں ترس گئیں تھیں۔۔وہ جو اسکی فیملی تھا ۔

جو اسکی فیملی ہے ۔۔

" اور آج میں سپیشلی یہاں ہوں تو اسکی وجہ ہے فلک مراد "

اور یہی وہ لمحہ تھا جب فلک مراد کی نظروں سے ارسلان کی نظریں ملیں ۔۔

اور انہیں لگا جیسے وقت رک گیا ہے ۔

۔۔ فلک مراد نے دیکھا

اسکے سامنے ایک اٹھارہ سال کا لڑکا کھڑا ہے۔۔وہ جو اداس تھا اور اسے دیکھ کر
۔ مسکرا دیا

ارسلان نے دیکھا

اسکے سامنے بیس اکیس سال کی لڑکی کھڑی ہے۔۔وہ جو خود اداس ہے۔۔پر
۔ اسکی مسکراہٹ کی وجہ بنی ہے

۔۔ فلک مراد نے دیکھا

۔۔ اسکے سامنے ایک بائیس سال کا لڑکا کھڑا ہے

وہ جو بہت پر سکون اور بہت چلبلا ہے۔۔اسکی ناک میں دم کر دینے والا۔۔پر
۔۔ اسکے لئے سب سے خاص

۔۔ ارسلان نے دیکھا

۔۔ اسکے سامنے چوبیس پچیس سال کی لڑکی کھڑی ہے

وہ جو اسکی باس ہے۔۔ بہت سخت باس، بہت غصہ کرنے والی۔۔ کھیل کھیلنے والی

۔۔ ۔۔ پر اسکے لئے سب سے الگ، سب سے اہم

فلک مراد۔۔ جو میرے لئے بہت خاص ہیں۔" ارسلان نے کہنا شروع کیا "

۔۔

۔۔ فلک مراد۔۔ جو خود بہت خاص ہیں

۔۔ فلک مراد۔۔ جن کی تعریف میں ہر لفظ کم ہے

"۔۔ فلک مراد۔۔ جو خود اپنی مثال آپ ہیں

اسکے ایک ایک لفظ کے ساتھ فلک کے قدم سٹیج کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

۔ اسے ہی دیکھتے ہوئے بہت غور سے

۔۔ وہ اب بلکل اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔ کیمرے کے قریب

۔۔ اور فلک مراد نے دیکھا

اس کے سامنے چھبیس سال کا ایک کامیاب، پر کشش اور میچیور شخص کھڑا ہے
--

وہ جو آج خود مختار ہے۔۔وہ جو سمجھدار اور ذمہ دار ہے۔۔وہ جس میں سب بدل گیا۔۔پر وہ خود؟اسکی آنکھیں۔۔

۔۔ وہ آج بھی وہیں ہیں۔۔یہ شخص اتنا بدل کر بھی آج بھی وہی ہے

۔۔ اسکی فیملی۔۔۔فلک مراد کی واحد فیملی

۔۔ اور ارسلان نے دیکھا

اس کے سامنے کھڑی ہے انتیس سال کی لیڈی۔۔جو آج پہلے سے زیادہ کامیاب ہے۔۔وہ جس کی خوبصورتی پر وقت کا کوئ اثر بھی نہیں ہوا۔۔وہ جو آج بھی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خوب سیرت بھی ہے۔۔وہ جو آج پہلے سے

۔۔ کئ زیادہ مضبوط ہے۔۔پر وہ آج بھی وہی ہے

۔ کھیل کھیلنے والی

۔ اسکی فیملی ۔۔ ارسلان کی واحد فیملی

" تو بلاتے ہیں سب سے خاص ۔۔ فلک مراد کو "

۔۔ اور اسی کے ساتھ ۔۔ سب نے دیکھا

۔۔ فلک مراد کیمرے کے سامنے آئی ۔۔ آہستہ آہستہ چلتی

۔۔ اور ارسلان کے بلکل سامنے آکر رکی

۔۔ اسلام علیکم مس فلک مراد " ارسلان نے کہا "

۔۔ وعلیکم اسلام مسٹر ارسلان " فلک مراد نے جواب دیا "

۔۔ اور اسی کے ساتھ

۔۔ دونوں کے ہونٹ مسکرائے ۔۔۔ ایک خوشگوار مسکراہٹ

۔۔ اور اسی کے ساتھ ۔۔ روحان کے ہونٹ مسکرائے ۔۔ دلی مسکراہٹ

۔۔ اور اسی کے ساتھ

دور کراچی شہر میں اپنی گاڑی میں موجود موبائل پر یہ منظر دیکھتے سمیر کے ہونٹ مسکرائے ۔۔

واٹ آ سرپرائیزنگ میٹنگ" مسکرا کر کہتے سمیر نے موبائل جیب میں رکھا " اور سامنے دیکھا ۔۔

جہاں ایک گھر ہے ۔۔

وہی گھر ۔۔ جس کے لئے وہ کراچی آیا تھا ۔

وہ گھر ۔۔ جس کی جانب سمیر کے قدم بڑھے ۔۔

جبکہ فلک مراد ۔ اب ایک گہری سانس لے کر خود کو نارمل ظاہر کرتی ارسلان کے سامنے بیٹھی ۔۔

جبکہ دوسری جانب سمیر اس گھر کے دروازے پر آ کر رکا اور ایک گہری سانس لے کر بیل کی ۔۔

وہی گھر ۔۔ جہاں شاید ایک اور پردہ اٹھنے والا تھا ۔۔

۔۔ پر سوال یہ ہے کہ

؟ اس بار پردے کے پیچھے کون ہے

☆☆☆☆

"سب سے پہلے تو میں آپکا شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ انٹریو ایکسیپٹ کیا جبکہ آپ میڈیا میں آنا کچھ خاص پسند نہیں کرتیں" اس نے کہا۔۔ جس پر فلک ۔ مراد مسکرائی

"سب سے پہلے تو آپکا شکریہ کہ آپ نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا جبکہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ سب مجھے سامنے کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں کوئی سیلیبرٹی نہیں ہوں نا ہی کوئی پہلی ورکنگ وومین "

۔۔ اور فلک مراد کے انداز پر مسکرایا

۔۔ سامنے بیٹھا ارسلان

۔۔ اسے دیکھتا روحان

۔۔ اسے دیکھتے رضا حاجب

۔۔ اور کراچی کے ایک گھر کے ٹی۔وی لاؤنج میں اسے ہی دیکھتا عمر الیاس

یہ کبھی نہیں بدلے گی" ایک جملہ تین انسانوں کے دماغوں میں ایک ساتھ آیا "

۔۔

اس میں کوئی شک نہیں۔۔ناہی آپ سیلیبریٹی ہیں اور ناہی آپ کوئی پہلی " ورکنگ وومین ہیں۔۔پر پھر بھی سب آپکو دیکھنا چاہتے ہیں۔۔کیونکہ آپ فلک مراد ہیں۔۔رائل فائینس کی فلک مراد۔۔وہ فلک مراد جس نے ایک بہت ہی انوکھے انداز میں سامنے آکر سب کو حیران کر دیا۔۔وہ فلک مراد جس نے اکیلے ہی اپنی پہچان بنائی وہ بھی اتنی رازداری سے کہ کسی کو کوئی خبر ہی نہیں ہوئی "

۔۔ ارسلان نے کہا معنی خیز انداز میں

پہلی بات تو یہ کہ انسان کیا کر رہا ہے ؟ کس نیت سے کر رہا ہے ؟ وہ کیا کرنا چاہتا "
ہے ؟ یا وہ اپنی چاہتوں کو پورا کرنے کے لئے کتنی کوششیں کر رہا ہے اس کے
بارے میں اگر کسی کو معلوم ہونا سب سے زیادہ اہم ہے تو وہ ہے بس اسکا اللہ ۔۔
۔ کیونکہ کامیابی تو اسے اسی رب نے ہی دینی ہے

دنیا کو دکھاد کھا کر کام کرنا، انہیں جتا جتا کر کوششیں کرنا؟ ایسے جیسے کسی پر بہت
۔ بڑا احسان ہو رہا ہے۔۔ اسکا انجام تو ناکامی اور بے سکونی ہے

اور میں کامیاب ہونا چاہتی تھی۔ میں سکون چاہتی تھی۔ بس اسی لئے میں نے
" ۔ کوئی نمائش نہیں کی

اور فلک مراد کے جواب پر جہاں روحان اور ارسلان کے ہونٹوں پر اک فخریہ
۔۔ مسکراہٹ آئی

وہی رضا صاحب بھی اب چہرے پر مسکراہٹ لئے آگے جھکے۔۔ ٹی۔ وی کی
۔۔ جانب مکمل متوجہ ہو کر۔۔ ایسے جیسے اس سے اہم کوئی چیز ہی نہیں ابھی

۔۔ جبکہ اگر کراچی کی جانب واپس آئیں۔ جو سمیر نے اب ایک بار اور بیل کی

۔۔ جس پر ایک گارڈ نے دروازہ کھولا

۔۔ جی کس سے ملنا ہے آپکو؟" سوال ہوا۔۔ گارڈ کی جانب سے "

یہ تو مجھے نہیں معلوم۔۔ آپ اندر جا کر کہیں کہ صائمہ آنٹی کا بھانجا آیا ہے" "

۔۔ جو سوچ کر آیا تھا وہی کہا۔۔ جس پر گارڈ نے سر ہلایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا

آپکو دیکھنے والے بہت سے لوگ سب سے زیادہ بے چین یہ جاننے میں رہتے " ہیں کہ ایک اکیلی خاتون ہو کر اتنی کم عمری میں آپ نے کیسے خود کر دنیا کی نظروں سے بچا کر کامیابی کی سیڑھیاں چڑھی۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں اکیلی لڑکی کا تو رہنا ہی اتنا مشکل ہو جاتا ہے اور آپ نے صرف چار سال میں ایک کمپنی ڈیویلپ کر لی؟" ارسلان نے سوال کیا۔۔ جبکہ اس سوال پر فلک مراد ۔ مسکرائی

۔۔ اداس مسکراہٹ

؟ معاشرہ عورت ہو یا مرد۔۔ کب کسی کو کامیاب اور خوش دیکھ سکتا ہے "

یہاں ایک عورت اگر اکیلی پڑ جاتی ہے تو دنیا اسے نوچ کھانے کی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتی ہے ۔

اور جب یہاں کوئی مرد اکیلا ہو جائے تو دنیا اسے کھلی دولت سے بھری تجوری کی طرح دیکھتی ہے ۔

محبت اکیلی عورت سے اسکی خوبصورتی یا صرف اسکی دولت کی وجہ سے ہوتی ہے ۔

محبت اکیلے مرد سے اسکی دولت یا صرف اسکے وارث ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے ۔

ان شارٹ محبت نہیں۔۔لالچ ہوتی ہے ۔

اور یہ بات وہ دونوں اکیلے لوگ جانتے بھی ہیں۔۔ کہ اہمیت انکی ہے، اہمیت انکی مادی چیزوں کی ہے ۔

پر مجھے حیرت ہے۔مجھے حیرت ہے کہ سب جاننے کے باوجود بھی وہ کیسے دنیا کو
۔ انکے ساتھ یہ سب کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں

مطلب اگر آپکو معلوم کے کہ آپ جس کے ساتھ چل رہے ہیں اسکے بغل میں
؟ آپکو قتل کرنے کے لئے چھری ہے تو آپ اسکے ساتھ چل ہی کیوں رہے ہیں

مانا کے اکیلا چلنا مشکل ہوتا ہے۔۔بہت مشکل اور کبھی کبھی اذیت ناک بھی۔۔
مانا کہ یہ مٹی کے لوگ ہمیں اکیلے بھی نہیں رہنے دینگے اور ساتھ بھی نہیں دینگے
۔۔

؟ لیکن یہاں میرا سوال ہے کہ۔۔ کیا آپ واقعی اکیلے ہیں

؟ کیا کوئی کبھی بھی اکیلا ہو سکتا ہے؟ خاص طور پر ایک مسلمان

؟ کیا ایک مسلمان اپنے ایمان کے ساتھ اکیلا ہو سکتا ہے

یا وہ بھول گیا ہے کہ انہیں مٹی کے لوگوں کو بنانے والا۔۔اسی دنیا کو قائم کرنے
والی ایک ذات بھی ہے۔۔وہ جو سب سے زیادہ تم سے محبت کرنے والی ہے۔۔

وہ جو تمہارا ساتھ کبھی نا چھوڑنے والی ہے۔۔ وہ ذات جس کے پاس سب بدل دینے اور تمہیں سانپوں کے بل سے میں رہتے ہوئے انکے زہر سے پاک رکھنے کی طاقت ہے۔ تو کیا میں، کیا آپ اور کیا کوئی بھی اکیلا ہے ؟ "

وہ رکی۔۔ اچانک ہی کچھ یاد آیا اور اسکے ہونٹ مسکرائے ۔۔

اور اگر لوگ میرا اکیلا پن دیکھ کر حیران ہوتے ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ۔۔ "

میرا اللہ کسی سائے کی طرح ہر پل، ہر لمحہ میرے ساتھ ہے ۔

تو آپ نے سائے کے بنا بھی کبھی کوئی انسان دیکھا ہے کیا ؟ "

اور یہ جواب جانے اسے دیکھنے والے کتنے ہی لوگوں کو لاجواب کر گیا ۔۔

اور فلک مراد کا جواب رضا صاحب کے دل میں جانے کیسا ہی عجیب سا سکون بھر گیا ۔

اور یہ جواب روحان ملک کی نگاہوں میں فلک مراد کے لئے محبت کی چمک کو مزید روشن کر گیا ۔۔

اور یہ جواب ارسلان کا فخر بن گیا ۔۔

" اندر آجائیں" گارڈ نے آکر کہا۔ جس پر اس نے ایک گہری سانس خارج کی ۔

" شکر ہے ایک مرحلہ تو گزرا" اندر داخل ہوتے سوچا ۔

" یہ لڑکی۔۔ یہ کون ہے ؟" رضا صاحب نے پوچھا۔۔ نظریں ٹی۔وی پر ٹکائے ۔

" فلک مراد" ایک جواب آیا۔۔ روحان ملک کی جانب سے جبکہ رضا صاحب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ بہت غور سے ۔

" تم اس سے محبت کرتے ہو" کچھ دیر بعد کہا ۔۔

جبکہ روحان نے انکی جانب دیکھا۔۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ بتا رہے تھے ؟ یہ وہ سمجھ نہیں پایا ۔۔

" صاحب یہ ہیں وہ صاحب" ملازم نے اسے ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھے ایک شخص کے پاس لے جاتے کہا ۔۔

جس پر سمیر نے اسکی جانب دیکھا ۔۔

" یہ ۔۔۔یہ کچھ جانا پہچانا کیوں لگ رہا ہے ؟" اسے دیکھتے ہی وہ الجھا۔۔ جانے کیوں ؟ پر اسے یہ شخص کچھ دیکھا دیکھا سا لگ رہا تھا ۔

" کون ہو تم ؟" اسکے بلکل سامنے آکر کھڑے ہوتے بے حد سنجیدگی سے اس نے پوچھا ۔

" بے انتہاہ" روحان ملک نے کہا۔۔ جس پر رضا صاحب مسکرائے ۔۔

" وہ ڈیزور کرتی ہے۔ یہ لڑکی واقعی بہت خاص ہے" ایک بار پھر فلک کو دیکھتے کہا۔ جس کے لئے جانے کیوں پر دل میں عزت کے ساتھ ساتھ عجیب سی اپنائیت بھی پیدا ہوئی۔۔ دل جانے کیوں پر اس سے ملنے کی چاہت پیدا ہوئی ۔

میں نے کہا تھا ان سے مل کر آپ بہت بہتر محسوس کرینگے" مسکراتے ہوئے "
۔۔ انہیں دیکھتے کہا۔۔ انکے چہرے پر چھایا سکون وہ دیکھ رہا تھا

" ٹھیک کہا تھا۔۔ بہت اثر ہے اسکی باتوں میں اور اسکی شخصیت میں "

میں صائمہ آنٹی کا بھانجا ہوں" مکمل کانفیڈنس سے کہا جس پر سامنے کھڑا "
۔ شخص مسکرایا۔۔ معنی خیز مسکراہٹ

" ؟ اور یہ صائمہ آنٹی کون ہیں "

وہی جن کی اولاد یہاں موجود ہے۔۔ مجھے اس سے ملنا ہے" سمیر نے کہا جس "
۔۔ پر سامنے کھڑے شخص کے تاثرات بدلے

تو کیا ایک انسان کو کسی دوسرے انسان کی ضرورت نہیں ہوتی؟" سوال "
۔ ہوا۔۔ ارسلان کی جانب سے

ہوتی ہے۔۔ بلکل ہوتی ہے۔۔ یہاں کوئی ایسا شخص نہیں جسے کسی ایک دن "
۔۔ بھی کسی دوسرے انسان کی ضرورت پیش نہ آئی ہو

یہاں تک کہ اگر ہمیں کوئی چیز بھی بائے کرنی ہے تو ہمیں اس کے لئے کسی سیلر کی ضرورت ضرور پڑے گی۔۔

انسان ایک دوسرے سے ہمیشہ کنکٹڈ ہی رہتے ہیں چاہے وہ کچھ بھی کر لیں۔۔

ہمیں اگر لگتا ہے کہ ہم سب اکیلے کر سکتے ہیں؟ تو یہ ناممکن ہے۔۔

اگر بزنس کی بات کی جائے تو اسکے لئے بھی ہمیں کلائنٹس کی ضرورت ہے۔۔وہ نہیں تو بزنس ہیں۔۔

اور اسی طرح کسی تعلق یا رشتے کی بات کی جائے تو اسکے لئے بھی کسی انسان کی ضرورت ہے۔۔

وہ نہیں تو کوئی تعلق اور رشتہ ہی نہیں۔۔

اور اس دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جس کا کوئی رشتہ نہ ہو۔۔

پھر چاہے وہ کتنا ہی اکیلا کیوں نہ ہو؟ اللہ نے کسی نہ کسی انسان سے کسی نہ کسی انداز میں اسکا کوئی نا کوئی تعلق ضرور رکھا ہے۔۔

اب ہم اسے مانتے نہیں تو اس میں قصور ہمارا ہے۔۔" کاندھے اچکا کر فلک نے اپنی بات مکمل کی ۔۔

" جاؤ اور جاکر اپنے اس مسٹر رضا سے کہہ دو کہ یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔۔ اوک" اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اس شخص نے کہا۔۔دھمکی آمیز لہجے میں، جس پر سمیر مسکرایا ۔۔

" میرا کسی بھی رضا صاحب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔میں یہاں اپنے کزن کے لئے آیا ہوں "

" کزن ؟" وہ شخص اب مسکراتا ہوا دوبارہ صوفے پر جاکر بیٹھا اور ٹی۔وی کا والیم کھولا۔۔جس پر سمیر کی نظر ٹی۔وی پر چلتے فلک مراد کے انٹرویو پر پڑی

۔۔

" یہاں تمہارا کوئی کزن نہیں ہے۔۔کیونکہ صائمہ آنٹی کا کوئی بھائی بہن ہی نہیں تھا۔۔" کہتے ہوئے اسکی جانب دیکھا۔۔بے حد سنجیدگی سے ۔۔

نیکسٹ ٹائم معلومات مکمل لے کر آنا۔۔" اسے ایک بار پھر وان کرتے وہ "
۔۔ ٹی۔وی کی جانب متوجہ ہوا

؟ جبکہ سمیر اب روحان کو کوسنے لگا۔۔اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا ہے وہ

تو کیا آپکی زندگی میں بھی کوئی ایسا رشتہ یا تعلق ہے؟ اگر۔۔ آپ شئیر کرنا"
۔۔ چاہیں تو" اس کے سوال پر فلک مراد کے ہونٹ مسکرائے

جبکہ رضا ہمدانی نے روحان کو اب تھوڑا آگے جھکتے دیکھا۔۔وہ جواب کا منتظر تھا
۔

بہت ہیں۔۔ میری زندگی مجھ پر بہت مہربان رہی ہے۔۔اس نے پہلے مجھ سے "
میرے سب سے اہم اور قیمتی رشتے چھینے، مجھے اکیلا کر دیا۔۔ پھر اس نے مجھے کچھ
بہت اچھے لوگوں کے سپرد کیا۔۔ اور پھر انہیں بھی چھین لیا" وہ رکی۔۔
۔ آنکھوں میں اداسی کی ایک لہر دوڑی جسے سبھی نے نوٹ کیا

اور پھر اس نے مجھے پھر سے بہت اچھے انسانوں سے ملوایا۔۔وہ جو میرے "
۔۔ بہترین دوست بن گئے۔جو میرے ساتھ رہے۔۔" وہ ایک بار پھر مسکرائی

"اور پھر مجھے ایک ایسا شخص ملا جس سے مل کر لگا جیسے زندگی تو یہاں ہے۔۔

تو پھر میں کہیں اور کیوں ہوں؟" ماضی کا ایک ٹریفک ایکسیڈنٹ فلک مراد کی نظروں سے گزرا۔۔ جبکہ روحان ملک اب بے چین ہوا۔۔

"جاؤ" فلک کے الفاظوں کو غور سے سنتا سمیر اس شخص کے کہنے پر چونکا اور پلٹا۔۔

"اور پھر۔۔ زندگی نے مجھ سے اسے بھی چھین لیا" وہ کہہ کر رکی۔۔ ایک گہری سانس لی۔ جیسے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہو۔۔

"اور پھر جب مجھے یقین آنے لگا کہ شاید میری قسمت میں ہی کسی کا کوئی ٹھہراؤ نہیں تو زندگی نے ایک ایسے شخص کو میرے سامنے لا کھڑا کیا۔۔ جس کی تلاش سالوں سے تھی۔۔ جس کی تلاش آج بھی ہے" ذہن میں ایک اور شخص نمودار ہوا۔۔

جبکہ سمیر جو باہر نکلنے ہی والا تھا۔۔ اچانک کسی سوچ کے ساتھ رکا۔۔ ایسے جیسے کوئی کرنٹ لگا ہو۔۔

اب وہ فوراً پلٹا اور صوفے پر بیٹھے اس شخص کی جانب بہت غور سے دیکھا۔۔ جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کی جارہی ہو ۔۔

" پر میں یہ سامنا اکیلا کرنے کی ہمت جمع نہیں کرپارہی تھی۔۔ مجھے زندگی میں پہلی بار کسی کمی کا احساس ہوا۔ کسی کے ساتھ ہونے کی کمی کا" ایک اداس مسکراہٹ نے فلک کے ہونٹوں کو چھوا۔ جبکہ روحان کی بے چینی مزید بڑھی ۔۔

وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ ہے۔ پر کیا وہ واقعی ہے ؟

اچانک ہی سمیر کے دماغ میں جیسے ایک دھماکہ ہوا۔۔ ماضی کا ایک منظر اسکی نگاہوں کے سامنے آیا ۔۔

جب وہ ایسے ہی ٹی۔وی پر کسی پریس کانفرنس کو دیکھ رہا تھا ۔۔

اور۔۔۔ اس کانفرنس میں یہ شخص بھی تھا ۔۔

ہاں۔۔ یہ وہی ہے ۔۔۔

یہ ---

-- اچانک روحان کے موبائل کی مسیج ٹیون بجی -- جسے اس نے اگنور کیا

-- لیکن میسیج دوبارہ آیا

-- اس نے ٹی-وی پر نظر ٹکاتے موبائل نکالا

-- سمیر کا میسیج تھا

لیکن جیسا کہ میں نے کہا -- زندگی بہت مہربان رہی ہے -- بہت کچھ چھینتی "
" -- ہے تو دیتی بھی ہے

-- روحان نے میسج کھولا

" -- اور مجھے اچانک ہی وہ شخص بھی مل گیا -- وہ جو میری فیملی تھا

فلک نے ارسلان کی جانب دیکھتے کہا -- ایک حقیقی مسکراہٹ لئے -- جس پر ارسلان مسکرایا --

-- فیملی -- ہر رشتے اور تعلق میں سب سے بہترین اور پاکیزہ تعلق -- فیملی

" ۔۔۔ عمر الیاس "

؟ روحان نے پہلا میسیج پڑھا اور وہ کنفیوز ہوا ۔۔ یہ عمر الیاس کا یہاں کیا ذکر

وہ جو میری واحد فیملی ہے" فلک مراد کے آخری الفاظ اسکے کانوں میں "

۔۔ پڑے

۔۔ اب دوسرا میسیج دیکھا

۔۔ وہ گھر "

۔۔ وہ عمر الیاس کا گھر ہے

" وہ عمر الیاس ہے روحان

؟ اور آسمان سے بجلی گرنا کسے کہتے ہیں

؟ اور پیروں سے زمین نکلنا کسے کہتے ہیں

۔۔ یہ روحان ملک کو اس ایک میسیج نے بتا دیا

☆☆☆☆

۔۔ اور وقت کا چکر بھی کیا چکر ہوتا ہے

کھڑی کی گومتی سوئیاں اگر کبھی غور کریں تو بار بار ایک ہی چکر میں گومتی ہیں

۔۔

۔۔ وہ بارہ سے شروع ہوتی ہیں اور بارہ پر ہی واپس آتی ہیں

پر وہ ٹھہرتی نہیں ہیں۔۔وہ چلتی رہتی ہیں۔۔ کیونکہ یہ وقت ہے اور وقت ناتو خود

۔ رکتا ہے ناہی وہ کسی کو رکنے دیتا ہے

۔۔ زندگی کے اس وقت میں انسان کا چکر بھی کچھ ایسا ہی ہے

۔۔ کبھی کبھی انسان زندگی میں آگے چلتا رہتا ہے۔۔قدم بڑھاتا رہتا ہے

اور اس ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اسے لگتا ہے کہ جیسے وہ زندگی میں بہت آگے

۔۔ بڑھ گیا ہے۔۔یا بڑھنے لگا ہے

لیکن وقت کا چکر اسے گھما کر کبھی اسی مقام پر لا کھڑا کر تا ہے جہاں سے اس نے چلنا شروع کیا تھا ۔۔

اور یہ وہ مقام ہو تا ہے جہاں انسان جیسے سن سا ہو جاتا ہے ۔۔

اسے یقین ہی نہیں آتا کہ اس کا ہر بڑھتا قدم آگے نہیں پیچھے کی جانب تھا ؟

وہ جہاں سے شروع ہو تا ہے وہی واپس آجاتا ہے اور اس وقت ۔۔وہ سمجھ نہیں پاتا کہ اسے کیا کرنا ہے ؟

اور کیا نہیں ۔

پر جیسا کہ وقت کا اصول ہے ۔۔وہ جیسا بھی ہو گزر ہی جاتا ہے ۔

اور یہ صرف وقت نہیں گزرتا ۔۔وقت کے ساتھ انسان بھی گزرتا ہے ۔۔

" انکا نام کیا تھا؟" روحان ملک نے خود کو ایک سوال کرتے سنا ۔۔جس پر رضا صاحب نے اسکی جانب دیکھا ۔سوالیاں نظروں سے ۔

" کس کا ؟ "

"؟ جن کے گھر کا ایڈریس آپ نے دیا تھا۔۔وہ کون تھے "

مراد۔۔وہ ہمارے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔۔میں جب صائمہ کے گھر " گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے جانے کے بعد مراد نے ہی اسکی مدد کی تھی۔۔

" یقیناً وہ بھی مراد ہی کے پاس ہے

۔۔ آپ۔۔ آپ دونوں کی شادی کیسے ہوئی تھی؟" ایک اور سوال ہوا "

ہم نے کورٹ میرج کی تھی۔۔میری فیملی مان نہیں رہی تھی تو ہمیں یہی کرنا " ۔۔ پڑا" رضا صاحب کا جواب اسے خطرے کی گھنٹی لگا

اور۔۔" وہ رکا۔۔ایک گہری سانس لی۔جیسے اپنے اندر اگلا سوال کرنے کی " ۔۔ ہمت پیدا کر رہا ہو

اور۔۔آپ دونوں کی ڈائیورس کیسے ہوئی؟" اور اس نے سوال کر ہی لیا "

۔۔

وہ سوال۔۔ جس پر رضا صاحب کے تاثرات بدلے۔۔ وہ اک دم ہی چپ ہو گئے ۔۔

اور روحان۔۔ وہ اس خاموشی سے ڈرنے لگا ۔۔

نہیں۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔ یہ بس ایک اتفاق ہے۔۔ ہے نا؟" دل نے چیخ کر " التجا کی تھی ۔۔

ہماری ڈائیورس نہیں ہوئی تھی" جواب آیا۔۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد " ۔۔

پر۔۔ آپ نے کہا تھا کہ آپکی ایکس وائف تھیں وہ؟ وہ جسے آپ نے چھوڑ دیا " تھا۔۔ اور اپنی اولاد کو بھی؟" مزید سوال ہوئے جو رضا صاحب کا سر جھکا گئے۔۔ ۔۔ آنسوؤں کے کچھ قطرے انکی آنکھوں سے بہے

سچ کہا تھا۔۔ میں نے چھوڑ دیا تھا۔۔ میں نے صرف ایک دن بعد ہی اسے چھوڑ " دیا تھا۔۔ میں اپنے باپ کی دھمکی سے ڈر کر اسکے پاس واپس نہیں گیا۔۔ میں ملک سے چلا گیا۔۔ میں نے اسکی خبر بھی نہیں لی روحان کیونکہ میں اپنے باپ

سے وعدہ کر چکا تھا۔۔اور جب۔۔جب میں نے سالوں بعد اسکے بارے میں جاننے کی کوشش کی۔۔تو معلوم ہوا کہ وہ تو کچھ مہینوں بعد ہی اس دنیا سے چلی گئ تھی۔۔میری بے وفائی کی نشانی اپنے دوست کے حوالے کر کے۔۔وہ چلی گئ

"۔۔ روحان

اور اسی کے ساتھ۔۔آنسوؤں کا ایک سیلاب انکی آنکھوں سے جاری ہوا۔۔پر یہ

۔۔ سیلاب روحان ملک کے دل کو بہا لے گیا

۔۔ اور رضا صاحب کا جواب سارے پردے اٹھا چکا تھا۔۔سب بلکل واضح تھا

۔۔ سچ

سچ پردے میں رہے تو انسان خوشگمانی کے ایسے جہان میں ہوتا ہے جہاں ہر چیز

۔ اور زندگی بے حد خوبصورت لگتی ہے

۔۔ پر جب یہ پردے اٹھتے ہیں۔۔جب سچ نظر آتا ہے

تو لگتا ہے جیسے اچانک ہی کسی حسین خواب سے آنکھ کھل گئ ہو۔۔ لگتا ہے جیسے اچانک ہی زندگی کی حقیقت نے ایک زوردار تماچہ مارا ہو۔۔ ایسا تماچہ۔۔ جو چاروں طبق روشن کر دیتا ہے۔

کچھ ایسا ہی ہوا۔۔ روحان ملک کے ساتھ بھی۔۔

وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے اٹھا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔۔

روحان۔۔ روحان؟" رضا صاحب کی آوازوں کو مکمل اگنور کرتا وہ تیزی " سے اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی" کافی کا کپ اسکی جانب بڑھاتے ارسلان نے کہا۔۔ جسے اس نے مسکرا " کر لیا۔۔

۔۔ بندہ تھینکس ہی کہہ دیتا ہے" اسکے سامنے صوفے پر بیٹھتے کہا "

میں کہنا چاہتی ہوں ارسلان۔۔پر مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کس کس بات کے " لئے تھینکس کہوں میں تمہیں؟پانچ سال پہلے بنائی گئ کافی کے لئے یا پانچ سال بعد؟" طنزیہ انداز میں کہتی فلک نے کافی کا گرم کپ ٹیبل پر رکھا۔۔وہ اس ۔۔ وقت فلک کے فلیٹ میں موجود تھے جہاں وہ انٹرویو کے فوراً بعد آئے تھے

مجھے معلوم ہے میں نے جو کیا وہ غلط تھا۔۔کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتیں " ۔۔ ؟" وہ بس یہی کہہ سکا

میں کرنا چاہتی ہوں ارسلان۔۔پر مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں تمہیں کس کس " بات کے لئے معاف کروں؟مجھے چھوڑ کر جانے کے لئے؟یا مجھے بنا بتائے چھوڑ کر جانے کے لئے؟" وہ کہہ کر کھڑی ہوئی۔۔رخ اب ٹیرس کی جانب تھا جبکہ ۔۔ ارسلان بھی اپنی اور اسکی کافی کا کپ ساتھ لئے اسکے پیچھے آیا

جانتے ہو۔۔ یہاں کھڑے ہو کر ان پانچ سالوں میں، میں کیا سوچتی رہی؟" "

سامنے سڑک کی جانب نظر ٹکائے کہا۔۔ جبکہ وہ خاموش رہا۔۔ جیسے اسکی اگلی

۔ بات سے واقف ہو

میں اکثر سوچتی تھی کہ کیا میں نے تمہیں اپنے ساتھ باندھ دیا تھا؟ کیا میں نے "

تمہیں قید کیا تھا کہ تم میرے کمزور پڑتے ہی مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟ اس وقت

۔۔۔جب مجھے ضرورت تھی تمہاری۔۔ جب کسی بھی انسان کو ضرورت ہوتی

" ہے اس کی فیملی کی

۔۔ وہ کہہ کر مسکرائی۔۔ ایک اداس مسکراہٹ

مسکراہٹ بھی کتنا حسین تحفہ ہے نا؟ انسان اپنے کتنے ہی جزبات، کتنے ہی

۔۔ احساسات اور کتنے ہی دکھ اسکے پیچھے چھپالیتا ہے

وہ قید نہیں تھی فلک میم۔۔ وہ تو آزادی تھی۔۔ وہ زندگی جو آپکے سائے میں "

تھی کتنی آزاد تھی اسکا اندازہ مجھے اسے چھوڑ دینے کے بعد ہوا۔۔ جب دنیا میں

اکیلا میں اپنی پہچان کے تلاش میں نکلا۔۔ تو احساس ہوا کہ آپ نے کتنا بچایا ہوا تھا

مجھے اس دنیا کی خواری سے۔۔ آپ رحمت تھیں فلک میم۔۔ اور میں نے زحمت کی جانب قدم بڑھائے" الفاظ اس کے دل سے نکلے۔ اور اسکی سچائی محسوس کر کے وہ مسکرا دی۔

" پہچان۔۔ یہ سارا کھیل پہچان کا ہی تو ہے۔۔ اس پہچان کا جو ملتی نہیں اور اس شناخت کا جسے کوئی قبول کرتا نہیں "

" پر کھیل کوئی بھی ہو فلک میم۔۔ اسے ختم ہونا ہی ہوتا ہے۔۔ آج نہیں، تو کل صحیح" کہتے ہوئے کافی کا اب کچھ ٹھنڈہ کپ اسکی جانب بڑھایا۔۔ جسے اسکے ہاتھ سے لیتے اس نے گھونٹ بھرا۔۔

" جانتے ہوں۔۔ یہاں کھڑے ہو کر میں ان پانچ سالوں میں اکثر اور کیا سوچا کرتی تھی؟" اس بار ایک حقیقی مسکراہٹ لئے کہا جس پر وہ کچھ کنفیوز ہوا۔۔

" کیا؟ "

" یہی کہ۔۔ تم آخر کب تک کسی گاڑی میں بیٹھے یا کسی درخت کے پیچھے چھپ کر میری نگرانی کرتے رہو گے؟ "

؟ اور فلک مراد کا جواب اسے حیران کر گیا۔۔ تو وہ جانتی تھیں

ہاں۔۔" اسکی جانب مکمل متوجہ ہوتے اس نے کہا۔۔ جیسے اسکے دماغ میں "

۔۔ چلنے والا سوال پڑھ لیا ہو

میں تمہیں لاکھوں انسانوں کے بیچ بھی محسوس کر سکتی ہوں۔۔ تم میری واحد "

" فیملی ہو

اور وہ ایک بار پھر مسکرا دیا۔۔ نظر اب آسمان کی جانب گئ۔۔ کتنے سال۔۔

جانے کتنے ہی سال بعد وہ اس ٹیرس پر اسکے ساتھ کھڑا تھا۔۔ کتنا انتظار کیا تھا اس

۔۔ نے اس وقت کا

آپ انوسٹیگیٹر ڈھونڈ رہی ہیں۔۔ جس پر اندھا اعتبار کر سکیں؟" کچھ دیر کی "

۔۔ خاموشی کے بعد ارسلان نے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے ارسلان۔۔ اعتبار کوئ کھوئ ہوئ چیز ہے کہ جسے ڈھونڈا "

جائے؟" اس نے سوال کیا۔۔ جسے نا سمجھتے ہوئے ارسلان نے کنفیوز ہو کر اسکی

۔۔ جانب دیکھا

۔۔ کیا مطلب؟" سوال ہوا۔۔ جس پر وہ مسکرائی۔۔ معنی خیز مسکراہٹ "

میں اندھا اعتبار ڈھونڈ رہی تھی، تو اسکا مطلب ہے کہ میں تمہیں ڈھونڈ رہی "

" ۔۔ تھی ارسلان

۔۔ آپ۔۔ آپ جانتی تھیں؟" وہ حیران ہوا "

نہیں۔۔ بس مجھے شک تھا۔۔ مجھے شک تھا کہ تم کیسے اتنے لاپرواہ ہو سکتے ہو؟ "

مجھے شک تھا کہ تم اتنے مطمئن کیسے ہو؟ اور یہ اسی لئے ہو سکتا ہے کیونکہ تم ہر

" ۔۔ بات سے باخبر ہو۔۔ تم مجھ سے باخبر ہو

اور مریم کے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کر سکتا" اسکی بات ارسلان نے مکمل کی "

۔۔

بلکل۔۔ تم دونوں بہت بہترین دوست ہو اور وہ میری سب سے پرانی اور "

" قابلِ اعتبار امپلائی ہے۔۔ بلکل میری بہنوں جیسی

اس میں کوئی شک نہیں۔۔وہ بہت اچھی ہے" ارسلان نے دل سے اسکی " تعریف کی تھی جس پر فلک مسکرائی۔ذہن میں اچانک ہی ایک خیال آیا جس کا اظہار وہ فلحال نہیں کرنا چاہتی تھی ۔۔

تو۔۔۔آپ کیا چاہتی ہیں؟" ایک اور سوال ہوا۔۔ارسلان کی جانب سے " ۔۔

میں چاہتی ہوں کہ تم مسٹر رضا اور میرے درمیان کا راستہ بنو۔۔وہ راستہ جو " ہمیں ایک دوسرے کے روبرو لے آئے "

اور فلک مراد کی بات پر ارسلان نے ایک گہری سانس لی ۔۔

ایک اور کھیل۔۔ایک اور شطرنج" دھیمی آواز میں کہا جو فلک کے کانوں " تک پہنچ چکی تھی ۔۔

نہیں۔۔" فلک نے اب اسکی جانب دیکھا۔۔اسکی آنکھوں میں " ۔

" ایک آخری کھیل۔۔ایک آخری شطرنج "

اپنی بات مکمل کر کے وہ پلٹ گئی۔۔ جبکہ ارسلان۔۔وہ اب اس کھیل کے چکر ۔۔ میں اپنا کردار ادا کرنے کی پلیننگ کرنے لگا

یہ اسلام آباد کی سڑک پر چلنے والی ایک گاڑی ہے۔۔ جس کی رفتار تھوڑی تیز ہے مگر رات کے اس پہر سڑکوں پر ٹریفک کم ہونے کے باعث شاید اتنا خطرہ نہیں ہے۔۔ مگر کیا خطرہ واقعی نہیں ہے ؟

گاڑی کے اندر آؤ تو اسے ڈرائیو کرنے والا شخص ماتھے پر پریشانی کی لکیریں لئے ۔۔ سڑک کی جانب مکمل متوجہ ہو کر آگے بڑھ رہا ہے

۔۔ پر نہیں۔۔وہ سڑک کی جانب تو متوجہ نہیں ہے

بلکہ وہ تو متوجہ ہے ان آوازوں کی جانب جو اسے سنائی دے رہی ہیں۔۔

۔۔ اس خاموش رات میں۔۔ماضی کی کچھ آوازیں

ان دونوں کی شادی کیوں رکی ؟" ایک سوالیاں آواز تھی ۔۔جو کہ اسکی اپنی "
۔۔ تھی

کیونکہ عمر نے مہندی والے دن اس شادی سے انکار کر دیا تھا" ایک جواب "
۔۔ آیا تھا۔۔جو کہ کسی جانے پہچانے شخص کی جانب سے تھا

۔۔ کیوں ؟" ایک اور سوال ہوا "

کیونکہ اسے اچانک معلوم ہوا کہ فلک مراد ایک اڈاپٹڈ چائیلڈ ہے" جواب۔۔ "
۔۔ ایسا جواب جو اس وقت اسکے پیروں تلے زمین نکال چکا تھا

۔۔ پر نہیں ۔۔زمین اس وقت شاید بس ہلی ہی تھی
۔۔ نکلی تو آج ہے

مراد ۔۔وہ ہمارے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔۔میرے جانے کے بعد "
" صائمہ کی اسی نے مدد کی اور شاید وہ اسی کے پاس ہے

۔۔ رضا صاحب کی آواز کانوں میں گونجی

کیونکہ اسکی ماں نے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔ کس سے ؟ یہ کوئی "
۔۔ نہیں جانتا۔۔" ایک اور آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔ سہیل کی آواز

ہم نے کورٹ میرج کی تھی۔۔ ہماری فیملیز مان نہیں رہیں تھیں" رضا "
۔۔ صاحب کی آواز تھی اس بار

کیونکہ اسکی ماں جس کے ساتھ بھاگی تھی۔۔ وہ بس ایک دن بعد ہی غائب "
۔۔ ہوگیا۔۔ کہاں گیا؟ کوئی نہیں جان پایا" ایک بار پھر سہیل تھا

گاڑی کی سپیڈ اب مزید تیز ہوئی۔۔ آوازوں کے شور کی طرح۔۔

میں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔ میں نے صرف ایک دن بعد ہی اسے چھوڑ دیا تھا"
۔۔ میں اپنے باپ کی دھمکی سے ڈر کر اسکے پاس واپس نہیں گیا۔۔ میں ملک سے
"چلا گیا۔۔ میں نے اسکی خبر بھی نہیں لی روحان۔

۔۔ اسے لگا جیسے الفاظ کسی ہتھوڑے کی طرح اسکے دماغ میں لگ رہے تھے

"۔۔ کیونکہ اسکی ماں کے پاس نکاح نامہ نہیں تھا۔۔ جب فلک مراد پیدا ہوئی "

اور کیونکہ اسے معلوم ہوا کہ فلک مراد ایک ناجائز اولاد ہے۔۔۔ جسے اسکی " ماں مراد صاحب کے حوالے کر کے مر گئ۔" سہیل کے آخری الفاظ آج ماضی ۔ سے زیادہ تکلیف دہ تھے

ہماری ڈائیوورس نہیں ہوئ تھی۔۔ جب میں نے سالوں بعد اسکے بارے میں " جاننے کی کوشش کی۔۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تو کچھ مہینوں بعد ہی اس دنیا سے چلی گئ تھی۔۔ میری بے وفائ کی نشانی اپنے دوست کے حوالے کر کے وہ چلی گئ روحان۔۔" اور رضا سر کے آخری الفاظ پر اسکے قدم بریک پر ٹکے۔۔ گاڑی ۔۔ ایک جھٹکے سے رکی

وہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا۔۔ جیسے ان آوازوں سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہو۔۔ ۔۔ پر آوازیں اب بھی آرہی تھیں

اور اس نے مہندی والے دن سب کے سامنے شادی سے انکار کر دیا۔۔ پوری " دنیا کو فلک مراد کی ماں کا ماضی بتا کر۔۔ وہ پاک ہو گیا۔۔ اس کا خون ناپاک ثابت ۔۔ کر کے" سہیل کی ایک اور آواز آئی

" ۔۔ اس نے فلک مراد کو اس گھر سے نکلنے پر مجبور کر دیا "

۔۔ وہ گاڑی کے سامنے آیا

" ۔۔۔ تو تمہارے سوال کا جواب یہ ہے روحان ملک "

کہ فلک مراد اور عمر الیاس کی شادی رکی ۔۔ کیونکہ فلک مراد ایک بھاگی ہوئی ماں کی بیٹی ہے ۔۔۔ جس کے باپ کی کسی کو کوئی خبر نہیں ۔۔ یہاں تک کہ جس کے جائز اور ناجائز ہونے کا بھی کچھ پتہ نہیں ۔۔ جس کے خون کی کوئی شناخت نہیں ۔۔ جس کی پاکی کا کوئی سراغ نہیں ۔۔۔ "

" رضا صاحب ایک اچھے انسان ہیں اور وہ شرمندہ بھی ہیں ۔۔ وہ معافی ڈیزور کرتے ہیں "

۔۔ اسے اپنی ہی آواز سنائی دی

" اسے ایک اچھی زندگی ملی ہے سمیر ۔۔ رضا سر نے بتایا کہ وہ لوگ بہت نیک اور بہت اچھے ہیں ۔۔ وہ شخص جسے اسکی ماں نے اپنی اولاد دی ۔۔ وہ شخص بھی ایک

بہترین انسان ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس گھر میں اسے کبھی کسی بھی چیز کی کوئی بھی کمی رہی ہو۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ ایسے میں اس کے لئے رضا سر کو معاف کرنا مشکل ہو گا ؟ "

۔۔ اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر وہ اب زمین پر بیٹھا

۔۔ یہ وقت نے کیسا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ

۔۔ وہ جب بے روز گار تھا

۔۔ تو فلک مراد اسکے روز گار کا ذریعہ بنی۔۔ اور وہ اس پر خوش بھی تھا

۔۔ اور پھر

پھر جب اسکا ماضی جاننے کے بعد وہ فلک مراد کے قابل بننے کے لئے اس سے

۔۔ دور رہا

۔۔ تو ایک ایسے شخص کے سائے میں رہا جو اس تکلیف دہ ماضی کی وجہ تھا

۔۔ یہ کامیابی

یہ سب جو آج اسے حاصل ہے۔۔ یہ اسی کے بدولت ہے

قدرت ہمیشہ اسے فلک مراد ہی کے ذریعے سے دیتی رہی اور وہ سمجھ ہی نہیں پایا

۔۔

اور تو اور۔۔ وہ اسی شخص سے ہمدردی، اسی شخص کے لئے دعائیں کرتا رہا جو فلک مراد کی زندگی کا سب سے بڑا داغ تھا۔۔

یہ کیا ہو گیا تھا اس سے ؟

اور اب کیا کرے گا وہ ؟

تم۔۔" آسمان کی جانب دیکھتے کسی کو پکارا "۔۔

تم فلک مراد۔۔۔ تم بہت مشکل ہو۔۔ پر میری ہو" وہ رکا۔۔ ایک گہری " سانس لی۔۔

اور تم سے محبت کا یہ سفر، یہ تم سے زیادہ مشکل ہے "۔۔

تم تک پہنچنے کا یہ سفر، یہ کسی امتحان سے کم نہیں ہے۔

تم ایک کھلاڑی ہو، اور تمہارے کھیل کا حصہ بننے کا یہ شوق، یہ بہت مہنگا ہے۔۔

۔۔ اور میں۔۔" وہ ہنسا

۔۔ میں جو سمجھتا تھا کہ میں اب یہ مہنگائی افورڈ کر سکتا ہوں۔۔ تو دیکھو "

دیکھو فلک مراد ایک بار پھر میری کامیابی کا سہرہ تمہارے سر آگیا۔۔ ایک بار پھر

"۔ ۔۔میں تمہارے سائے میں آگیا

۔۔ وہ رکا۔۔ کچھ دیر خاموش رہا

پر۔۔ پر مسئلہ یہ نہیں ہے۔۔" کچھ دیر بعد پھر سے کہا۔۔ اس بار چہرے پر "

۔۔ پہلے سے زیادہ پریشانی اور پہلے سے زیادہ خوف تھا۔۔ عجیب سا خوف

مسئلہ تو یہ ہے فلک مراد کہ کیا اب۔۔۔ اب تم مجھے قبول کرو گی؟ کیا اب۔۔ "

" ؟ اب تم میری کامیابی کو قبول کرو گی

اس نے سوال کئے۔۔ وہ سوال۔۔ جس کا جواب کہیں نہیں تھا۔۔ شاید اس

۔۔ وقت، وقت کے پاس بھی نہیں تھا

" اگر تم نے نہیں کیا۔۔۔" کسی خوف سے کہا۔۔گہری سانس لی "۔۔

تو اس بار میں جاؤنگا نہیں فلک۔" اس بار انداز فیصلہ کن تھا۔۔وہ اب کھڑا "

ہوا ۔۔

" اس بار۔۔اگر مجھے دوبارہ غریب بھی ہونا پڑا۔۔تو میں ہو جاؤنگا "۔۔

" پر اس بار۔۔یہ کھیل۔۔ہم دونوں جیتینگے۔۔۔صرف تم نہیں

۔۔ اور اسی کے ساتھ وہ ایک بار پھر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا

۔۔ لیکن یہ گاڑی اب صرف ایک سڑک پر نہیں چل رہی

یہ اب چل رہی ہے ایک نئے سفر پر۔۔

۔۔ ایک نئ کہانی پر

۔۔ ایک نئے کھیل کی جانب

۔۔ اور وہی پرانی منزل کی جانب

۔۔ فلک مراد کی جانب

☆☆☆☆

اسلام و علیکم" اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس شخص نے کہا "

--

۔ و علیکم اسلام" اسے گھورتے ہوئے بے حد سنجیدگی سے جواب دیا گیا "

لگتا ہے آپکو یہاں کی کافی بہت پسند ہے۔" اسکی گھوری کو اگنور کرتے مسکرا " کر کہا۔

لگتا ہے آپکو میرا یہاں آنا کچھ خاص پسند نہیں" اسی کے انداز میں جواب دیا " گیا۔

۔ اور ایسا کیوں لگتا ہے آپ کو؟" ٹانگ پر ٹانگ ٹکائے کہا "

کیونکہ اسی لئے تو آپ بنا اجازت ہر بار میرے سامنے بیٹھ جاتے ہیں کہ میں "
" تنگ آکر یہاں آنا ہی بند کر دوں

فلک مراد اور کسی کی وجہ سے رک جائے؟ یہ ناممکن ہے" بہت اعتماد سے کہا "
۔۔ گیا جس پر فلک نے اسے مزید گھورا

۔ بہت جانتے ہیں آپ مجھے ؟" معنی خیز انداز میں کہا گیا "

۔ کون نہیں جانتا؟" سوال کے جواب میں سوال ہوا جسے فلک سمجھ گئ "

۔ تو۔۔" وہ اب آگے جھکی "

۔ کیا چاہتے ہیں آپ ؟" اس نے اب ایک ڈائریکٹ سوال کیا "

۔ بزنس" مختصر جواب آتا جس پر فلک نے اسے سوالیاں نظروں سے دیکھا "

۔ آپکی چائے" ویٹر نے چائے کا کپ اب اس شخص کے سامنے رکھا "

۔ تو۔۔" ویٹر کے جاتے ہی گرم چائے کا ایک گھونٹ بھرتے کہا "

" میں آپکے ساتھ بزنس کرنا چاہتا ہوں۔۔ آئی مین۔۔رائل فائیننس کے ساتھ
۔ " وہ اب بے حد سنجیدہ نظر آرہا تھا

" آئی۔ایم۔سوری۔۔پر ہماری کمپنی آپ کے ساتھ کوئ بزنس نہیں کرسکتی "
کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے کہا اور اپنی کافی ایک اور گھونٹ بھرا۔۔
۔۔ ٹھنڈی کافی

" کیوں ؟ "

" کیونکہ آپ جیسے ان۔پرافیشنل باس جو اس طرح کسی کے پرسنل ٹائم میں
انٹرفیئر کرکے بزنس کے کام نکلواتے ہوں۔۔ فلک مراد ایسے لوگوں کے ساتھ
۔ کام نہیں کرتی " آخری کے الفاظ پر زور دیتے کہا

" پر یہ آفر تو آپ نے ہی کی تھی۔ ورنہ میں تو یہ بات پرافیشنل طریقے سے کرنا
۔ چاہتا تھا " مسکرا کر کہا۔۔ جبکہ فلک اب الجھی

" کیسی آفر ؟ "

" ساتھ چائے اور کافی پینے کی" اور اسکے الفاظ فلک کو حیران کر گئے ۔

" آپ ؟ "

" سمیر ۔۔ آئی۔ ایم سمیر اختر ۔۔ اس ریسٹورانٹ کا اونر "

اسی کے ساتھ ۔۔ ایک مسکراہٹ بکھری ۔۔

سمیر کی معنی خیز نگاہوں میں ۔۔

فلک مراد کے ہونٹوں پر ۔۔

اور انہیں فوٹیج میں دیکھتے روحان ملک کے چہرے پر ۔۔

" اب احساس ہو رہا ہے کہ تم نے کتنا انجوائے کیا ہو گا عمر الیاس کے ساتھ یہی کھیل کھیل کر ۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے روحان نے کہا ۔

" یہ واقعی مزیدار رہے" خود سے کہتے وہ ایک بار پھر مسکرایا ۔۔ نظر فلک اور سمیر کی جانب تھی ۔۔ جو اب بھی باتوں میں مصروف ہیں ۔

اب اگر یہاں سے کچھ ہی دور ایک پارک کی جانب آؤ تو یہاں ایک شخص معمول کے مطابق تھوڑی واک کر کے ایک بینچ پر بیٹھا ہے۔ نظر سامنے اس تالاب کی جانب ہے جہاں کچھ پرندے بیٹھے ہیں۔۔ صبح کے وقت ایسے ماحول میں آ کر وہ ہمیشہ ہی پر سکون محسوس کرتے تھے ۔۔

قدرت ۔۔

اللہ کی قدرت کی یہی خاصیت ہوتی ہے کہ انسان کیسے ہی حالات میں کیوں نہ ہو ۔اس کی قدرت دیکھتا ہے تو دل اور دماغ حیرانگی اور سکون میں اتنا گم ہو جاتا ہے کہ ان چند لمحات کے لئے خود کو بہت پر سکون اور ہر مشکل سے آزاد محسوس کرتا ہے ۔۔

ایسا ہی کچھ رضا صاحب کے ساتھ بھی تھا۔ وہ اس وقت اسی قدرت کے نظاروں میں گم تھے جب نظر ایک شخص پر پڑی ۔

وہ جوان سے کچھ ہی دور ایک درخت کے نیچے آ کر بیٹھا ۔

ہاتھ میں ایک کتاب اور پینسل ہے ۔

؟ انہیں جانے کیوں پر یہ شخص بہت دیکھا دیکھا لگا۔۔ پر کون ہے یہ

۔۔ سوچتے ہوئے اب وہ مسلسل اسے ہی دیکھنے لگے

اس نے اب اپنی جیب سے ہینڈ فری نکالی اور اسے اپنے موبائل پر لگا تا۔ اب وہ کچھ دیر اسے سنتا اور ہر کچھ دیر بعد اس کتاب جو کہ شاید کوئی نوٹ بک تھی پر کچھ ۔۔ نا کچھ لکھتا رہتا

کافی دیر اسے دیکھتے رہنے کہ بعد اچانک ہی رضا صاحب کے دماغ میں کچھ کلک ۔ ہوا

۔ انہیں یاد آیا کہ انہوں نے اس شخص کو کہاں دیکھا ہے

۔ اب وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اسکی جانب بڑھنے لگے

اسکے قریب پہنچ کر رکے پر وہ شخص انکی جانب متوجہ نہیں ہوا۔۔ وہ اپنی نوٹ ۔ بک اور کانوں میں آنے والی آوازوں میں بہت گم تھا

" اسلام علیکم" ایک قدم اور آگے بڑھاتے کہا جس پر اس شخص نے چونک کر سر اٹھایا اور انہیں دیکھتے ہی ہینڈ فری کانوں سے ہٹائی ۔

" اسلام علیکم" شاید انکا سلام ٹھیک طرح سے سنا نہیں تھا ۔

" وعلیکم اسلام ۔۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ؟" انہوں نے پوچھا ۔

" جی ۔۔ میں آپکے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں" فوراً کھڑے ہوتے کہا جس پر ورضا صاحب نے سر ہلایا اور اب وہ دونوں واپس اسی بینچ کی جانب بڑھنے لگے ۔

" تو ۔۔ تم اتنی دلچسپی سے کیا سن رہے تھے ؟" بیٹھتے ہی رضا صاحب نے پوچھا ۔

" فلک مراد کا انٹرویو" مسکرا کر کہا جس پر رضا صاحب مسکرائے ۔۔ تو انکا اندازہ بلکل ٹھیک تھا ۔۔ یہ وہی ہے ۔

" اتنی صبح صبح تم یہ انٹرویو کیوں سن رہے ہو ؟ وہ بھی اتنے غور سے "

" انکی کچھ باتیں ایسی ہیں جو میں نوٹ کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ اب انسان بار بار تو انٹرویو پورا نہیں سن سکتا تھا" اسکی بات پر رضا صاحب مسکرائے ۔

ٹھیک کہا۔۔اسکی کچھ باتیں بہت گہری ہیں" انکی بات پر اس شخص کے "
۔ چہرے پر حیرانگی آئی

" ؟ آپ نے انکا انٹرویو دیکھا تھا "

"۔ ہاں۔۔کوئی دکھانا چاہتا تھا مجھے "

" ؟ کون "

فلک مراد کا ایک فین" مسکرا کر جواب دیا۔ جس پر اس شخص نے سمجھ کر سر "
۔ ہلایا

تو۔۔کیسی لگیں آپکو وہ ؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سوال ہوا۔۔ جس پر "
۔ رضا صاحب مسکرائے

۔ دلچسپ" ایک مختصر جواب آیا۔ اور اب مسکرانے کی باری اس کی تھی "

" وہ تو وہ ہیں "

"ہاں ۔۔اس میں کچھ خاص ہے ۔۔اسکی باتیں سن کر لگتا ہے کہ جیسے وہ بہت کچھ گزار کر یہاں تک پہنچی ہے۔اور میرا تجربہ کہتا ہے کہ وہ ایک بہت باہمت لڑکی ہے "

۔ باہمت ۔۔" دھیمی آواز میں کہا۔کچھ عجیب انداز میں "

آپکی نظر میں یہ باہمت انسان کون ہوتا ہے ؟" اس نے سوال کیا۔۔انہیں " ۔ دیکھتے ہوئے

وہ جو وقت ہو یا انسان دونوں کی کی ہوئی زیادتی کو برداشت کرے۔وہ جو اللہ " ہو یا انسان، دونوں ہی کی جانب سے آئی گئی پریشانی اور آزمائش پر صبر اور تحمل سے کام لے۔باہمت انسان وہ ہوتا ہے جو ان سب مشکلات کا سامنا کرے، مکمل ۔ یقین سے " انہوں نے کہا اور ان کے جواب پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

کتنا آسان ہے نا۔۔کسی کو باہمت کہلا دینا۔بس یہ دیکھ کر کہ اس نے اپنی " زندگی کی ہر مشکل اور ہر آزمائش کا سامنا بہت بہادری سے کیا ہے۔لیکن یقین مانیں یہ بس وہ انسان ہی جانتا ہے کہ باہمت اور بہادر انسان کا یہ ٹیگ اس نے

کیسے کیسے مراحل سے گزر کر حاصل کیا ہے۔۔وہ مراحل جہاں انسان اپنی ذات کھو دیتا ہے "

۔اس کی بات صحیح تھی

" تو کیا باہمت انسان ہونا اتنا نقصان دہ ہے ؟ "

نہیں۔۔یہ نقصان نہیں ہے۔یہ تو سمجھیں ایک ڈیل ہے۔" اسکی بات پر وہ " الجھے۔

" ڈیل ؟ "

ہاں۔۔آپ نے سنا تو ہو گا نا کہ دنیا میں ہر چیز گیو اینڈ ٹیک ہوتی ہے۔ہم جو " دیتے ہیں وہی ہمیں حاصل ہوتا ہے۔تو بس بہادری بھی کچھ ایسی ہی ہوتی ہے ۔ہم زندگی کا بہت لمبا عرصہ اس ہمت اور حوصلے نامی بلا کو اپنے گلے لگا کر ہر مشکل کا سامنا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔اوران دی اینڈ ایک وقت آتا ہے جب سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔جب یہ بلا ہمارا اٹیگ بن جاتی ہے اور ہمیں اس پر فخر بھی ہوتا ہے "

" تو پھر یہ ڈیل کیسے ہوئی ؟ "

" وہ ایسے کہ اس اچھے اختتام کے لئے ہم اپنی زندگی کا بہت بڑا عرصہ گنوا چکے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی ذات بھی بھلا چکے ہوتے ہیں۔ اور جب سب ٹھیک ہو جاتا ہے تو ہم وہ نہیں رہتے جو کبھی ہم ہوا کرتے تھے ۔

کبھی کبھی ۔

ہم زندگی کی خوشیاں ڈھونڈتے ڈھونڈتے خود کو کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ یہی انکی قیمت ہوتی ہے "

وہ اپنی بات مکمل کر کے کھڑا ہوا ۔

" آپ سے بات کر کے اچھا لگا سر " انکی جانب مسکرا کر دیکھا ۔

" میں تم سے دوبارہ ملنا چاہونگا ارسلان " انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا جس پر ارسلان مسکرایا ۔

" ہم جلد ملینگے " انکی جانب ہاتھ بڑھاتے کہا ۔

" میں انتظار کرونگا" اسکا ہاتھ تھامتے جواب دیا ۔

اور اسی کے ساتھ ارسلان انہیں وہیں چھوڑتا اس پارک سے جانے لگا ۔

اپنی گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی اس نے ایک گہری سانس لی اور ایک کال ملائی ۔

" کام شروع ہوگیا ہے" اس نے کہا ۔

" گڈ جاب" دوسری جانب سے جواب آیا ۔

" میں اب آفس جارہاہوں ۔ "

" اوک ۔" اسی کے ساتھ اس نے کال کٹ کی اور گاڑی آگے بڑھادی ۔

جبکہ اب اگر اس پارک کی جانب آؤ تو رضا صاحب کی سوچ اب کسی اور رخ پر تھی ۔

" بہادر بننے کی سب سے پہلی شرط خود کو مٹانا ہے۔اور یہ حوصلہ شاید میرے اندر کبھی تھا ہی نہیں "

وہ ایک بار پھر ماضی کے اس یاد میں گم ہوئے جہاں انہیں بہادر ہونے کی ضرورت تھی ۔۔

" کہاں تھے تم کل رات ؟" گھر کے اندر قدم رکھتے ہی بابا کی گرجدار آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ اس نے دیکھا وہ سامنے کھڑے اسے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ امی دائیں جانب بہت فکر مندی سے اسکی جانب دیکھ رہی ہیں ۔

" مم ۔۔ میں اپنے دوست کے ساتھ تھا" بے جان آواز اسکے حلق سے نکلی ۔

" جھوٹ مت کہو۔ تمہارے سارے دوستوں سے پوچھ چکا ہوں میں ۔۔" وہ اب اسکے جانب بڑھے اور اسے اپنا سانس اٹکتا محسوس ہوا ۔

" میں پوچھ رہا ہوں کہ کہاں تھے تم کل رات ؟" انہوں نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا ۔

" وہ ۔۔ مم ۔۔ میں نے شادی کر لی ہے بابا ۔۔ صائمہ سے " آنکھیں بند کر کے اس نے آخر سچ کہہ ہی دیا ۔

۔ کیا کہا تم نے ؟" اس بار بابا کی آواز میں گرج پہلے سے کئ زیادہ تھی "

نن۔۔ نکاح کر لیا ہے میں نے اس سے " ایک بار اور جواب دیا۔۔ الفاظ بدل "
۔ کر

اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار تھپڑ اسکے گالوں پر لگا جس پر اسکی ماں نے تڑپ
۔ کس اسکا بازو تھاما

۔ ایسا مت کریں۔۔ بچے پر ہاتھ مت اٹھائیں" روتے ہوئے بابا سے التجا کی "

بچہ ؟ تمہارا یہ بچہ نکاح کر کے آگیا ہے وہ بھی ہم سے چھپ کر اور یہ سب۔۔ "
یہ سب تمہارے لاڈ پیار نا نتیجہ ہے۔۔ تم نے ہی اسے ڈھیل دی ہے ورنہ اسکی
ہمت نہ ہوتی میرے حکم کی خالف ورزی کرنے کی" انکی جانب انگلی اٹھاتے کہا
۔

" ۔ امی کا اس میں کوئ قصور نہیں بابا۔۔ میں محبت کرتا ہوں اس سے "

محبت۔۔وہ تو تم اپنی امی سے بھی بہت کرتے ہوں نا۔۔۔ہے نا؟" ایک سوال " ۔ ہوا۔۔بہت عجیب انداز میں

" ۔۔ جی "

تو پھر ٹھیک ہے۔اب دیکھتے ہیں کہ تم اپنی ماں سے زیادہ محبت کرتے ہو یا اس " دو ٹکے کی لڑکی سے" وہ اب بہت پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھے جیسے کوئی ۔ بات ہی نہ ہوئی ہو۔جبکہ انکے انداز پر وہ الجھا

" ؟ کیا مطلب "

مطلب یہ کہ تم دوبارہ اس لڑکی کے پاس نہیں جاؤ گے۔تم وہی کرو گے جو میں " ۔ کہونگا ورنہ۔۔" وہ رکے

" ؟ ورنہ "

"ورنہ میں تمہاری ماں کو طلاق دے دوں گا اور تم اسے ساتھ لے کر ہمیشہ کے لئے یہاں سے جاسکتے ہوں" اور اسے لگا جیسے کسی نے کوئی برفیلا پانی اس کے سر پر انڈیل دیا ہو۔ وہ اپنی جگہ سن ہو کر رہ گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ میٹنگ روم سے نکلی جب مریم اسکی جانب آئی۔

"میم آپ کا کوئی کافی دیر سے انتظار کر رہا ہے؟" اسکے ساتھ چلتے کہا۔

"کون؟"

"معلوم نہیں اپنا نام سمیر بتایا ہے انہوں نے۔ کہہ رہے ہیں کہ آپ انہیں جانتی ہیں" اس نام پر وہ رکی۔

"کہاں ہے وہ؟"

" ویٹنگ ایریا میں "

انہیں میرے آفس بھیجو" اسی کے ساتھ وہ اپنے آفس کے اندر چلی گئ جبکہ "
۔ مریم اب اپنے کام میں لگی

۔ کچھ دیر گزرتی ہے اور اسکے آفس پر ایک دستک ہوتی ہے

۔ کم ان" مصروف انداز میں کہا "

اسلام علیکم" آنے والے نے اسے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتے کہا جس پر اس "
۔ نے اسے گھورا

آپ کو بنا اجازت کہیں بھی بیٹھنے کی عادت ہے کیا؟" اسکا سوال اسکے ہونٹوں "
۔ پر مسکراہٹ بکھیر گیا

نہیں۔۔مجھے بس آپ کے سامنے بنا اجازت بیٹھنے کی عادت ہے۔۔بلکہ عادت "
۔ نہیں۔۔۔ضرورت" کہہ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائ

" ؟ کہیے۔۔کیسے آنا ہوا "

۔ میں آپ کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں" وہ سنجید گی سے مخاطب ہوا "

" ؟ کیا کام "

مون لائیٹ کی ایک اور برانچ اوپن کرنا چاہتا ہوں اور اسکے لئے مجھے رائل "
" فائننس کی ضرورت ہے

جہاں تک میرا تجربہ ہے تو آپکا کیفے بہت کم عرصے میں بہت کامیاب رہا ہے "
۔۔ میں نے اسے کبھی خالی نہیں دیکھا اور وہاں کا انورمنٹ بھی بہت اچھا ہے۔۔
اس حساب سے آپکا بزنس بہت اچھا چل رہا ہے اور اس لئے ایک دوسری برانچ
اوپن کرنے کے لئے آپکو کسی اور پارٹنر کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیے" کرسی
۔۔ کی پشت پر ٹیک لگاتے اس نے پرافیشنل انداز میں کہا۔ جس پر وہ مسکرایا

ٹھیک کہا آپ نے۔ میں اپنے بلبوتے پر بھی ایک اور برانچ اوپن کر سکتا ہوں "
۔ اگر وہ یہیں کرنی ہو تو" وہ رکا۔ جبکہ فلک نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا

"میں یہ برانچ کراچی میں اوپن کرنا چاہتا ہوں اور کسی دوسرے شہر میں، وہ شہر جہاں کے بارے میں کچھ معلوم اہ ہو۔۔ وہاں یہ کام کرنا تھوڑا مشکل ہے اور اعتبار اس سے بھی زیادہ مشکل "

" تو رائل فائننس پر اعتبار ہے آپکو ؟ "

" صرف رائل فائننس پر نہیں۔ آپ پر بھی اعتبار ہے مجھے۔ اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ساتھ کام کریں "

" اور اگر یہ کمپنی آپکے ساتھ کام نا کرنا چاہے تو؟" ایک سوال کیا۔ اسے غور سے دیکھتے۔

" ایسا نہیں ہو سکتا ہے" پر یقین انداز میں جواب آیا۔

" اور ایسا کیوں نہیں ہو سکتا ؟ "

" کیونکہ میرا اس وقت یہاں ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کمپنی میرے ساتھ کام کرنے کا سوچ سکتی ہے "

۔ اس کی بات پر فلک آگے جھکی ۔۔ مسکراتے ہوئے

" ایک ہفتہ ۔ میں آپکو ایک ہفتہ دے رہی ہوں پریزنٹیشن ریڈی کرنے کے لئے ۔۔ اگر آپکا یہ پراجیکٹ بہترین ہوا تو رائل فائننس آپ کے ساتھ ضرور کام کریگی ۔۔ "

۔ تو پھر ۔۔" وہ اب کھڑا ہوا "

" ایک ہفتے بعد ملاقات ہوتی ہے آپ سے "

اور اسی کے ساتھ وہ اس آفس سے نکل گیا ۔۔ جبکہ اسکے جاتے ہی فلک مراد کسی گہری سوچ میں گم نظر آئی ۔

۔۔ پھر انٹر کام کی جانب ہاتھ بڑھایا

۔ یس میم ؟" مریم کی آواز گونجی "

" مجھے مون لائیٹ کیفے کے بارے میں ڈیٹیلز چاہئے ۔۔ جلد "

۔ اوک میم " اسی کے ساتھ آفس میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئ "

جانے کیوں پر۔۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو نظر آرہا ہے وہ ہے نہیں۔۔اور جو ہے "
" وہ نظر نہیں آرہا

۔ خود سے کہتی وہ ایک بار پھر کام کی جانب متوجہ ہو گئ

جبکہ وقت کو تھوڑا اور آگے لے جاؤ تو روحان ملک کے آفس میں اب سمیر اسکے

۔ سامنے بیٹھا نظر آرہا ہے

وہ اتنی آسانی سے نہیں مان سکتی۔۔ضرور اسکے دماغ میں کچھ چل رہا ہے" "

۔ روحان نے کہا۔سوچ فلک کی جانب تھی

۔ تمہیں میری ایکٹنگ پر شک ہے ؟" اس نے برا مانتے کہا "

۔۔ نہیں۔۔مجھے یقین ہے" اسکے جواب پر سمیر مسکرایا "

" مجھے یقین ہے کہ تمہاری ایکٹنگ بلکل بیکار ہو گی۔۔ تبھی تو وہ کھیل رہی ہے "

۔ اور اگلے ہی پل اسکی مسکراہٹ غائب ہوئ

۔ تم میری بے عزتی کر رہے ہو" سنجیدگی سے کہا "

اچھا؟ پتہ نہیں۔۔میں تو بس سچ کہہ رہا تھا" بہت معصومیت سے آئے "
۔ روحان کے جواب پر وہ اسے گھور کر رہ گیا

ٹھیک ہے پھر۔۔تم خود چلے جاؤنا اسکے سامنے۔۔مجھ جیسے ناکارہ انسان کو کیوں "
" ؟ سیڑھی بنا رہے ہو

مجبوری ہے باس۔۔تم نے سنا تو ہو گا کہ وقت پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے "
۔ " اس بار مسکرا کر کہا جس پر سمیر تپ کر رہ گیا

لیکن مجھے واقعی شک ہے۔۔وہ اتنی آسانی سے نہیں ماننے والوں میں سے نہیں "
۔ ہے" اب روحان سنجیدہ ہوا

" ؟ تو تمہیں کیا لگتا ہے؟ کیا چل رہا ہے اس کے دماغ میں "

" وہ معلومات نکلوائے گی "

" ؟ میری "

" تمہاری بھی اور اس کیفے کی بھی "

" ؟ تو پھر۔۔ ہم کیا کرینگے ؟اگر اسے تمہارا معلوم ہو گیا تو "

۔ اسے نہیں ہو گا" پرسکون انداز میں کہا گیا "

" ؟ وہ کیسے "

میں اسکا شاگرد رہ چکا ہوں۔۔ اور اس شاگردی میں، میں نے فلک مراد سے "
۔ ایک تو بات سیکھی ہے" وہ آگے جھکا

کسی بھی کھیل کے لئے سب سے اہم چیز بیک اپ ہوتا ہے۔۔ اور اگر وہ بیک "
" اپ کھیل شروع کرنے سے پہلے ہی تیار کر لیا جائے تو جیت یقینی ہوتی ہے

" ؟ تو تمہارے پاس بیک اپ ہے "

اور اسکے سوال پر ایک مسکراہٹ نے روحان کے ہونٹوں کو چھوا۔۔ معنی خیز
۔۔ مسکراہٹ

" میرے پاس فلک مراد جیسی استانی ہے "

۔ کم ان" دروازے پر ہونے والی دستک پر اس نے کہا "

۔ اب مریم ایک فائل ہاتھ میں پکڑے اسکی جانب آتی ہے

میم یہ مون لائیٹ کیفے اور ان کے آنر کی ڈیٹیلز ہیں" فائل اس کی جانب " بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ جسے اس نے لیتے ہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور اسے ۔۔ کھول کر ایک نظر ڈالی

۔ کوئ خاص بات ؟" فائل پر نظریں دوڑاتے کہا "

نہیں۔۔ سب نارمل ہے۔ تین سال پہلے یہ کیفے اوپن کیا گیا۔ انکے اونر مسٹر " سمیر نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر پارٹنر شپ پر اسے اوپن کیا۔۔ پر انکی کوئ ڈیٹیلز نہیں مل سکیں کیونکہ وہ شاید آوٹ آف کنٹری رہتے ہیں۔ اس " لئے اس کیفے کو مسٹر سمیر نے ہی سنبھالا ہے

تو اسکا مطلب ہے کہ مسٹر سمیر اس کیفے کے اکیلے اونر نہیں ہیں؟" فائل میز " ۔ پر رکھتے کہا

جی۔۔ اسی لئے شاید وہ ایک اور برانچ اوپن کرنا چاہتے ہیں جو کہ صرف انکی ہو " ۔ " مریم نے اپنا آئیڈیا بتایا

" ؟ اور مسٹر سمیر کا بیک گراؤنڈ کیسا ہے "

بیک گراؤنڈ بھی کلئیر ہے۔ وہ ایک کولیفائیڈ اور سیلف میڈ پرنس ہیں۔۔ بہت " عرصے تک جاب کرتے رہے ہیں ایک ریپوٹیبل کمپنی میں اچھی پوسٹ پر، فیملی میں انکے ایک بھائی ہیں جو کہ شادی شدہ ہیں جبکہ وہ سنگل ہیں اور اپنا پورا فوکس " ۔ صرف جاب اور اسکے بعد اس کیفے پر دیا ہے انہوں نے

لیکن وہ کراچی میں ہی برانچ کیوں اوپن کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کام تو وہ یہاں بھی " ۔ کرسکتے ہیں" مریم نے اپنی کنفیوژن کا اظہار کیا

کیونکہ وہ اپنی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتا۔" کہتے ساتھ وہ آگے جھکی اور اپنا " ۔ لیپ ٹاپ کھولا

۔۔ مطلب ؟" مریم نے ناسمجھی سے پوچھا جس پر فلک نے اسکی جانب دیکھا "

اگر وہ اسی شہر میں اکیلا کیفے کھولے گا تو اس سے ان دونوں کی دوستی کے بیچ " رائیولی آسکتی ہے۔۔ اس لئے وہ کسی اور شہر جانا چاہتا ہے تاکہ بزنس اور دوستی " ۔۔ دونوں کامیاب رہیں

"اوہ" اسکی بات کو سمجھتے ہوئے مریم نے سر ہلایا "۔۔

"لیکن اسکا پارٹنر کون ہے ؟ "

"انکے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا سوائے اس کے کہ اس کیفے پر انہوں نے انوسٹ کیا ہے۔۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ صرف انوسٹر ہیں۔۔ اصل مالک تو مسٹر سمیر ہی ہیں" مریم نے اپنی بات مکمل کر کے اسکی جانب دیکھا۔۔ اسے اب تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ آخر فلک اس کیفے میں اتنا انٹرسٹ کیوں لے رہی ہے؟ یا پھر۔۔ وہ اس کیفے کے مالک میں انٹرسٹ لے رہی ہے ؟

"اوک۔۔ تم جا سکتی ہو" اسکے کہتے ہی مریم فوراً ہی روم سے باہر نکلی "۔۔

جبکہ فلک کی سوچوں کا رخ اب مون لائٹ کی جانب تھا ۔۔

جانے کیوں پر اسکا دل یہ سب مان نہیں رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ مسنگ ہے۔ کچھ تو ہے جو اندھیرے میں ہے۔۔ پر کیا؟ جواب۔۔ کسی کے پاس نہ تھا ۔۔

☆☆☆☆

یہ رات کے ایک بجے کا وقت ہے جب اسکا موبائل بجتا ہے۔۔لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر اس نے موبائل کی جانب دیکھا، جہاں ایک انجان نمبر روشن ہے۔۔

"ہیلو" کال سپیکر پر کر کے کہا۔۔پر دوسری جانب خاموشی رہی۔۔

"ہیلو" اس نے ایک بار پھر کہا۔۔

وہی خاموشی۔۔

"جب کچھ کہنے کا حوصلہ نہیں ہے تو کال بھی مت کیا کریں" اور اسی کے ساتھ وہ کال بند کر گئی۔۔

جبکہ کال کٹ ہوتے ہی روحان کے ہونٹ مسکرائے۔۔

" حوصلہ۔۔ حوصلہ تو ہم سب میں ہی ہے۔بس کہیں چھپا ہوا ہے دل کے کسی کونے میں ڈر کی چادر کے نیچے چھپا یہ حوصلہ۔۔جو جانے دل کو کیا کچھ کرنے سے روک دیتا ہے۔۔پر جس دن۔۔ جس دن انسان ڈر کی چادر دل سے نکال کر اس حوصلے کا پالیتا ہے نا۔۔اس دن کو کچھ بھی پالینے کے قابل بن جاتا ہے "

" اور میں وہ چادر کئ سال پہلے نکال چکا ہوں فلک مراد۔۔اب تو بس صحیح وقت کا انتظار ہے۔۔جب میں سب پالونگا "

اور اسی کے ساتھ اسکی مسکراہٹ گہری ہوئ۔۔

جبکہ دوسری جانب فلک مراد اب اس کال کو اگنور کر کے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو چکی تھی ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج پھر وہ اس پارک میں موجود تھے۔۔ نظر اسی نوجوان کو ڈھونڈ رہی تھی جس سے کل انکی ملاقات ہوئی تھی۔۔ پتہ نہیں کیوں پر انہیں وہ نوجوان اچھا لگا تھا۔۔ ۔۔ اور اسکی باتیں بھی

" مجھے ڈھونڈ رہے ہیں؟" اپنے پیچھے سے آتی آواز پر وہ مسکرائے ۔

" ہاں ۔۔ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ تم آج ضرور آؤ گے "

" جی ۔۔ میں نے تو آنا ہی تھا" ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" کیا تم روز یہاں آتے ہو ؟ "

" نہیں ۔۔ کل پہلی بار آیا تھا۔ آپ روز آتے ہیں ؟ "

" نہیں ۔۔ مجھے بھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں "

" تو کیا آپ یہاں قریب میں ہی رہتے ہیں ؟ "

" ہاں سامنے ہی گھر ہے میرا ۔۔ تم کہاں رہتے ہو ؟

میں کچھ دور رہتا ہوں۔۔ آفس کے لئے یہاں سے گزر ہوتا ہے تو کچھ دیر "
" یہیں رک جاتا ہو

" اچھی بات ہے "

کچھ دیر دونوں کے درمیان ایسے ہی خاموشی رہی۔۔ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں
۔۔ میں گم تھے

" ؟ کیا سوچ رہے ہیں "

اس عمر میں اکثر انسان اپنی بیتی ہوئی زندگی کے بارے میں سوچا کرتا ہے۔۔ "
اپنی غلطیاں، اپنی کوتاہیاں، اپنی کھوئی ہوئی خوشیاں۔۔ ہر ایک یاد، ہر ایک بات
، بار بار کسی فلم کی طرح دماغ میں چلتی رہتی ہے۔۔ بس میں بھی وہی فلم دیکھ رہا
۔۔ ہوں آج کل" انکی بات پر ارسلان کے ہونٹ مسکرائے

انسان کی زندگی واقعی ایک فلم ہی کی طرح ہوتی ہے۔۔ انسان کامیابی کے "
حصول کے لئے اپنا پیسہ، وقت اور ایک عمر لگا دیتا ہے۔۔ کبھی کبھی تو ان سب
میں وہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ ایک انسان ہے اور اس سے جڑے کچھ لوگ،

کچھ رشتے اور کچھ محبتیں بھی ہیں۔۔ اپنے حقوق اور خواہشات کے حصول کے اس سفر میں انسان ایک مقررہ وقت گزار لیتا ہے۔۔ اور جب اختتام میں اپنی اس تیار کردہ فلم کو دیکھتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ زندگی کی اس بھاگ دوڑ میں اس نے اپنا بہت کچھ قیمتی تو کھو ہی دیا؟ تب اسے احساس ہوتا ہے کہ اس وقت جسے ایکسٹرا سمجھ کر زندگی سے نکال دیا تھا۔۔ وہ چیز، وہ رشتہ یا وہ انسان کس قدر قیمتی تھا۔۔

اور یہی وہ وقت ہوتا ہے۔۔ جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس زندگی کی فلم، جس میں اس نے ایک عمر لگا دی۔۔ یہ تو فلاپ ہو گئی۔۔ اور اب۔۔ اب بس افسوس کے سوا کچھ نہیں بچا" وہ رکا۔۔ اور رضا صاحب کی جانب دیکھا جو اسے ہی سن رہے تھے۔۔ بہت غور سے۔۔

"تو آپکی یہ فلم کامیاب رہی یا فلاپ؟" اسکے سوال پر رضا صاحب ہلکا سا ہنسے۔ نم آنکھیں لئے۔۔۔

"زندگی۔۔ "

۔۔ جب گزار رہا تھا تو لگا کامیاب رہی گی

" جب گزر گئ تو معلوم ہوا کتنا ناکام ہوں میں

ابھی گزری کہاں ہے ؟ ابھی تو بہت کچھ باقی ہے " ارسلان نے کہا۔۔ جس پر " ۔ انہوں نے ایک بار پھر مسکرا کر اسکی جانب دیکھا

۔۔ پر جو باقی ہے، وہ خالی ہے " انکی بات سن کر وہ مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا "

" ؟ خالی کہاں ہے ؟ آپ کے ساتھ کیا آپکے پچھتاوے نہیں ہیں "

معنی خیزی سے کہہ کر جاتا ارسلان۔۔۔ رضا صاحب کو کسی سمندر کی تہہ میں ۔۔ پھینک گیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

کیفے میں قدم رکھتے ہی ہمیشہ کی طرح کافی اور پھولوں کی ملی جلی خوشبوں نے اسکا استقبال کیا۔۔ایک گہری سانس لیتی وہ اپنی مخصوص ٹیبل کی جانب بڑھی۔۔جو شاید اسی کی منتظر تھی ۔۔

ویلکم بیک میم۔ آج کافی دنوں بعد آئیں ہیں آپ؟" منیجر نے اسے دیکھتے ہی " اسکے پاس آتے پوچھا ۔

یس۔۔کچھ مصروفیات تھیں" مختصر جواب دیا " ۔

اوک۔۔میں آپکی کافی بجھواتی ہوں" مسکرا کر کہتی وہ پلٹ گئ۔۔جبکہ اب " فلک مرروال سے باہر کا منظر دیکھنے لگی۔جہاں روز کی طرح سڑک پر گاڑیاں، موٹر سائیکلز،اور رکشہ وغیرہ رواں ہیں۔۔اپنی اپنی منزل کی جانب ۔۔

آپکی کافی" ویٹر کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا۔وہ اب کافی اس کے سامنے " رکھ کر رہا تھا ۔۔

تھینک یو" مسکرا کر کہا جس وہ سر ہلا تا وہاں سے چلا گیا " ۔

۔۔ اب اس کی نظر کافی سے نکلتی بھاپ کی جانب گئ

کافی کو نظر لگانے کا ارادہ ہے یا پینی بھی ہے ؟" ایک جانی پہچانی آواز پر "
اس نے چونک کر سامنے دیکھا۔وہ اسکے سامنے ہی بیٹھا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

۔۔

۔۔ نظر رکھ کر پینی ہے" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے کہا "

" ؟ اور نظر رکھ کر پینے سے کیا ملے گا "

۔۔ سیٹسفیکشن" کپ کی سطح پر انگلی پھیرتے کہا "

۔۔ کیا مطلب ؟" ناسمجھی سے پوچھا "

۔۔ ضروری نہیں کہ جو ہم نے پایا ہو وہ مکمل طور پر شفاف ہو "

اور ضروری نہیں کہ ہر شفاف چیز ہمیشہ شفاف ہی رہے۔اس لئے نظر رکھنی
۔۔ پڑتی ہے

" پانے سے پہلے بھی اور پالینے کے بعد بھی

معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کہتے اس نے بھاپ اُڑاتی کافی کا کپ اٹھا کر ایک سپ لیا ۔۔

سس ۔۔" گرم کافی زبان سے لگتے ہی ایک سسکی اسکے ہونٹوں سے نکلی "۔۔

" ؟ جب گرم کافی پینے کی عادت نہیں ہے تو کیوں پی رہیں ہیں "

اور سمیر کی بات سنتے ہی فلک مراد کے ہونٹ مسکرائے ۔۔ اگلے ہی پل وہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔

آپکی پریزنٹیشن دیکھنے کے لئے اب میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں مسٹر سمیر ۔ سی یو سون " وہ رکی ۔۔ مسکراہٹ گہری ہوئی اور غور سے اسکی آنکھوں میں دیکھا ۔۔

ویری سون ۔۔۔" اور اسی کے ساتھ وہ اپنی کافی وہی چھوڑے کیفے سے باہر نکل گئ ۔۔ جبکہ سمیر نا سمجھی سے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا ۔

اس کا کیا مطلب تھا؟" کیمرے کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے کہا " ۔۔

جبکہ اوپر سکرین پر یہ منظر دیکھتے اور ان دونوں کی باتیں سنتے روحان ملک نے
۔ اپنا موبائل اٹھا کر سمیر کو کال ملائی جو کہ اس نے فوراََ ہی ریسیو کر لی

" کانگریچولیشنز! آپ فلک مراد کی گرم کافی کا کپ بن چکے ہیں "

اور اسی کے ساتھ اس نے کال بند کر دی جبکہ سمیر۔۔وہ اب موبائل گھورتے لگا
۔

" گرم کافی کا کپ؟ اب اسکا کیا مطلب ہے؟ اف یہ دونوں پلیئرز مجھے پاگل کر دینگے" چڑ کر کہتا اب وہ بھی وہاں سے چلا گیا جبکہ اسکی بات سنتے روحان کے
۔۔ ہونٹ مسکرائے

" اچھا کھیل گئ ہو تم فلک۔۔پر اس بار میں تیار ہو" سوچتے ہوئے اب اس
۔ نے اپنا موبائل اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا

۔ اسلام علیکم سر۔۔کیسے ہیں آپ؟" مسکرا کر کہا "

"کتنی بار کہا ہے روحان مجھے انکل کہا کرو۔۔اب تمہارا اباس نہیں ہوں میں"

۔ رضا صاحب نے اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑے ہوتے کہا

"جی انکل۔۔مجھے دراصل آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔کیا آپ فری ہیں ؟"

"ہاں کہو"

اور اسی کے ساتھ روحان نے کچھ کہنا شروع کیا۔۔جس پر رضا صاحب پہلے کچھ حیران ہوئے، پھر الجھے۔۔اور کال ختم ہونے تک وہ جیسے مطمئن تھے

پر۔۔کس بات سے ؟

☆☆☆☆

اب اگر وقت کو تھوڑا آگے لے جاؤ۔۔ تو ارسلان اس وقت فلک مراد کے آفس میں اسکے سامنے بیٹھا اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔ جبکہ فلک اسکی نظروں کو اگنور کرتی اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہے ۔۔

" کب تک تھکنے کا ارادہ ہے ؟" مصروف انداز میں اس نے پوچھا ۔۔

" کس چیز سے ؟" وہ سمجھا نہیں ۔۔

" مجھے اس طرح گھورنے سے "

" کبھی نہیں" بے اختیار ہی اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ کچھ ایسے ادا ہوئے کے لیپ ٹاپ پر چلتے فلک مراد کے ہاتھ تھم گئے۔۔ بس۔۔ ایک لمحے کے لئے ہی سہی۔۔ پر وہ رک سی گئی ۔۔

" کیا چاہتے ہو ارسلان ؟" اپنی حیرانگی کو اگنور کرتے اب اسکی جانب دیکھتے پوچھا ۔

" سچ" وہ آج جانے کیوں پر مختصر جوابات دے رہا تھا ۔۔

" ؟ کیسا سچ "

موون لائیٹ ریسٹورانٹ کا سچ۔۔ آپ کے اور اس مسٹر سمیر کے بیچ کیا چل رہا ہے؟" آگے جھکتے اس نے پوچھا۔۔بے حد سنجیدگی سے۔۔

جبکہ فلک اس سوال پر مسکرائی اور اسکی یہ مسکراہٹ کیا معنی رکھتی تھی؟ یہ ارسلان سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔

" نو نو نو نو۔۔ڈوٹ ٹیل میں کہ ایک نیا کھیل شروع کر رہی ہیں آپ؟" حیرانگی سے کہا۔۔

" ویل۔۔" فلک نے اب کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔ نظر ارسلان پر تھی۔۔

" کھیل تو کسی اور نے شروع کیا ہے۔۔ میں تو بس کھیل رہی ہوں۔۔یوں سمجھو کہ۔۔" وہ اب آگے جھکی۔

اس بار پلیئر ٹو ہوں میں" معنی خیز مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو چھوا جبکہ "
۔ ارسلان اب الجھا

" ؟ کون ہے وہ "

۔۔ یہی تو جاننا ہے۔۔کون ہے وہ؟" اس نے ارسلان کا سوال دہرایا "

پر اس سوال کا جواب ان دونوں ہی کے پاس نہیں تھا۔۔ لیکن وہ جلد معلوم
۔۔ کرنے والی تھی

خیر۔۔ مسٹر رضا کی کیا رپورٹ ہے؟" اس نے پوچھا۔۔ایسے جیسے کسی عام "
۔۔ سے انسان کی بات ہو رہی ہو

۔۔ جبکہ ارسلان نے اس انداز پر ایک گہری سانس لی

انکا تعلق چاہے کتنا ہی گہرا کیوں نا ہو۔ کچھ باتیں وہ بہت دور رہ کر کیا کرتے تھے

۔۔

وہ بہت بے چین ہیں۔۔میں نے محسوس کیا ہے" فلک کے چہرے پر نظر "
۔ ٹکاتے کہا۔۔جہاں کوئی تاثر نہیں تھا

" ؟ کیا کر رہے ہیں وہ آج کل "

" وہ باہر سے اپنا سب کچھ سمیٹ کر آئے ہیں۔۔فلحال تو کچھ نہیں کر رہے
کہتے ہیں اس عمر میں انسان کو کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیئے۔۔ورنہ تنہائی اور "
" بے چینی انسان کو مزید بوڑھا کر دیتی ہے

۔۔ وہ اب بھی بے تاثر چہرہ لئے کہہ رہی تھی

۔۔ آپکو انکی فکر ہے؟" اس بار سوال ارسلان کی جانب سے ہوا "

مجھے کس کی فکر نہیں ہوتی ارسلان ؟کیا تم میری نیچر سے واقف نہیں؟" "
۔۔ سوال کے جواب میں سوال ہوا

۔۔ کیا وہ آپکے لئے کسی ہیں؟" اس نے لفظ کسی پر زور دیتے کہا "

" ؟ کیا وہ نہیں ہیں "

۔۔ اور ارسلان یہاں لاجواب ہو گیا

" تو۔۔تنہائی دور کرنی ہے یا بے چینی ؟" سوالوں کا رخ بدلا گیا۔۔ارسلان کی جانب سے ۔۔

" تم کب تک جاب کرتے رہو گے ارسلان ؟ اپنا بزنس کیوں نہیں کرتے ؟"

ایک بار پھر رخ بدلا گیا۔۔ فلک مراد کی جانب سے ۔۔پر اس نے ارسلان کے جواب کا انتظار نہیں کیا ۔۔

" مجھے یاد ہے۔۔" وہ اب اپنی کرسی سے اٹھ کر مر روال کی جانب گئی۔۔ نظر آسمان کی جانب گئی۔۔ جہاں بادلوں کا بسیرا ہے ۔

" ایک کمپنی تمہارے نام کی گئی تھی کچھ سال پہلے" اور ان الفاظ پر ارسلان چونکا ۔۔

" ان سے ملیں۔۔مائی پرسنل اسسٹنٹ اور آپکی کمپنی کے نئے سی۔ای۔او۔۔ مسٹر ارسلان "

۔۔ ماضی کی ایک آواز اس کے کانوں میں گونجی

وہ جگہ آج بھی خالی ہے۔۔ اسے تمہارے نام کے ساتھ بہت سنبھال کر رکھا "

" ہے میں نے

۔۔ کہتے ساتھ وہ مسکرائی۔ دلی مسکراہٹ

۔۔ جسے وہ دیکھ تو نہیں سکا پر محسوس کر سکتا تھا

وہ فلک مراد کے لہجے سے اسکے اندر کا حال محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

میں چاہتی ہوں اب اسکا مالک اسے سنبھالے۔۔" پلٹ کر اسکی جانب دیکھا "

۔۔ ۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم ایک بہت بہترین رپورٹر ہو۔ تمہاری نظروں سے کوئی نہیں بچ سکتا "

ارسلان۔ اپنے اس ٹیلنٹ سے دوسروں کو فائدہ دینے کے بجائے خود کو فائدہ

کیوں نہیں دیتے؟ ایک بہترین ٹیم کے ساتھ۔۔ ایک نیوز اینڈ انٹرٹینمنٹ

پبلیشنگ آفس کیوں نہیں شروع کرتے؟" اور فلک کی بات پر وہ چونک کر

۔۔ کھڑا ہوا۔۔ کم از کم وہ یہ اسکی امید نہیں کر رہا تھا۔۔ وہ حیران ہوا

جبکہ فلک کی مسکراہٹ اسکی حیرانگی دیکھ کر مزید گہری ہوئی۔ وہ اب چلتے ہوئے

۔۔ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

یقین کرو۔۔ تمہاری میگزین اور ویب کا سب سے پہلا چہرہ فلک مراد ہو گی" "

اسکی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا۔۔ فلک مراد جو کسی سے بات تک کرنے کے

؟ لئے راضی نہیں ہوتی۔۔ وہ اسکی میگزین کا پہلا چہرہ بننے کو تیار ہے؟ کیوں

آپ۔۔۔ آپ مجھے استعمال کر رہی ہیں؟" اور ارسلان کے سوال پر اگلے "

ہی لمحے فلک کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔ آنکھوں کی چمک ماند پڑی

۔۔۔ ۔۔ چہرے پر حیرانگی اور دکھ کے ملے جلے تاثر نمودار ہوئے

۔۔ اور ان تاثرات سے اگلے ہی لمحے۔۔ ارسلان کو پچھتاوے نے آ گھیرا تھا

۔۔ اسے اب احساس ہوا کہ بنا سوچے سمجھے۔۔ وہ کتنی بڑی بات کہہ گیا ہے

؟ وہ بھی فلک سے ؟ اپنی محبت سے ؟ اپنی واحد فیملی سے

مم۔۔میں۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا۔۔ایک تھپڑ کی "

۔۔ گونج نے اسکے الفاظوں کا دم توڑ دیا

۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ کسی طوفان کی سی تیزی سے آفس سے چلی گئ

۔۔ جبکہ اسکی آنکھوں کی نمی نے ارسلان کے دل کو چیر کر رکھ دیا تھا

۔۔ چہرے سے زیادہ اب جلن دل میں تھی

؟ یہ اس نے کیا کر دیا

☆☆☆☆

یہ فلک مراد کے ٹی۔وی لاؤنج کا منظر ہے۔جہاں کھڑکی سے باہر برسنے والی بارش کی آواز نے اس فلیٹ کی خاموشی میں عجیب سائٹر پیدا کیا ہوا ہے۔۔

ہواؤں کے زور سے ہلتے پردے اب بوندوں سے بھیگنے لگے ہیں۔۔ سردی کی اس بارش نے ٹھنڈ میں مزید اضافہ کیا ہوا ہے۔۔ مگر یہ ٹھنڈ شاید فلک مراد کے لئے نہیں ہے۔۔شاید یہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتی ۔۔

اسی لئے تو وہ سامنے ہی صوفے پر ڈھیلی ڈھالی ٹاپ اور ٹراؤزر پہنے، بالوں کی پونی ٹیل بنائے، صوفے کی پشت پر سر ٹکائے چھت کو گھورنے میں مصروف ہے۔۔ سامنے ٹیبل پر رکھی کافی جانے کب کی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔۔پر آج وہ اسے پی نہیں رہی ۔۔

کھڑکی سے آنے والی ٹھنڈی نم ہوا سیدھا اس تک پہنچ رہی ہے۔ پر وہ تو جیسے آس پاس کے احساس سے ہی انجان بیٹھی ہے ۔۔

اپنی سوچوں میں گم۔۔۔ اپنی دنیا میں گم ۔۔۔

"کیا میں اتنی بری ہوں؟" جانے کتنا ہی وقت گزرنے کے بعد فلک کے ہونٹوں سے الفاظ ادا ہوئے۔۔ دھیمی آواز میں۔۔ اتنی کہ بارش کی آواز اسکے مقابلے بہت زیادہ تھی ۔۔

"تو یہ ہوں میں تمہاری نظر میں ارسلان ؟" اس نے سوال کیا۔۔ایسے جیسے وہ اسے سن رہا ہے ۔۔

اور پھر۔۔وہ ایک تلخ مسکراہٹ لئے صوفے سے کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اب وہ کھڑکی کے پاس آ کر رکی۔ ہوا کے زور سے اندر آتی بارش کی بوندیں اب اسے بھگونے لگی تھیں ۔۔

"اگر ایسا ہے ؟تو کیا یہ غلط ہے ؟" اس بار سوال اس نے اپنے آپ سے کیا ۔۔

نظروں کے سامنے ماضی کے کردار گزرے ۔۔

اور ہر کردار ہی ارسلان کی کہی بات کو سچ ثابت کر رہا تھا ۔۔

"تم ٹھیک ہو ارسلان۔۔شاید۔۔پہلی بار تم بلکل ٹھیک ہو" ایک بار پھر وہ مسکرائی۔۔پر اس بار مسکراہٹ کچھ الگ تھی۔۔ مطمئن سی۔۔رضامند سی ۔۔

واپس پلٹ کر اب وہ ٹیبل کے پاس آئی اور اپنی ٹھنڈی کافی کا کپ اٹھایا ۔۔

ایک گھونٹ لیتے وہ دوبارہ پلٹی۔۔بارش کی رفتار اب مزید تیز ہو گئی تھی ۔۔

وہ ایسے ہی گھونٹ بھرتی بارش کو دیکھ رہی تھی جب اچانک ہی دماغ میں کچھ کلک ہوا ۔۔

" نونونو۔۔۔" اگلے ہی لمحے وہ کافی کا کپ واپس رکھتی تیزی سے باہر کی جانب بھاگی ۔۔

☆☆

" تو تم کل کے لئے تیار ہو؟" چائے کا کپ واپس رکھتے روحان نے پوچھا ۔۔

" ہاں۔۔ تیار تو ہوں پر۔۔" وہ رکا ۔

" پر ؟ "

" انہیں شک ہو گیا ہے مجھ پر۔۔ اب پریزنٹیشن کیسی بھی ہو وہ انکار کر دینگی "

" وہ ایسا بلکل نہیں کرے گی" اس کے لہجے میں یقین تھا ۔۔

" کیوں ؟ "

"کیونکہ وہ شک نہیں یقین کو اہمیت دیتی ہے اور جب تک یقین نہیں ہے۔۔ سمجھو تب تک ہم سیف ہیں "

" جس چالاکی سے وہ شک تک پہنچی ہے۔۔یقین تک بھی پہنچ جائے گی "

اسکی فکر مت کرو۔۔جب وہ یقین تک پہنچے گی تو سامنے مجھے پائے گی۔۔اور میں اسے دوبارہ پلٹنے نہیں دونگا۔۔ کسی صورت نہیں" اس کا لہجہ اس کے ارادوں کی مضبوطی کا گواہ تھا۔۔ سمیر نے اسے دیکھتے ایک گہری سانس لی ۔۔

" اللہ کرے ایسا ہی ہو" دل سے ایک دعا نکلی تھی۔۔جو جانے پوری ہونی بھی تھی کہ نہیں ۔۔

☆☆

وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہے۔۔وہی درخت جہاں اکثر وہ چھپ کر اسے دیکھا کرتا تھا۔۔تب تک، جب تک اسکے فلیٹ کی لائٹس آف نہیں ہو جایا کرتی تھیں۔۔

وہ آج سردی کی اس برستی بارش کی پرواہ کئے بنا۔اس کے فلیٹ کے سامنے موجود درخت کے پاس بیٹھا ہے۔۔

سرخ آنکھیں کسی گہری سوچ میں گم ہیں۔۔پشیمانی ان آنکھوں میں اب بھی صاف نظر آرہی ہے۔۔

اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کہہ سکتا ہے؟کیسے اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے؟

بلکہ انجانے میں ہی سہی، پر وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے؟

وہ جانتا تھا کہ فلک اسے کبھی استعمال نہیں کر سکتی۔۔پھر کیسے اس نے فلک کے متعلق ایسے سوچ لیا؟

؟ کیسے اس نے فلک کو اپنے الفاظوں سے ہرٹ کیا؟ یہ اس سے کیا ہو گیا

دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے اس نے درخت پر سر ٹکائے اپنی آنکھیں موند دیں۔۔ بارش کے قطرے اس کے اندر جلتی شرمندگی کی اس آگ کو بجھانے میں ناکام ہو رہے تھے ۔۔

سوچ تو تم کچھ بھی سکتے ہو۔۔ کیا تم نے کبھی یہ سوچا تھا کہ تم فلک مراد سے " محبت کر بیٹھو گے ؟ "

اچانک ہی دل کے کسی کونے سے آواز آئی۔۔ اور اگلے ہی پل اسکی آنکھیں کھل گئیں ۔۔

نہیں۔۔ اور میں یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا۔۔ میں بھول جانا چاہتا ہوں کہ میں " انکے لئے کیا محسوس کرتا ہوں۔۔ مت یاد دلاؤ مجھے۔۔ بھول جانے دو مجھے "

اس نے خود سے کہا۔۔ لہجے میں بے بسی تھی، التجا تھی۔۔ پر دل شاید ماننے پر راضی نہیں تھا ۔۔

" نہیں بھول سکتے تم۔۔ آج تم نے جو کیا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تم کبھی یہ بھول نہیں سکتے۔۔ کیا ایسا نہیں ہے؟" دل نے سوال کیا۔۔اور وہ چونکا۔۔ کیا ایسا ہے ؟

" ایسا نہیں تو کیسا ہے ؟ تم جانتے ہوں کہ وہ ایسی نہیں ہے۔۔ تم جانتے ہوں کہ یہ سب وہ تمہارے لئے کر رہی ہے۔اس نے تو عمر الیاس کے ساتھ بھی بھلائی کی تھی جو اسکی نفرت کا حقدار تھا۔۔تو پھر وہ تمہیں کیسے استعمال کر سکتی ہے ؟

۔۔ تم تو اسکی فیملی ہونا؟" اور اس سوال پر ارسلان کی گردن جھک گئی تھی

سچ۔۔اکثر سر جھکا دیتا ہے

" مجھے اچھا نہیں لگا۔۔ مجھے اچھا نہیں لگا جیسے وہ اس کیفے کے اونر کے بارے میں تجسس کا شکار ہیں۔۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ماضی اپنے آپکو دہرانے والا ہے۔۔ ۔ " اس نے اقرار کرتے ایک بار پھر آنکھیں بند کر دیں

مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایک اور روحان ملک انکی زندگی میں نا آجائے۔۔ مجھے " ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایک بار پھر وہ اپنے آپکو توڑ نہ دیں۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں " ایک بار پھر انکی آنکھوں میں آنسو نا آئیں۔۔

تمہیں اسکی آنکھوں کے آنسوؤں سے ڈر لگتا ہے یا ان آنسوؤں میں پگھل " ۔۔ جانے سے ڈر لگتا ہے؟" ایک اور سوال ہوا

مجھے پگھل جانے سے ڈر لگتا ہے۔۔ کیونکہ اگر میں پگھل گیا تو سب ختم ہو جائے " گا۔۔ فلک مراد سے اسکی فیملی چھن جائے گی اور میں یہ نہیں چاہتا۔۔ میں انکے ساتھ یہ ظلم نہیں کر سکتا۔۔" اور اسی کے ساتھ دل خاموش ہو گیا تھا۔۔ ۔۔ سب آوازیں دب گئ تھیں۔۔ اب صرف برستی بارش اور ہواؤں کا شور تھا

اگر تمہارا جوگ ختم ہو گیا ہے تو اندر چلیں؟" ایک آواز پر اس نے فوراً " آنکھیں کھولیں اور نظر سامنے کھڑی فلک مراد پر گئی۔۔ جو آنکھوں میں غصہ لئے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔ بارش میں بھیگتے ہوئے۔۔ وہ چونکا۔۔

۔۔ آپ۔۔۔" فوراً کھڑا ہوا "

"آپ اتنی بارش میں باہر کیوں نکلی ہیں؟" فکر مندی سے پوچھا ۔۔

"کیونکہ تم اس بارش میں یہاں بیٹھے اپنا پچھتاوہ دھونے کی ناکام کوشش کر رہے ہو ارسلان ۔۔ میں کیسے باہر نا آتی؟" غصیلے لہجے میں جواب دیا ۔۔

"اچھا آپ اندر چلیں ۔۔ بیمار ہو جائینگی" وہ کہتے تیزی سے آگے بڑھا جبکہ فلک مسکراتے ہوئے اب اسکے پیچھے چلنے لگی ۔۔

کچھ دیر بعد وہ چینج کر کے کچن کی جانب آیا ۔۔ جہاں فلک اوون میں کھانا گرم کرنے کے لئے رکھ رہی تھی ۔۔

"آپ نے بنایا ہے؟" شیلف کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھتے پوچھا ۔۔

"تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں کھانا بناؤنگی؟" مصنوعی حیرانگی سے پوچھا ۔۔ جس پر ارسلان کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔

"نہیں ۔۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا"

گڈ۔۔" وہ کہہ کر اب کیبلیٹس سے دو پلیٹس اور باقی سامان نکال کر اسکے "
۔ سامنے رکھنے لگی

۔۔ فلک۔۔" اور فلک مراد کے ہاتھ جہاں تھے وہیں رک گئے "

آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔اسے لگا۔۔ جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو۔۔ تبھی
فوراً چہرے پر بے پناہ حیرانگی لئے اسے دیکھا۔۔ سوالیاں نظروں سے۔۔اور
۔۔ اسکی حیرانگی پر وہ مسکرایا

۔۔ فلک۔۔" اس نے دوبارہ اسکا نام دہرایا "

کتنا عجیب لگ رہا تھا اسے۔۔ ارسلان کی زبان سے اپنا نام سن کر۔۔وہ جیسے کچھ
کہنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔ یہ ایک لفظ۔۔اسکی زبان سے ادا ہوا اسکا نام
۔۔ اسکے ہونٹ جیسے سی گیا تھا

اس نے اپنے سامنے کھڑے ارسلان کو دیکھا۔۔ نو سال۔۔ نو سالوں سے جانتی
تھی وہ اسے۔۔ وہ اٹھارہ سال کا لڑکا آج ستائیس سال کا ایک مرد تھا۔۔ پرکشش
۔۔ اور مضبوط

جس نے عمر اور رتبے کے لحاظ میں کبھی بھی اسے اسکے نام سے نہیں پکارہ تھا۔۔

پھر چاہے دونوں ایک دوسرے سے کتنے ہی بے تکلف کیوں نہ ہوں۔۔

ارسلان نے اسے ہمیشہ میم ہی کہا تھا۔۔شاید وہ اپنے اور اس کے درمیان موجود

۔۔ سٹیٹس اور عمر کے فرق کو بھلانا نہیں چاہتا تھا۔۔پر آج

آج وہ اسے اسکے نام سے پکار رہا ہے تو فلک مراد جیسے کسی سکتے میں چلی گئ تھی

۔۔

اسے لگا۔۔ صرف اس ایک نام ان دونوں کے درمیان موجود یہ واحد دیوار بھی

۔۔ گرادی تھی۔۔اور اب

۔۔ اب ارسلان اور اسکا صرف ایک تعلق بچا تھا

۔۔ وہ اسکی فیملی ہے

! وہ دونوں ایک دوسرے کی واحد فیملی ہیں۔۔اور بس

مجھے معاف کر دیں فلک۔۔ آپ جانتی ہیں کہ وہ بے اختیاری میں ادا ہوئے "
۔۔ الفاظ تھے" وہ کہہ رہا تھا۔۔ سر جھکائے اور اسکے اس انداز پر فلک مسکرا گئی

دل تو نہیں چاہ رہا۔۔ پر صرف تمہارے اس ایک نام لینے پر میں نے تمہیں "
" معاف کیا مسٹر ارسلان

۔۔ پانی کی بوتل اسکے سامنے رکھتے اس نے کہا۔۔ جس پر وہ بس مسکرا دیا

وقت تھوڑا آگے لے جائیں تو اب وہ دونوں کھانے کے بعد کافی لئے بیٹھے ہیں۔۔
۔۔ دونوں کے بیچ اب ایک خاموشی سی تھی

ویسے تم نے آدھا سچ ہی کہا تھا۔۔" اس خاموشی کو فلک کی آواز نے تھوڑا "
۔۔ ۔۔ارسلان نے اس کی جانب دیکھا جو بے حد سنجیدہ نظر آ رہی تھی

میں نے ہمیشہ استعمال ہی تو کیا ہے ارسلان" وہ مسکرائی۔۔ایک تلخ "
۔۔ مسکراہٹ۔۔ جبکہ ارسلان نے فوراً نفی میں سر ہلایا

"سب سے پہلے تمہیں۔۔ماہم کوٹریپ کرنے کے لئے" ماضی کی ایک یاد
۔۔ ارسلان کے دماغ میں روشن ہوئی

"پھر سہیل۔۔اسے لندن سے یہاں بلایا صرف اپنا مقصد نکلوانے کے لئے۔۔
شاید۔۔اسکی محبت کو بھی استعمال کیا میں۔۔نے کئی بار" سہیل کا چہرہ اسکے
۔۔ نظروں کے سامنے روشن ہوا

"اور شاید اسی کی سزا مجھے روحان کی صورت ملی۔۔جسے میں نے استعمال نہیں
کیا۔۔جس سے میں نے محبت کی اور اسی محبت نے مجھے استعمال کیا" وہ کہہ کر
۔۔ ہنسی۔۔ایک تلخ ہنسی

۔۔ اور اسکی یہ ہنسی ارسلان کو تڑپا گئی

"لیکن شاید۔۔سزا روحان ملک نہیں تھا۔۔شاید میرا وہ وقت ہی سزا کا تھا۔۔
تبھی تو تم بھی چلے گئے" اور اس نے پہلی بار ارسلان کی جانب دیکھا۔۔آنکھوں
۔۔ میں نمی لئے

وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔ وہ جو اسکے آنسوؤں سے ڈر رہا تھا۔۔ اب بھیگی آنکھیں ۔ اسے اندر رر تک جلا گئی تھیں

۔۔ پھر نور واپس چلی گئی۔ سہیل چلا گیا اور پیچھے رہ گئی تو فلک۔۔ فلک مراد "

۔۔ وہ جسے سب چاند کہتے رہے اور وہ واقعی چاند بن گئی

" اندھیری زندگی میں چمکتا، اکیلا چاند

وہ کہہ کر رکی۔۔ آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لی اور جب آنکھیں کھولیں ۔ تو نمی غائب تھی

" لیکن یہ آدھا جھوٹ بھی ہے ارسلان "

" یہ جھوٹ ہے کہ میں نے تمہیں استعمال کیا۔۔ میں نے تو تمہیں اپنی فیملی مانا "

یہ جھوٹ ہے کہ میں نے سہیل کی محبت کو استعمال کیا۔۔ میں نے تو اسے اپنا "

" بہترین دوست بنایا

" یہ جھوٹ ہے کہ روحان ملک میری لئے سزا بنا۔۔وہ تو میری محبت بنا۔۔میری پہلی اور شاید آخری محبت۔۔بس وہ میرا نصیب نہیں بن سکا "۔

" اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔تم تو ہمیشہ سے یہی تھے مجھ پر نظر رکھے ہوئے۔۔اس درخت کی اوڑھ میں چھپے " وہ مسکرائی۔۔ اور اس بار مسکراہٹ بہت سچی تھی۔۔ارسلان کچھ پر سکون ہوا۔۔

" تو مسٹر ارسلان۔۔آپ نے بے اختیاری میں جو کہا۔۔وہ دو پہلو لئے ہوئے ایک نامکمل بات تھی۔۔

" اور کچھ نامکمل باتیں انسان کو مکمل دیا کرتی ہیں

اور اسی کے ساتھ اس نے مسکراتے ہوئے اپنی ٹھنڈی کافی کا پہلا سپ لیا۔۔

اور اسی کے ساتھ ارسلان مسکراتے ہوئے اپنی ٹھنڈی کافی کو گرم کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔۔

"یہی تو خاصیت ہے فلک آپ میں۔۔ آپ کڑوی اور تلخ باتوں کو بھی اپنی

مٹھاس سے بھر دیتی ہیں "

☆☆☆☆

یہ رائل فائننس کے چوتھے فلور میں موجود میٹنگ روم کا منظر ہے ۔۔

جہاں فرنٹ چیئر اپنے مالک کے انتظار میں خالی ہے۔۔ بائیں جانب مریم کچھ

فائلز لئے بیٹھی ہے۔ ساتھ ہی منیجر جو کہ گھڑی میں بار بار ٹائم دیکھ رہے ہیں ۔۔

بائیں جانب گرے سوٹ میں سمیر اپنے ساتھ بیٹھے اپنے اسسٹنٹ جو کہ اصل

میں روحان کا اسسٹنٹ ہے سے کچھ کہنے میں مصروف ہے ۔۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھلتا ہے اور فلک مراد ہمیشہ کی طرح سر اٹھائے شاہانہ چال چلتے میٹنگ روم کے اندر داخل ہوتی ہے۔۔ ساتھ ہی سب اسے دیکھ کر کھڑے ہوئے ۔۔

" اسلام علیکم" اپنی چیئر کے پاس کھڑے ہوتے اس نے کہا۔۔ جس پر سب نے جواب دیا ۔۔

" پلیز سِٹ" وہ اب چیئر پر بیٹھی اور باقی سب بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ۔۔

" آپکو اتنا انتظار کرنا پڑا۔ اس کا مجھے افسوس ہے" سمیر کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے کہا ۔۔

" وہ کل جان بوجھ کر لیٹ آئے گی۔۔ پر تم نے ریئیکٹ نہیں کرنا اور مسکرا کر بات کرنی ہے اس سے" روحان کی آواز اس کے کانوں میں گونجی ۔۔

" لیکن مجھے بلکل نہیں ہے۔۔ آپ نے اپنے قیمتی وقت سے میری پریزنٹیشن دیکھنے کے لئے وقت نکالا۔۔ اس کے لئے میں آپکا شکر گزار ہوں" مسکرا کر اس نے جواب دیا ۔۔

جبکہ اس جواب پر فلک کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔تو وہ اسکے لیٹ آنے کے لئے بھی پہلے سے تیار تھا؟ گڈ۔۔

پھر مزید وقت ضائع کئے بنا پریزنٹیشن سٹارٹ کرتے ہیں" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا۔۔

"شیور" اسی کے ساتھ سمیر اور اسکا اسسٹنٹ کھڑے ہوئے۔۔

☆☆☆

آج تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟" وہ جو کافی دیر سے اسکے چہرے کی سنجیدگی اور آنکھوں میں گہری سوچ کو پڑھ رہے تھے۔۔آخر پوچھ بیٹھے۔۔

نہیں۔۔ایسی تو کوئی بات نہیں" ایک پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے جواب دیا۔

"کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتا سکتے ہوں۔۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں کوئی اچھا مشورہ دے سکوں "

"مجھ سے ایک غلطی ہو گئی۔۔ انجانے میں، میں نے کچھ ایسے الفاظ کہہ دیئے جس سے ایک انسان کا دل دکھا اور انسان بھی وہ جو میرے لئے بہت اہم ہے ۔ جس کے لئے میں بہت اہم ہوں" سر جھکا کر اس نے کہا

" ؟ تو کیا تم نے اس سے معافی مانگی "

" ۔۔ جی "

۔۔ کیا معافی مل گئی؟" سوال پر وہ مسکرایا "

"یہی بات تو اور شرمندہ کر رہی ہے۔۔ وہ میرے معافی مانگنے سے پہلے ہی مجھے معاف کر چکی تھیں "

۔۔ پھر تو تم بہت خوش نصیب ہو "

بہت باظرف ہوتے ہیں وہ لوگ جو دل پر لگی چوٹ پر بھی آسانی سے معاف کر دیا کرتے ہیں ۔۔

اور بہت خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں معافی مانگے بنا ہی معافی مل جاتی ہے" وہ رکے ۔۔

ورنہ کچھ ایسے بدنصیب لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں اپنی غلطیوں کا احساس " ہوتے ہوتے اتنا وقت ہو جاتا ہے کہ وہ چاہ کر بھی معافی مانگ نہیں پاتے یا پھر وہ معافی کے قابل ہی نہیں رہتے" ارسلان نے صاف محسوس کیا۔۔ان کے لہجے میں چھپے درد کو ۔۔

کیا آپ سے بھی کبھی کوئی ایسی غلطی ہوئی ہے؟" بہت غور سے انہیں دیکھتے " اس نے پوچھا ۔۔

غلطی؟ مجھ سے تو شاید گناہ ہوا ہے" وہ بس سوچ کر رہ گئے " ۔۔

اس دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں جس سے کوئی غلطی، کوئی گناہ نا ہوا ہو" " مسکرا کر جواب دیا ۔

۔ آپکی فیملی میں کون کون ہے؟" اس نے سوالوں کا رخ بدلا"

" میرا ایک بھائی ہے اسکی فیملی ہے اور میری وائف "

۔۔ بچے؟" اور یہ سوال انہیں کسی تیر کی طرح لگا تھا "

اللہ نے ہمارے نصیب میں اولاد نہیں لکھی۔" دھیمی آواز میں کہا جو "

ارسلان کے کانوں تک پہنچ گئی تھی۔

لیکن میری ایک اولاد ہے" دل میں کہا گیا۔۔ جو ارسلان تک نہیں پہنچ سکی "

۔۔

" ؟ تو وہ آپکے ساتھ کیوں نہیں آتے یہاں "

۔ وہ سب کراچی میں ہیں" انکی بات پر ارسلان کے چہرے پر حیرانگی آئی "

" ؟ تو کیا آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں "

۔۔ ہاں۔۔ اکیلا ہی تو ہوں" معنی خیز انداز میں کہا "

" ؟ تم بتاؤ تمہاری فیملی میں کون کون ہے "

" میری امی کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔۔بہن بھائی کوئی تھا نہیں۔ ابا کا کچھ سال پہلے انتقال ہو گیا "

" توتم بھی اکیلے ہو ؟ "

" نہیں۔۔میرے ساتھ میری ایک اکلوتی فیملی ہے" اس بار وہ مسکرایا۔۔بہت دل سے ۔۔

" کون ؟ "

" فلک مراد" انکی جانب دیکھتے کہا۔۔اور رضا صاحب اسکے جواب پر حیران رہ گئے۔۔

" فلک مراد؟ وہ جس کا تم نے انٹرویو لیا تھا ؟ "

" جی۔۔وہی فلک مراد۔۔وہ ہیں میری فیملی "

" کیا لگتی ہے وہ تمہاری ؟ "

" کیا لگتی ہیں؟" وہ رکا۔۔ نظروں کے پردوں پر فلک کا چہرہ روشن ہوا ۔

جب صرف اٹھارہ سال کا تھا۔۔تو وہ میری مسیحا بن کر میرے سامنے آئیں۔۔ "

۔۔ بہت اکیلا تھا میں۔پر انہیں دیکھ کر لگا اب اکیلا نہیں رہا

جب انیس کا ہوا۔۔تو وہ میری استانی بن گئیں۔۔مجھے پڑھایا۔۔ڈگری دلوائی

۔۔

۔۔ جب بیس کا ہونے لگا تو وہ میری باس بن گئیں۔۔مجھے جاب پر رکھ لیا

مجھے زندگی کا تجربہ دیا۔۔سچ بتاؤ تو انہوں نے ہی مجھے دکھایا کہ زندگی ہوتی کیا ہے

؟

۔۔ انہوں نے ہی مجھے بتایا کہ گر کر کھڑا کیسے ہونا ہے

۔ وہ میرے لئے کبھی میرا سہارہ بنیں، تو کبھی مجھے گرانے کی وجہ

، وہ میرے لئے خوشی بنیں، اور کبھی میرا غصہ

وہ میرے لئے امید بنیں، اور کبھی میری امیدوں کا حاصل

وہ میرے لئے خواب بنیں، اور کبھی میری حقیقت

پھر جب میں بائیس کا سال ہوا۔ تو قسمت نے ایسا کھیل کھیلا۔۔ ایسا مزاق کیا

۔۔ میرے ساتھ کہ مجھے جانا پڑا

۔ مجھے اسے چھوڑ کر جانا پڑا۔ نا چاہتے ہوئے۔ دل سولی پر لٹکانا پڑا

۔۔ پر میں جا کر بھی جا نہیں سکا۔۔ اور مجھے واپس آنا پڑا۔۔ اسی دل کی سن کر

آج میں ستائیس سال کا ہوں۔۔ لیکن لگتا ہی نہیں کہ میں نے اتنے سال گزار

لئے ؟

ایک غریب اور ان پڑھ انسان سے میں آج ایک پڑھا لکھا اور کامیاب انسان

۔۔ ہوں

۔۔ لیکن۔۔ ان کے معاملے میں، میں آج بھی وہیں ہوں

۔۔ جہاں میں نو سال پہلے تھا۔۔ وہ آج بھی وہی ہیں میرے لئے

میرا ہر احساس، میرا ہر جذبہ، میری زندگی، میری فیملی۔۔" وہ رکا۔ ایک گہری

۔۔ سانس لی

" اور میری لاحاصل محبت "

اور اپنے اس بے اختیار اقرار پر چونک کر رہ گیا۔۔ آنکھیں حیرت سے کھلیں

۔۔

؟ یہ وہ کیا کہہ گیا ہے؟ اور کس کے سامنے

۔۔ اتنی بڑی غلطی کیسے کر دی اس نے

اور احساس ہونے پر وہ تیزی سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ جبکہ رضا صاحب اس

۔۔ اچانک تبدیلی پر حیران رہ گئے

☆☆☆

۔ وہ کافی دیر سے دائیں بائیں چکر لگا رہا تھا

سمیر کو رائل فائینس گئے تین گھنٹے ہو گئے تھے۔ اور اب تک اسے کوئی اپڈیٹ

۔۔ نہیں ملی

" کہاں رہ گیا یہ شخص ؟" گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

تھوڑی دیر مزید گزری جب دروازہ ناک ہوا۔۔

" کم ان" اس کے کہتے ہی دروازہ کھول سمیر اندر آیا۔۔

" کہاں رہ گئے تھے تم؟ کوئی اپڈیٹ ہی نہیں ؟ "

" جس جنگِ میدان میں تم نے مجھے بھیجا تھا وہاں سے نکل کر آنا تمہیں آسان لگتا ہے کیا ؟ "

" چھوڑو۔۔ یہ بتاؤ کیا ہوا؟" وہ بے چین تھا۔۔

" کیا ہونا تھا۔۔" کوٹ اتار کر کرسی پر رکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔

" ہو گئی پریزنٹیشن" سامنے رکھے صوفے پر بیٹھا۔۔

" کیسی ہوئی؟" روحان بھی اسکے ساتھ بیٹھا۔

" بہترین" فخریہ مسکراہٹ لئے کہا۔۔

" تو پھر۔۔ کیا کہا اس نے ؟ "

۔۔ کیا لگتا ہے ؟ کیا کہا ہو گا؟" الٹا اسی سے سوال کیا "

اگر پریزنٹیشن نے اسے امپریس کیا ہے۔۔ تو اس نے کہا ہو گا کہ " اوک مسٹر سمیر۔۔ ہم آپ کو انفارم کر دینگے" فلک کے انداز میں روحان نے مسکراتے کہا ۔

۔۔ یعنی وہی کہ ہم آپکو کال کر کے بتا دینگے" سمیر اسکی بات سمجھتے مسکرایا "

" بلکل۔۔ اسکی عادت ہے۔۔ خوشی دینے سے پہلے تنگ بہت کرتی ہے وہ "

" ؟ اور اگر وہ امپریس نہیں ہوئی تو "

تو اس کا جواب ہو گا۔۔ سو مسٹر سمیر میں اس سے بہترین کام دیکھ چکی ہوں۔۔ " لیکن پھر بھی اگر ہو سکا تو میں سوچنے کی کوشش ضرور کرونگی۔۔۔ جو کہ وہ کبھی نہیں کریگی کیونکہ فلک مراد سوچنے کی کوشش نہیں کرتی وہ بس سوچ لیتی ہے اور جو سوچ لیتی ہے وہ کر گزرتی ہے۔۔" ایک بار پھر فلک کے ایٹیٹیوڈ کے انداز میں روحان نے کہا۔۔ جس پر سمیر ہنس پڑا ۔۔

سیریسلی۔اگراس وقت وہ تمہیں اپنی نکل اتارتے دیکھ لے ناتو تمہیں دن میں "
" تارے دکھادے

تارے تو خیر وہ اب بھی دکھارہی ہے۔۔۔ایک اس تک پہنچنے کے لئے مجھے "
۔ بھول بھلیا کو پار کرنا پڑرہاہے" صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے کہا

تو کس نے کہاہے کہ اتناڈرو اس سے۔۔ جاؤ اور سامنے کھڑے ہو کر کرلو "
" ۔۔ اقرار

اگر وہ کوئی عام لڑکی ہوتی تو میں یہی کرتا۔۔لیکن وہ عام نہیں ہے۔۔اس کے "
سامنے جاکر کھڑاہواتو وہ ریت کی طرح ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔اس لئے۔۔
پہلے میں اسے ٹریپ کرونگا،اسکے فرار کے راستے ختم کرونگا،پھر اس سے اقرار
کرونگا۔۔اور پھر اس کے پاس مجھے ایکسیپٹ کرنے کے علاوہ اور کوئی آپشن ہی
نہیں ہوگا"   اسی کے ساتھ ایک معنی خیز مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو چھوا

۔۔

۔۔ وہ کھلاڑی ہے۔۔اور تم ضدی ہو   "

" ایک کھلاڑی اور ضدی انسان کی اس گیم میں مجھے بہت مزہ آنے والا ہے

اپنے مزے چھوڑو یہ بتاؤ کہ کیا جواب دیا اس نے ؟" اسے دوبارہ پریزنٹیشن "

۔۔ کا خیال آیا

" آنسر نمبر ون "

" ؟ مطلب "

" مطلب یہ کہ انہوں نے کہا۔۔۔ اوکے مسٹر سمیر۔۔ ہم آپکو انفارم کر دینگے "

۔۔ ایک فاتحانہ مسکراہٹ نے دونوں کے ہونٹوں کو چھوا

☆☆☆☆

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اس فائل پر نظر ٹکائے بیٹھی تھی۔۔ لیکن صرف نظر،

۔۔ سوچ تو کہیں اور ہی تھی

"ایسا کیوں لگتا ہے کہ جیسے یہ پریزنٹیشن، یہ انداز، یہ کام اور یہ شخص۔۔۔کچھ دیکھا دیکھا ہے" سوچ جانے کب سے یہی اٹکی تھی۔۔۔پر اسے کوئی سرا نہیں مل رہا تھا۔۔

"کچھ تو ہے۔۔کچھ تو ہے جو پردے میں ہے" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا۔۔

ہاتھ میں پین پکڑے وہ مسلسل اسے گماتے سوچ کے کسی جہان میں گم تھی۔۔ جانے کیوں پر اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مسٹر سمیر وہ ہے نہیں جو دکھ رہا ہے۔۔ اور جو ہے وہ دکھ نہیں رہا۔۔

پر۔۔کیا ہے وہ ؟

"کون ہو تم ؟" اس نے سوال کیا۔۔پر یہ سوال مسٹر سمیر کے لئے نہیں تھا۔۔ یہ سوال۔۔پریزنٹیشن بنانے والے کے لئے تھا۔۔جانے کیوں پر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ کوئی اور ہے۔۔

اور پھر کچھ لمحے بعد اسکے ہاتھ انٹر کام کی جانب بڑھے۔۔

یس میم" مریم کی آواز گونجی۔۔ "

" کم ٹومائی آفس "

اور اگلے ہی کچھ پل میں مریم اسکے سامنے تھی۔۔

" مسٹر سمیر کو ای۔ میل کریں۔۔ ہم کل ہی کانٹریکٹ سائن کرینگے "

اتنی جلدی ؟" وہ حیران تھی۔۔اتنی جلدی کسی کے ساتھ کام کرنے کے لئے " تیار ہو جانا۔۔یہ فلک مراد کا انداز نہیں تھا۔۔

؟ اور اگر کبھی ایسا ہوا تو وہ بھی تب جب عمر الیاس تھا۔۔تو کیا

وہ چونکی۔۔۔اسکا مطلب ہے کہ ایک بار پھر فلک مراد کوئی کھیل کھیل رہی ہیں ؟

اس بار کھیل کوئی اور کھیل رہا ہے۔۔میں بس پردہ ہٹا رہی ہوں۔۔" فلک کی " آواز اسے سوچوں کی دنیا سے باہر لائی۔۔

۔۔ تو وہ ہمیشہ کی طرح اسکی سوچ پڑھ چکی تھی۔۔ مریم مسکرائی

اوک میم۔۔ میں مسٹر سمیر کو ای۔ میل کر دیتی ہوں اور کانٹریکٹ بھی ریڈی "
" کر لیتی ہوں

گڈ۔۔" وہ کہہ کر اب اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی جبکہ مریم اب "
۔۔ اسکے آفس سے باہر نکلی اور اپنی جگہ پر آتے ہی ارسلان کو کال کلائی

۔۔ ہاں بولو چڑیل" اور مریم مسکرائی "

" ؟ کیسے ہو جن زادے "

بہت ہینڈ سم ہوں۔۔۔ تم تو جانتی ہو یہ" معنی خیزی سے کہا جس پر مریم کی "
۔۔ مسکراہٹ غائب ہوئی

فضول باتیں مت کرو۔۔ ایک ضروری بات بتانے کے لئے کال کی ہے میں "
۔۔ نے" وہ سنجیدہ ہوئی

" یہ جو تم مجھ سے نظریں چراتی ہو نا۔۔۔سچ بتاؤ محبت کرتی ہو نا؟" شرارتی انداز میں ادا کئے ارسلان کے اس شعر نے مریم کی جیسے سانس روک لی تھی

۔۔

" ارے ریلیکس۔۔ مزاق کر رہا تھا چڑیل۔۔ پتہ ہے مجھے تمہیں تو جن ہی لگتا ہوں میں" اسکی خاموشی کو نوٹ کرتے ارسلان نے کہا

۔

" میم فلک کل مسٹر سمیر کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کرنے والی ہیں" اس نے اسکی بات کو اگنور کرتے کہا

۔۔

" اوہ۔۔اتنی جلدی" وہ بھی اب سنجیدہ ہوا

۔

" ہاں۔لیکن اس بار کھیل انکا نہیں ہے۔۔اس بار وہ کھیل کھیلنے والے کو سامنے لانے کے لئے یہ سب کر رہی ہیں "

" جانتا ہوں۔۔انکا کھیل تو اس بار کچھ اور ہی ہے" گہری سانس لئے ارسلان نے کہا

۔

" ؟ کیا تم نے ان سے بات کرلی "

نہیں۔۔پر ابھی کرنے ہی جارہا ہوں" اپنے سامنے موجود گھر کو دیکھتے ہوئے "
۔ ارسلان نے کہا

" ؟ تمہیں کیا لگتا ہے ارسلان۔۔ان سب کا کیا انجام ہو گا "

سچ بتاؤ تو۔۔اس بار میں خود بھی نہیں جانتا مریم کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔ "
ان سب کا اختتام کیا ہو گا یہ ہم میں سے کوئ نہیں جانتا۔۔بس۔۔میری دعا ہے
" ۔۔ کہ اس بار سب اچھا ہو

آمین۔۔اللہ کرے اس بار۔۔ہم سب کا اختتام اچھا ہو" وہ کہہ کر کال کٹ "
۔۔ کر گئ

۔۔ جبکہ ارسلان کچھ دیر موبائل کو دیکھتا رہا

۔۔ آمین" مسکرا کر موبائل جیب میں رکھتے اس نے بیل بجائ "

۔۔ اور اگلے ہی پل گارڈ نے دروازہ کھولا

"۔۔ اسلام علیکم۔۔ رضا انکل سے کہیں ارسلان ان سے ملنے آیا ہے "

" تو رپورٹ دے دی تم نے اپنے جن زادے کو؟" فلک کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی جہاں وہ سامنے کھڑی ایک ہلکی سے مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

۔۔

" وہ۔۔وہ مم۔۔میں۔۔" اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہے۔۔ جبکہ فلک اب ایک ۔۔ ایک قدم اٹھاتے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئ

" میں کیا مریم؟ تم میری اسسٹنٹ سے ارسلان کی رپورٹر کب سے بن گئ؟" اب اسکے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔ اور اس سنجیدگی سے ڈر پر مریم نے اپنا سر جھکا لیا۔۔

سس۔۔۔سوری میم" دھیمی آواز میں کہا۔۔ "

" یہ زندگی کا سب سے اہم موڑ ہے مریم۔۔ بہت سے لوگوں کے لئے۔۔ ایک ذرا سی غلطی سب بگاڑ سکتی ہے۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس اہم وقت پر میں

کسی بھی قسم کی غلطی کا معاف کر سکتی ہوں؟" اس نے پوچھا۔۔لہجے میں سختی بڑھی۔۔

سوری میم۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا" وہ مزید شرمندہ ہوئی۔۔جانے وہ کیوں " ہمیشہ ایسی غلطی کر جاتی تھی۔۔

مون لائٹ اور ہمارے پیچ کی کوئی بھی رپورٹ اب کسی کو بھی نہیں ملنی " " ؟ چاہئے۔۔کسی کو بھی۔۔اوک

" ۔۔ جج۔۔۔جی میم "

گڈ" وہ کہہ کر لفٹ کی جانب بڑھی اور مریم نے ایک گہری سانس لے کر سر " ۔۔ اٹھایا

؟ اور ہاں۔۔" اچانک ہی فلک دوبارہ پلٹی جس پر مریم گڑبڑائی۔۔اب کیا "

میرا اختتام کیا ہو گا۔۔ یہ واقعی ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔۔ لیکن میں ایک " بات تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ۔۔" فلک رکی۔۔ غور سے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور مسکرائی ۔۔

" تمہارا اور ارسلان کا اختتام بہت بہترین ہو گا۔۔ آئی پرامس "

اور وہ کہتے ساتھ ہی پلٹ گئی۔۔ جبکہ مریم اپنی جگہ حیران کھڑی رہ گئی ۔۔

اس کا کیا مطلب تھا ؟

یہ کیسا وعدہ کیا تھا اس سے فلک مراد نے ؟

وہ سمجھ نہیں سکی تھی ۔۔

☆☆

اچانک یہاں آنے کے لئے سوری" ملازم کے جاتے ہی اس نے کہا۔۔ جس پر " رضا صاحب مسکرائے ۔۔

"ارے نہیں۔۔مجھے خوشی ہوئی کہ تم یہاں آئے ہو۔۔پر تمہیں میرا گھر کیسے معلوم ہوا ؟ "

"نیت ہو تو انسان کے لئے کچھ بھی معلوم کرنا یا ڈھونڈنا مشکل نہیں۔۔" مسکرا کر کہا ۔۔

"یہ بھی ہے۔تو پھر اب ٹھیک ہو تم؟" انہوں نے پوچھا۔اور انکے پوچھنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ وہ سمجھ چکا تھا ۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں انکل۔۔کل بس اپنی بے اختیاری پر غصہ آ گیا تھا مجھے۔۔اس لئے چلا گیا "

"اگر محبت ہو تو اظہار بھی کر لینا چاہئے" انہوں نے جیسے ایک مشورہ دیا۔۔

"وہ جانتی ہیں" مسکراہٹ گہری ہوئی۔جبکہ رضا صاحب چونکے ۔۔

"کیا؟وہ جانتی ہے؟" حیرانگی سے پوچھا ۔

"جی۔۔اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہیں۔۔آخر میں انکی فیملی ہوں "

۔۔ میں سمجھا نہیں" وہ واقعی کچھ سمجھے نہیں تھے "

میرا اور انکا رشتہ کچھ ایسا ہے کہ کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔۔ بہت پاکیزہ اور بے " غرض سا۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اس محبت میں مبتلا ہیں جسکی منزل ایک دوسرے کا ساتھ دینے، ایک دوسرے کو اس کی منزل تک پہنچانے اور ایک دوسرے کی زندگی میں رنگ بھرنا ہے۔۔ ناکہ ایک دوسرے کی زندگی ۔۔ کا رنگ بننا

ہم دونوں ایک دوسرے کو خوشیوں میں گھِرا دیکھنا چاہتے ہیں۔۔ وہ چاہتی ہیں کہ میں زندگی کی ہر خوشی حاصل کروں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ، وہ محبت حاصل کر لیں جس کی وہ حقدار ہیں۔۔ ہم دونوں کی محبت کا کوئی نام نہیں ہے کیونکہ ہم دونوں نامحرم بھی ہیں اور ایک دوسرے کی منزل بھی نہیں۔۔ میری منزل کوئی اور ہے۔۔ کہاں ہے؟ یہ میں نہیں جانتا اور اسی طرح انکی منزل بھی کوئی اور ہے ۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ جہاں بھی ہے انہیں جلد مل جائے" اسکی بات ختم ۔۔ ہوئی اور رضا صاحب کی مسکراہٹ گہری ہوئی

" تم نے ٹھیک کہا۔۔ خون کو بھلا دیا جائے تو تم دونوں فیملی ہی ہو۔۔ اور اس سے بہتر تم دونوں کے رشتے اور محبت کا کوئی نام ہو بھی نہیں ہو سکتا۔۔ اب تو میں بھی فلک مراد سے ملنے کی خواہش رکھتا ہوں "

" آپ شاید جانتے نہیں ہیں کہ یہ خواہش آپکو کتنی مہنگی پڑے گی " ارسلان بس سوچ کر رہ گیا۔۔

" اسی لئے تو میں آج یہاں آیا ہوں۔۔ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "

" ہاں کہو "

" میں کافی عرصے سے اپنی ایک نیوز اینڈ انٹرٹینمنٹ پبلشنگ کمپنی اوپن کرنا چاہ رہا ہوں۔۔ پر اسکے لئے مجھے انوسٹر کی ضرورت ہے۔ کیا آپ میری مدد کرینگے؟ " اس نے اپنی بات مکمل کر کے انکی جانب دیکھا۔۔

" میں ریٹائرمنٹ لے چکا ہوں ارسلان۔۔ اب میں کوئی کام نہیں کرنا چاہتا " انکے صاف انکار پر ارسلان کے چہرے پر مایوسی چھائی ۔۔

" لیکن۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے

" لیکن میں تمہاری مدد ضرور کر سکتا ہوں۔۔پر ایک انوسٹر کی حیثیت سے نہیں

۔۔ تمہیں جتنی رقم کی ضرورت ہے میں تمہیں وہ دونگا۔۔جب تمہارا بزنس

۔۔ سیٹ ہو جائیگا تو تم مجھے وہ واپس کر دینا۔۔" انہوں نے ایک آفر کی

" وہ نہیں مانینگی "

" ؟ کون "

" فلک میم۔۔وہ قرض لینے کی قائل نہیں ہیں۔۔انہوں نے مجھے کچھ سال پہلے ایک جگہ دی تھی۔۔جسے چھوڑ کر میں چلا گیا۔۔وہ چاہتی تھیں کہ میں سیٹل ہو جاؤں اور میں چاہتا تھا کہ میں خود اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں۔۔انکی مدد کے بنا اب دیکھا جائے تو میں اس میں کامیاب بھی ہو گیا ہوں۔۔میری ریپوٹیشن بہت اچھی ہے۔۔میری سیلری بہت اچھی ہے لیکن فلک میم کی خواہش ہے کہ میں اپنی ایک پہچان بناؤں اور میں انکی یہ خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں" وہ کہہ کر

مسکرایا۔۔ایک اپنائیت بھری مسکراہٹ تھی جو رضا صاحب کی نظروں میں آچکی تھی۔۔

" وہ بہت خوش نصیب ہے جو اسے تم جیسی فیملی ملی" رضا صاحب نے کہا۔۔

" وہ نہیں۔۔ میں بہت خوش نصیب ہوں جو میں انکی نظروں میں آیا۔۔یقین کریں رضا صاحب انکی نظروں میں آجانے والا ہر انسان بہت خوش نصیب ہوتا ہے۔ "

" یقین کرو ارسلان فلک، مراد کا اتناذکر سنا ہے کہ اب میں اس سے ملنے کے لئے بے چین ہوں" انہوں نے اپنی دلی کیفیت بتائی تھی۔۔پہلے روحان اور اب ارسلان۔۔ وہ واقعی اس سے ملنے کے لئے بے چین تھے۔۔

" اگر تم چاہو تو اسی بہانے میں اس سے مل سکتا ہوں" انکی بات پر ارسلان نے نا سمجھی سے انکی جانب دیکھا۔۔

" مطلب ؟ "

" مطلب یہ کہ تم نے کہا کہ اگر میں تمہاری مدد کرنا چاہونگا تو تمہاری میم نہیں مانے گی۔۔ اگر تم میری اس سے ملاقات کروادو۔۔ تو ہو سکتا ہے کہ میں اسے منا بھی لوں اور اس طرح اس سے ملنے کی خواہش بھی میری پوری ہو جائے گی؟ میں نہیں جانتا کیوں پر۔۔ اس لڑکی سے مجھے ایک لگاؤ محسوس ہوتا ہے۔۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے۔۔ کچھ خاص ہے اس میں۔۔ کچھ ایسا خاص جو مجھے اس سے ملنے کے لئے بے چین کر رہا ہے "

" وہ واقعی بہت خاص ہیں۔۔ چلیں پھر اپنے لئے نہیں پر آپ کے لئے میں ان سے بات کرتا ہوں۔۔ دعا کریں کہ وہ مان جائیں کیونکہ وہ کسی سے بھی ایسے ہی ملنا پسند نہیں کرتیں۔۔ "

" ٹھیک ہے۔۔ چائے لو ٹھنڈی ہو رہی ہے "

اور اسی کے ساتھ وہ اب چائے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

☆☆☆☆☆

وہ موبائل پر آنے والی کچھ دیر پہلے آئی رائل فائیننس کی اسسٹنٹ کی جانب سے
۔۔ ای۔ میل پڑھ رہا تھا۔۔ماتھے پر سوچوں کی لکیریں لئے

وہ اپنے بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے مسٹر سمیر کی بنائی پریزنٹیشن پر نظر ٹکائے بیٹھی
ہے۔۔ماتھے پر سوچوں کی لکیریں ہیں۔۔

دال میں ضرور کچھ کالا ہے" موبائل اسکی جانب واپس بڑھاتے ہوئے "
۔۔ روحان نے کہا

اتنی جلدی۔۔ صرف ایک دن کے اندر اندر کانٹریکٹ کر لینا۔۔ کچھ گڑبڑ ہے "
۔۔۔ " سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

کچھ تو ہے۔۔اس میں کچھ تو ہے جو میری نظروں سے اوجھل ہے۔۔ پر کیا ہے "
۔۔ ؟" جھک کر اسے غور سے دیکھتے فلک نے خود کلامی کی

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ کہیں انہیں شک تو نہیں ہو گیا؟" اس نے اپنا "
خدشہ بیان کیا۔۔

" مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔ اسے ضرور شک ہو رہا ہے تم پر "

لیکن اگر اسے شک ہو رہا ہے تو وہ کانٹریکٹ کیوں کر رہی ہیں؟" سمیر نے "
الجھ کر پوچھا۔۔

سچ جاننے کے لئے۔۔ اور یہی بات ہمارے لئے پوزیٹیو ہے" روحان نے "
۔۔ آگے جھک کر کہا

" ؟ وہ کیسے "

وہ اب لیپ ٹاپ کا رخ بدلے کمرے کے دائیں بائیں چکر لگاتی سوچ رہی تھی۔۔
نظر بار بار پریزنٹیشن کی جانب جا رہی تھی جس کی سلائیڈز بار بار بدل رہی ہیں۔۔

"غور کرو۔۔ غور کرو فلک۔۔ غور کرو" سٹڈی ٹیبل سے ٹیک لگائے اب وہ بیڈ پر رکھے لیپ ٹاپ کو غور سے دیکھ رہی ہے۔۔ بلکل خاموشی سے۔۔ بہت غور سے ۔۔

"وہ ایسے کہ۔۔ اسی شک کی وجہ سے وہ کل ہی تم سے کانٹریکٹ کر رہی ہے۔۔ تاکہ بلی اپنے بل سے باہر نکلے اور ہم بھی تو یہی چاہتے ہیں نا؟ کانٹریکٹ جتنی جلدی ہو اتنا ہی اچھا ہے" مسکرا کر کہتے اس نے چائے کا کپ اٹھایا۔۔

"لیکن وہ نہیں جانتی کہ اس بل میں بلی نہیں بلا ہے" ایک آنکھ دبا کر سمیر نے شرارتی انداز میں کہا۔۔

"وہ ایسے ہی خاموش کھڑی اس پریزنٹیشن کو دیکھ رہی ہے۔۔ آنکھوں میں گہری سوچ ہے۔۔ ذہن تلاش کے راستوں میں گم ہے۔۔ تلاش۔۔ جواب کی ۔۔ لیکن جواب۔۔ وہ مل ہی نہیں رہا۔۔ جانے کہاں گم ہے ؟

"کون ہو تم۔۔ آخر کون ہو سکتے ہو تم؟" خود کلامی کرتے ہوئے اس نے ٹیبل پر رکھی ٹھنڈی کافی اٹھا کر ایک سپ لیا ۔۔

وہ جانتی نہیں ہے۔۔ لیکن اگر اپنی سوچ کی دوڑوں کو اس نے بے لگام چھوڑ "
۔۔ دیا۔۔ تو اس کے جان لینے کا خطرہ بھی ہے" روحان نے کہا

۔۔ اور اگر اس نے جان لیا تو؟" سوال ہوا۔۔ سمیر کی جانب سے "

۔۔ اچانک ہی اسکی آزاد سوچیں کسی موڑ پر رکیں

۔۔ اچانک ہی دماغ میں کچھ کلک ہوا

۔۔ وہ چونکی

تیزی سے کافی کا کپ رکھا اور اتنی ہی تیزی سے بیڈ کے پاس آکر نیچے بیٹھی۔۔

آپکے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے پریزنٹیشن کی تیاری کے لئے۔۔" ماضی میں "
۔۔ کہے اسکے الفاظ کانوں میں گونجے

نظر کے آئینے میں اچانک ہی رائل فائننس کے میٹنگ روم میں ایک پریزنٹیشن
۔۔ دیتے انسان کا منظر ظاہر ہوا

۔۔ اور اگلے ہی پل۔۔ اسی میٹنگ روم میں سمیر کی پریزنٹیشن کا منظر نظر آیا

"نو۔۔ایس۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" سر نفی میں ہلاتے اس نے کہا۔۔اب وہ ایک بار پھر کھڑی ہوئی۔۔ نظروں میں اب بھی عکس گوم رہے تھے۔۔وہ یقین اور بے یقینی کے بیچ کھڑی ایک حیرت انگیز تصویر تھی۔۔

"تو۔۔ کھیل ایک بار پھر فلک مراد کے ہاتھ چلا جائے گا۔۔اور اگر ایسا ہوا تو ہم ایک دوسرے کے مقابل ہونگے" گہری سانس لئے روحان نے کہا۔۔اس امید کے ساتھ کہ ایسا کچھ بھی نہ ہو۔۔

جبکہ دوسری جانب۔۔یقین اور بے یقینی کی اس جنگ میں۔۔یقین جیتنے لگا تھا۔

۔

اس نے آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ بند کیا۔۔پورا جسم جیسے کانپ رہا تھا۔۔آنکھیں حیرت سے کھلیں اور دل بے اختیار دھڑکنے لگا۔۔لیکن یہ کوئی خوشگوار انداز نہیں تھا۔۔یہ ایک خوف تھا۔۔یہ ایک ڈر تھا کہ کہیں۔۔کہیں اسکا یقین۔۔سچ ۔۔بن کر سامنے نا آجائے

"نہیں۔۔۔ تم واپس نہیں آسکتے۔۔ یہ تم نہیں ہو سکتے۔۔" اب وہ ایک بار پھر بے چینی سے۔۔ چکر لگانے لگی۔۔

"وہ مقابل آ گئے تو کھیل اور بھی دلچسپ ہو گا" سمیر سوچ کر مسکرایا۔۔ کہیں نا کہیں۔۔ پر وہ چاہتا تھا کہ فلک مراد کو شک ہو۔۔ کہیں نا کہیں۔۔ وہ چاہتا تھا کہ روحان اور فلک ایک دوسرے کے سامنے ہوں۔۔ ایک دوسرے کے مقابل۔۔ ایک دوسرے کے حق میں

۔۔ اور شاید اسکی یہ خواہش پوری ہو بھی گئ تھی

وہ ایک گہری سانس لے کر رکی۔ دل کی دھڑکنوں کو نارمل کیا۔۔ آنکھیں بند کیں۔۔

۔۔ اور جب دوبارہ کھولیں تو ہونٹوں پر ایک خطرناک مسکراہٹ تھی

"اگر۔۔ اگر یہ تم ہی ہو، اگر تم میرے سامنے آنے والے ہو۔۔ اگر ایک بار پھر تم ماضی سے نکل کر میرے حال میں آرہے ہو؟

تو تم بہت بڑی غلطی کرنے والے ہو۔۔ میری ہی شطرنج میں مجھ سے کھیل کر۔۔
۔۔ تم اپنی شکست کا سہرا اتیار کر رہے ہو

" روحان ملک

۔۔ اور فلک مراد نے جان لیا تھا

۔۔ اور بس! اِک لمحے میں

۔۔ بساط پلٹ گئ تھی

☆☆☆☆

وہ میٹنگ روم میں خاموشی سے بیٹھے ہمیشہ کی طرح فلک مراد کا انتظار کر رہے
۔۔ تھے۔ لیکن وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

۔۔ میم ابھی تک آئیں کیوں نہیں؟" منیجر نے مریم کے کان میں سرگوشی کی "

پتہ نہیں۔۔وہ کال بھی نہیں اٹھا رہیں" جواب دیتے اس نے سامنے بیٹھے "
سمیر کی جانب دیکھا۔۔جواب بیزار نظر آرہا تھا۔۔

اس کے نخرے کچھ زیادہ ہی نہیں بڑھ گئے" جلے دل کے ساتھ وہ سوچ کر رہ "
۔۔ گیا

جبکہ مریم کو خود کی جانب دیکھتا پا کر اس نے چہرے پر فوراً ہی مسکراہٹ سجائی۔۔
۔۔ مصنوعی مسکراہٹ

آپ نے کانٹریکٹ کے سب پوائنٹس ریڈ کر لئے؟" مریم نے اس سے پوچھا "
۔۔

" جی بلکل۔۔میں کل رات ہی ریڈ کر چکا ہوں "

" ؟ کوئی مسئلہ یا کوئی چینجنگ کروانا چاہتے ہیں کیا آپ "

نہیں۔۔سب بلکل ٹھیک ہے" مسکرا کر جواب دیا۔۔جس کے بعد دوبارہ "
۔۔ روم میں خاموشی چھا گئ

۔۔ دوبارہ کال کروانہیں" منیجر نے ایک بار پھر سرگوشی کی "

کرتی ہوں" کہتے ساتھ اس نے موبائل نکال کر کال ملائی۔۔ ابھی پہلی بیل "
ہی گئی تھی کہ میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور فلک مراد اندر داخل ہوئی۔۔ چہرے
۔۔ پر سنجیدگی لئے

اسلام علیکم۔۔ پلیز سِٹ" اپنی چیئر پر آکر بیٹھتے اس نے کہا۔۔ جس کا جواب "
دیتے ہی سب بیٹھے۔۔

امید ہے آپکو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے "
۔۔ اس نے کہا

نہیں۔۔ بلکل نہیں" سمیر نے زبردستی مسکراتے جواب دیا اور اسکی یہ "
۔۔ مسکراہٹ دیکھ کر فلک بھی مسکرائی۔۔ معنی خیز مسکراہٹ

" ؟ تو مسٹر سمیر۔۔ کیا آپ نے کانٹریکٹ اچھی طرح ریڈ کرلیا "

" ۔۔ جی "

" ؟ کوئی سوال یا کوئی ایشو "

" نہیں سب ٹھیک ہے "

لیکن مجھے ایک مسئلہ ہے" فلک کی جانب سے کہا گیا۔۔ جس پر سمیر چونکا۔۔ "

اب کیا مصیبت آگئی؟" چڑ کر سوچا۔۔ "

" ؟ کیسا مسئلہ "

آپکے پارٹنر۔۔۔" وہ کہہ کر آگے جھکی۔۔ "

مون لائیٹ میں آپکے ایک پارٹنر بھی ہیں لیکن انکی کوئی افارمیشن نہیں ہے "
۔۔ کیوں ؟" سوال ہوا۔۔ فلک کی جانب سے۔۔

اسے معلوم ہو گا کہ تمہارا ایک پارٹنر بھی ہے۔۔ وہ بہت قیمتی وقت میں تم "
سے اس بارے میں سوال کرے گی تا کہ سچ کے علاوہ تم کچھ نا کہہ سکو۔۔" کچھ
دن پہلے کہی روحان کی بات اسے یاد آئی۔۔۔

۔۔ تو پھر میں کیا جواب دونگا؟" اپنا سوال بھی یاد تھا "

"سچ ۔۔ فلک مراد کو صرف سچ ہی سے جیتا جا سکتا ہے" روحان ملک کے الفاظ یاد آئے ۔۔

"بلکل سچ ۔۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی انہیں جانے" سمیر نے جواب دیا ۔۔

"کوئی یا ۔۔" وہ آگے جھکی ۔۔ اسے غور سے دیکھتے ہوئے ۔۔

"فلک مراد جانے ؟" اسے غور سے دیکھتے فلک نے کہا ۔۔ جس پر سمیر کا ایک پل میں رنگ اڑا ۔۔

"وہ تمہیں گمائے گی ۔۔ پر تم نے گومنا نہیں ہے ۔۔ تم نے گوم کر واپس آنا ہے رکنا ہے ۔۔ یو نیڈ ٹو کم بیک" روحان کی مسکراتی آواز ایک بار پھر سنائی دی ۔۔

"اگر ایسا ہے تو اس میں انکا بھی کیا قصور ؟" اس بار وہ بھی آگے جھکا ۔۔ اسے غور سے دیکھتے ہوئے ۔۔

" آپ جان لیں تو جان ہی لے لیتی ہیں" اور سمیر کا جواب فلک کو لاجواب کر گیا۔۔

اسے کم از کم اس جواب کی توقع نہیں تھی۔۔

جبکہ سمیر اپنے کم بیک پر مسکرایا۔۔ بنگو !

" میں دیکھنا چاہونگی اس شخص کو جسے اپنی جان جانے کا اتنا خطرہ ہے" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کہا۔۔

" پھر تو آپ دعا کریں کہ اللہ انہیں ہمت دے "

" دعا کے بجائے کیوں نا انہیں ہمت ہی دے دی جائے" کہتے ساتھ ہی اس نے مریم کی جانب دیکھا جو اس کا اشارہ سمجھتی فورا پین سمیر کی جانب بڑھا چکی تھی۔۔

" شیور" مریم سے پین لیتے سمیر نے مسکراتے کانٹریکٹ سائن کیا۔۔

" گیم آن "

دونوں کے ذہنوں میں ایک ساتھ یہ الفاظ گونجے۔۔

☆☆☆

یہ رات آٹھ بجے کا وقت ہے جب وہ دونوں ایک ریسٹورانٹ میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔۔

درمیان رکھی میز پر چائنیز ڈشز ہیں جنہیں اب تک اس نے تو ہاتھ نہیں لگایا۔۔ پر سمیر مکمل انصاف کر رہا تھا۔۔

"۔۔ تم کھا کیوں نہیں رہے؟" اسے مسلسل ایسے ہی بیٹھا دیکھتے سمیر نے کہا

"بس۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم جی بھر کے کھالو۔۔ پھر میں کھالونگا" مسکراتے ہوئے کہا جس پر سمیر نے رک کر اسے دیکھا۔۔

دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔۔

" اسکا کیا مطلب سمجھو میں ؟ "

کچھ نہیں۔۔ تم کھانا کھاؤ پھر ہم فرصت سے بات کرتے ہیں" یعنی دال پوری کالی ہے۔۔ سمیر نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچے۔۔

" کیا چاہتے ہو اب تم؟" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اس نے کہا۔۔

" پہلے کھانا کھالو۔۔ پھر بات کرتے ہیں نا" اس نے اپنی بات دہرائی۔۔

ایکسکیوز می" سمیر نے سامنے کھڑے ویٹر کی جانب اشارہ کیا جو اسے دیکھتے ہی " فوراً اسکی جانب آیا۔

" یس سر ؟ "

یہ کھانا پیک کر دیں اور دو کپ کافی لے آئیں" ویٹر سے کہتے اب وہ ٹیبل " صاف ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔

کچھ دیر بعد ٹیبل پر صرف دو کپ کافی کے موجود تھے۔۔ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی انہیں ہاتھ نہیں لگا رہا تھا۔۔

"اب بولو۔۔ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟" سنجیدگی سے روحان کی جانب دیکھتے پوچھا۔۔

"پلین میں کچھ تبدیلی آئی ہے" کافی کے کپ کی جانب دیکھتے روحان نے کہا ۔۔

"کیا ؟"

"یہ" ایک فائل اس نے اب سمیر کے سامنے رکھی ۔۔

"یہ کیا ہے ؟"

"خود دیکھ لو" اس کے کہتے ہی سمیر نے فائل اٹھا کر دیکھی۔۔

"یہ۔۔ یہ سب اتنی جلدی؟" حیرانگی سے پوچھا۔۔

"ہاں۔۔ کیونکہ حالات کچھ بدل گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ حالات مزید بدلیں۔ ہم اپنا کام کر لیں "

" لیکن ایسا کیا ہوا ہے کہ تم سب جلدی کرنا چاہ رہے ہو "

" فلک مراد۔۔وہ ہمیشہ ایک قدم آگے رہتی ہے لیکن اس بار اسکے قدم ایسی جگہ پہنچ چکے ہیں کہ میں حیران رہ گیا ہوں "

کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اس نے کہا۔۔

" کہاں ہیں اس کے قدم ؟ "

سمیر کی جانب سے سوال ہوا۔۔ جس پر روحان نے ایک گہری سانس لے کر سمیر کی جانب دیکھا اور اب۔۔وہ اسے کچھ بتا رہا ہے۔۔جسے سنتے ہی سمیر کے چہرے پر حیرانگی ظاہر ہوئی۔۔

☆☆☆

"تو پھر۔۔ آپ نے مون لائٹ کیفے کے اونر کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کر ہی لیا۔۔" کافی کا کپ اس کے سامنے رکھتے ارسلان نے کہا جس پر فلک نے نظر اٹھا کر بھی نا دیکھا ۔۔

"یس۔۔ انکی پریزنٹیشن اچھی تھی" لیپ ٹاپ میں انگلیاں چلاتے اپنے مخصوص انداز میں کہا جبکہ ارسلان اب اسکے سامنے چئیر پر بیٹھا۔۔

"صرف پریزنٹیشن یا پھر۔۔۔ اونر بھی اچھے تھے" لفظ اونر پر زور دیتے اس نے پوچھا۔۔ جس پر فلک کے ہونٹوں پر بس ایک لمحے کے لئے مسکراہٹ آئی جو کہ اگلے ہی پل غائب ہو گئی۔۔ لیکن ارسلان کی نظروں سے وہ بچ نہیں سکی۔۔

"وہ ایک انٹرسٹنگ پرسن ہے" فلک کے جواب نے اسے حیران کرنے کے بجائے الجھایا تھا۔۔ جانے کیوں؟ پر اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی اور کے بارے میں بات کر رہی ہے۔۔ پر کس کے ؟

"مسٹر سمیر ؟" اس نے کنفرم کرنا چاہا ۔۔

مون لائیٹ کے اونر۔۔وہ انٹرسٹنگ ہیں اور میں انکے ساتھ کام کر کے جاننا "
چاہتی ہوں کہ آخر اور کتنی خصوصیات ہیں ان میں جو مجھے نہیں معلوم" اس بار
اسکی جانب دیکھتے معنی خیز مسکراہٹ لئے کہا۔۔

۔۔ اور ارسلان کو دال میں کچھ کالا محسوس ہوا

اپ نے انکے پارٹنر کے بارے میں جانے بنا کانٹریکٹ سائن کر لیا۔۔کیا یہ "
" رائل فائننس کے لئے خطرناک نہیں؟

میں نے تو ایک جالی کام کرنے والے انسان کے ساتھ بھی کانٹریکٹ کیا تھا۔کیا "
وہ کمپنی کے حق میں تھا؟" سوال کے جواب میں سوال ماضی کی ایک یاد تازہ
۔۔ کر گیا تھا۔۔ارسلان چونکا

" وہ کانٹریکٹ نہیں ایک بساط تھی۔۔جو آپنے بچھائی تھی "

تو تمہیں کیا لگتا ہے ارسلان۔۔" فلک کہتے آگے جھکی۔۔اسکی آنکھوں میں "
۔۔ دیکھتے

۔۔ کیا یہ صرف بزنس ہے ؟" اور ایک بار پھر ارسلان کو چونکنا پڑا "

آپ کیا کرنا چاہ رہی ہیں فلک ؟" اور یہ دوسری بار تھا۔ جب ارسلان نے   "

اسکا نام پکارہ۔۔

اور یہ دوسری بار تھا جب فلک کو اپنا نام بہت عجیب لگا۔۔ اس زبان سے ادا ہوا

۔۔

کرنا کیا ارسلان ؟ مجھے تو بس یہ جاننا ہے کہ آخر وہ کیا کرنا چاہ رہا ہے ؟"   "

۔۔ دوبارہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

کون ؟" ارسلان نے الجھ کر پوچھا۔۔ "

" مون لائیٹ کے اونر "

یہ مسٹر سمیر کا نام کیوں نہیں لے رہیں ؟" وہ سوچ کر رہ گیا۔۔ بات ضرور کچھ "

۔ اور تھی۔۔ سب ایسا ہے نہیں جیسا نظر آ رہا ہے

؟ فلک مراد۔۔۔ وہ ایک بار پھر کچھ چھپا رہی ہے۔۔ پر کیا

تم بتاؤ۔۔اپنی کمپنی اوپن کرنے کے بارے میں کیا سوچا تم نے؟" فلک کا "

۔ سوال اسے سوچوں کی دنیا سے باہر لایا

وہ انوسٹ نہیں کرنا چاہتے" اس نے سنجیدگی سے کہہ کر فلک کی جانب دیکھا "

۔۔ جس کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

وہ صرف فیور کرنا چاہتے ہیں۔۔بزنس سیٹ ہو گیا تو اماؤنٹ واپس کرنی ہو گی" "

۔۔ اب فلک کے ہونٹ مسکرائے

شاید وہ یہی توقع کر رہی تھی۔۔

" ؟ اور اس فیور کے بدلے وہ کیا چاہتے ہیں "

ابھی تک تو انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی پر۔۔۔وہ آپ سے ایک ملاقات "

" کرنا چاہتے ہیں

۔۔ اور اب فلک مراد کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی

۔۔ کیوں؟" بے حد سنجیدہ لہجہ تھا۔۔اتنا کہ ارسلان چونک گیا "

کیونکہ انہوں نے آپکا اتنا ذکر سنا ہے کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور اسکے "

" ساتھ ہی آپکو راضی بھی کرنا چاہتے ہیں کہ آپ مجھے ان سے یہ لان لینے دیں

اور انہیں لگتا ہے کہ وہ مجھے منا لینگے؟" ایک بار پھر مسکراہٹ نے اسکے "

ہونٹوں پر جگہ بنائی۔۔

" مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے۔۔۔وہ اپنے آپ کو منانا چاہتے ہیں "

کسی کو منانے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔۔کیونکہ بعض اوقات ذرا سی دیر "

انسان سے بہت کچھ چھین لیتی ہے اور پھر پوری زندگی اس کے پاس پچھتاوے کہ

سوا کچھ نہیں بچتا" فلک مراد کی سنجیدہ بات پر پہلی بار ارسلان مسکرایا۔۔

" کبھی کبھی مان جانے میں اتنی دیر نہیں کرنی چاہئے کہ منانے والا ہی نا رہے "

بہت زبان نہیں چلنے لگ گئ تمہاری" وہ اپنے پرانے جون میں واپس آئی اور "

اسی کے ساتھ ارسلان کا قہقہہ آفس میں گونجا۔۔

" شکر کریں کہ دوڑ نہیں رہی "

وہ وقت آنے سے پہلے ہی میں اس زبان پر تالے ڈلوا دونگی" اس بار وہ دل "
۔۔ سے مسکرائی

۔۔ اور ارسلان سمجھ گیا کہ ضرور وہ کچھ سوچ بیٹھی ہے

اور یہ آپ کیسے کرینگی؟" میز پر دونوں ہاتھ ٹکا کر آگے جھکتے کہا۔۔ "

" تمہارے پر کٹوا کر "

اور فلک کا جواب سمجھنے میں اسے بس ایک پل ہی لگا تھا۔۔

۔۔ ہونٹوں سے مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی

۔۔ وہ کچھ دیر ایسے ہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔ معنی خیز مسکراہٹ لئے

مجھے یاد آیا مجھے کہیں جانا تھا۔۔ چلتا ہوں" جب نظروں کا یہ تسادم برداشت نہ "
۔۔ ہو سکا تو وہ فوراً کہہ کر اٹھا

فلک مراد نے بھی اب اپنی ٹھنڈی کافی کے کپ پر نظر ٹکاتے اسے اٹھایا۔۔

ارسلان" فلک کی سنجیدہ آواز پر اسکا دروازہ کھولتا ہاتھ رکا۔۔پر وہ پلٹا نہیں "

۔۔

محبت ہو جانا بھی کمال ہوتا ہے۔۔ہماری نظر بس ایک انسان پر ٹکتی ہے "

اور ہٹنا جیسے بھول ہی جاتی ہے۔ ہمیں پھر کوئی اور نظر ہی نہیں آتا۔۔یا شاید ہم

کسی اور کو دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔۔بات جو بھی ہو محبت ایک جادو ہے جسکا توڑ

" صرف اسی کے پاس ہوتا ہے جس کے نام ہم یہ جزبہ کر دیتے ہیں

وہ رکی۔۔بے خیالی میں ہی، بے دھیانی میں ہی، پر ایک چہرہ اسکے نظروں کے

۔۔ سامنے روشن ہوا

لیکن جانتے ہو۔۔کسی کی محبت پالینا، کسی کی نظروں کا تلاش اور اسکی زندگی کی "

۔۔ وجہ بن جانا خوش نصیبی ہوتی ہے

۔۔ کیونکہ محبت ہم کر تو سکتے ہیں لیکن کسی کی محبت پانا ہمارے بس میں نہیں ہوتا

اس لئے اگر۔۔اگر کسی کی محبت آپکے دل پر دستک دے رہی ہے تو دل کا

۔۔ دروازہ کھولنے کی ایک کوشش کر لینی چاہئے

۔۔ کیا پتہ وہ محبت آپکی وہ خوش نصیبی ہو جس سے آپ محروم رہے ہیں

" تو اپنے اور سامنے والے کے دل پر رحم کرو۔۔ دروازہ کھول دو

؟ ایک التجا؟ ایک حسرت ؟ ایک خواہش ؟ یا ایک ریکوسٹ

جانے وہ کیا احساس تھا فلک مراد کے الفاظوں میں کہ ارسلان کا دل رک سا گیا

۔۔

فلک نے ٹھنڈی کافی کا گھونٹ بھر کر آنکھیں بند کیں۔۔

" وہ بہت اچھی ہے ارسلان۔۔ دروازہ کھولنے کی کوشش تو کرو "

اور اسے اگلے ہی پل آفس کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔۔ اسی کے ساتھ فلک کی آنکھیں بھی کھلیں جن میں اب نمی تھی۔۔

کیا دل کا دروازہ کھولنا اتنا مشکل تھا روحان ملک ؟ کیا میری محبت اس قابل "
" ؟ نہیں تھی؟ یا میں اس قابل نہیں تھی

ایک بار پھر دل سے کچھ سوال نکلے۔۔سوال جن کا جواب دینے والا یہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

اس نے فلک کی باتوں کے زیرِ اثر دروازہ کھولا اور باہر قدم رکھتے ہی نظر سامنے اپنے جگہ پر بیٹھی کام میں مصروف مریم پر گئی۔۔

" وہ بہت اچھی ہے ارسلان۔۔دروازہ کھولنے کی کوشش تو کرو "

فلک کے الفاظ اب بھی اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔جبکہ نظر میں وہ لڑکی تھی۔۔وہ چڑیل جسے وہ نو سالوں سے جانتا تھا۔۔

وہ چڑیل جس کی محبت سے وہ نظریں چراتا تھا۔۔

وہ چڑیل جو کتنے ہی سالوں سے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔۔پر وہ دروازے کی جانب دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

لیکن آج۔۔

آج وہ خود اسے کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔

آج وہ۔۔دروازے کی جانب ناصرف دیکھ رہا تھا بلکہ وہ اب دروازے کھولنے کا سوچ رہا تھا۔۔

لیکن کیا دروازہ کھولنا اتنا آسان ہوتا ہے ؟

وہ تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھا جبکہ اسی پل مریم نے اسکی جانب دیکھا۔۔اور وہ حیران رہ گئی ۔۔

ارسلان کا ایسا الجھا اور سنجیدہ انداز۔۔اسے چونکا گیا تھا۔۔

☆☆☆☆

وہ اپنے فلیٹ کے ٹیرس میں کھڑی گہری سوچ میں کہیں گم تھی۔۔ہاتھ میں کافی نیم گرم کافی اب ٹھنڈی ہونے کے قریب تھی۔۔

لیکن اسکی توجہ اس کپ میں نہیں تھی۔۔ وہ تو سوچوں کے بہاؤ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔

سوچیں بھی ایسی جو آپس میں الجھی ہوئی تھی۔۔

ایک جانب مسٹر رضا تھے۔۔ جو اس سے ملنا چاہ رہے تھے۔۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ ان سے ملنے کے لئے تیار ہے؟

کیا وہ انکا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے؟

وہ جو پچھلے کئی سالوں سے خود کو اس وقت کے لئے تیار کر رہی تھی۔۔ کیا واقعی وہ خود کو تیار کر پائی ہے؟

لیکن۔۔ کیا دیر کرنا اب ٹھیک ہے؟

بہت سے سوال تھے۔۔ جو اس ایک رخ سے اٹھ رہے تھے۔۔

اور دوسری جانب۔۔

دوسری جانب تھا روحان ملک۔۔

وہ جس کی واپسی اسے مزید الجھا گئ ہے۔۔

؟ اب اتنے سالوں بعد وہ کیوں آیا ہے واپس

یہ تو وہ جان چکی ہے کہ اب وہ پہلے والا روحان نہیں رہا۔۔اب وہ ایک کیفے کا ۔۔ مالک ہے۔۔اب وہ سیٹل ہے

؟ لیکن۔۔ان سب سے اسکا کیا تعلق ہے

؟ آخر اب وہ اس سے کیا چاہتا ہے

؟ کیوں وہ ماضی کو دوبارہ کھریدنے آگیا ہے

؟ کیوں وہ دوبارہ اس کے لئے سب مشکل بنانے آگیا ہے

وہ اب اپنے دل کے دروازے بند کر چکی ہے تو کیوں وہ دوبارہ ان کے پار آ کھڑا ؟ ہوا ہے

۔۔ لیکن

؟ کیا وہ دروازے واقعی بند کر چکی ہے

۔۔ سوالوں کی جیسے ایک جنگ اس کے اندر چل رہی تھی

۔۔ ایسی جنگ جو اسے اب تھکانے لگی تھی

۔۔ ایسی جنگ اگر ایسے ہی چلتی رہی۔۔ تو اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ مر ہی نا جائے

۔۔ کیا مر جانا بہتر ہے؟" ایک اور سوال نے سر اٹھایا "

" کیا کسی کا مر جانا تمہیں بہتر لگتا ہے؟" سوال کے جواب میں دل نے سوال کیا۔۔ جو فلک مراد کو لاجواب کر گیا تھا۔۔

۔۔ وہ مر نہیں سکتی۔۔ کیونکہ وہ کسی کو مرتا دیکھنا نہیں چاہتی

۔۔ اور بس ایک لمحہ لگا تھا اسے فیصلہ کرنے میں

وہ کافی کا کپ ایک سانس میں خالی کرتی اندر کی جانب بڑھی۔۔ سٹڈی ٹیبل پر خالی کپ رکھتے اس نے اپنا موبائل اٹھایا۔۔

" سب سے پہلے تو میرے پرسوں رات کے کراچی کے ٹکٹس کروائیں۔۔ پھر مسٹر سمیر کو کال کر کے انفارم کریں کہ مجھے ایک ضروری میٹنگ کے سلسلے

میں کراچی جانا ہے اور اسی بہانے میں وہ جگہ دیکھنا چاہتی ہوں جہاں وہ اپنا کیفے اوپن کررہے ہیں ۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے مسکراتے ہوئے کال کٹ کی۔ پر وہ رکی نہیں۔۔ فوراً ایک اور نمبر ڈائل کیا۔۔

" کہتے ہیں کسی کو ضرورت سے زیادہ انتظار نہیں کروانا چاہیئے۔۔ ورنہ ضرورت ختم بھی ہو سکتی ہے ۔۔

تو۔۔ سوچا ہے کہ پرسوں مسٹر رضا کا انتظار ختم کر دیا جائے ۔ "

اور اسی کے ساتھ اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔

☆☆☆

" کم ان" وہ جو ایل ای ڈی میں اپنی مخصوص ٹیبل پر کافی کا کپ لئے فلک مراد کو سوچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ دروازے پر ہونے والی دستک پر کہا۔۔

اور دروازہ کھول کر اسکی مینیجر اندر آئ ۔۔

سر وہ سمیر سر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے آپکو ایک ضروری ای۔ میل سینڈ کی " ہے۔۔ آپ چیک کر لیں" مینیجر کی بات پر اس نے فلک سے نظر ہٹا کر اسکی جانب دیکھا ۔۔

" ؟ اور وہ مجھے یہ خود کیوں نہیں کہہ رہا "

وہ کافی دیر سے آپکو کال کر رہے ہیں پر شاید آپکا موبائل بند ہے" اسکی بات " سنتے اس نے موبائل دیکھ۔۔ اجس کی بیٹری شاید ختم تھی ۔۔

اوہ۔۔ اوک" وہ کہہ کر اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوا۔۔ "

ای میل باکس کھولا تو سامنے ہی سمیر کی ایک نیو ای میل تھی۔۔ جسے دیکھتے ہی وہ حیران ہوا ۔۔

نظر دوبارہ فلک کی جانب گئ جو اب باہر دیکھتی کافی کا سپ لے رہی ہے۔۔

کراچی ؟ پر کیوں ؟" الجھے تاثرات لئے اس نے سوال کیا۔۔ "

کچھ سوچتے اس نے لیپ ٹاپ پر اپنا واٹس ایپ اوپن کیا ۔۔

۔۔ کیا تم نے میل کا جواب دیا؟" مسیج بھیجا "

نہیں۔۔میں تمہارے جواب کا انتظار کر رہا ہوں" جواب فوراً آیا۔۔ "

اوک۔۔انہیں کہو کہ۔۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اس نے فلک کی "
۔ جانب دیکھتے لکھا

مون لائیٹ کے اونر آپکو خود جگہ وزٹ کروائینگے" اسی کے ساتھ۔۔وہ "
۔۔ مسکرایا۔۔ معنی خیز مسکراہٹ

اب دوسری جانب اسی پارک میں واپس آؤ تو آج بھی وہ دونوں بینچ میں بیٹھے
ہیں۔۔

تو پھر کیا سوچا تم نے؟" رضا صاحب کی جانب سے سوال ہوا۔۔ "

۔۔ کس بارے میں؟" وہ انجان بنا "

" اپنی کمپنی سٹارٹ کرنے کے بارے میں "

۔۔ یہ تو آپ بتائینگے۔۔آپ نے کیا سوچا؟" اس نے مسکرا کر پوچھا "

" ؟ یہ بھی تم بتاؤ گے۔ کب ملوا رہے ہو اپنی میم سے "

" آپ کہیں تو کل ہی ملوا لیتا ہوں "

ضرور۔۔" وہ فوراً ہی مان گئے۔ جبکہ ارسلان بس مسکرا دیا۔۔ لیکن اس "

۔۔ مسکراہٹ کے پیچھے چھپی پریشانی رضا صاحب دیکھ نہیں سکے تھے

وقت کو تھوڑا آگے لے جاؤ تو فلک اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کی جانب

۔۔ متوجہ ہے جب دروازہ ناک ہوا

۔ کم ان" نظریں اٹھائے بنا کہا "

۔۔ دروازہ کھلتا ہے اور مریم اندر آتی ہے

اس فائل پر آپکے سائن چاہیئے" ایک فائل اسکی جانب بڑھاتے اس نے کہا "

۔۔

۔۔ اچھی طرح چیک کر لیا ہے اسے ؟" فائل پر نظریں دوڑاتے اس نے کہا "

" جی میم "

۔۔ اب وہ پین لئے اس پر اپنے سائن کرنے لگی

یہ منیجر کو دے دیں" فائل اسکی جانب بڑھاتے کہا۔۔ "

اوک میم۔۔ اور وہ مسٹر سمیر کی میل آئی ہے کہ مون لائٹ کے اونر خود آپکو " " جگہ فزٹ کروائینگے

اوک" سنجیدگی سے جواب دیتی وہ ایک بار پھر لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ " ہوئی۔۔

اور یہ سنجیدگی مریم کے جاتے ہی مسکراہٹ میں بدلی۔۔ کرسی کی پشت سے ٹیک ۔۔ لگائے وہ دل سے مسکرائی

۔۔ مون لائیٹ کے اونر۔" کچھ سوچتے ہوئے اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی "

۔۔ اسی وقت موبائل پر بجنے والی میسج ٹیون پر اس نے موبائل چیک کیا

" کل شام چھ بجے "

۔۔ اور میسج پڑھتے ہی چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

ایک گہری سانس لیتی وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔رخ اب مر روال کی جانب تھا جہاں نیلا صاف آسمان اور زمین پر رہنے والوں کی ہل چل صاف نظر آرہی تھی

۔۔ ۔۔پر اسکی نظر صرف آسمان کی جانب تھی

۔۔ تو وہ دن آگیا۔۔۔ماما" آنکھوں میں نمی نمودار ہوئی "

۔۔ کل کا دن بہت کچھ بدلنے والا ہے "

۔ کل کا دن جیسے قیامت کا دن ہے

۔۔ کل کا دن اپنی زندگی کے سب سے بڑے ڈر کا سامنا کرنے کا دن ہے

۔ کل کا دن اپنے سب سے گہرے زخم کو ایک بار پھر تازہ کر دینے کا دن ہے "

۔ کل کا دن تکلیف کا دن ہے

۔۔ اذیت کا دن ہے

اور

۔۔ کل کا دن ہی شاید آزادی کا دن ہے

"۔۔ کل کا دن ہی شاید سکون کا دن ہے

ایک آنسو اسکی آنکھوں سے گرا جسے اس نے فوراً صاف کیا۔۔

کل کے دن۔۔ آپکا مجرم میرے سامنے ہو گا۔۔ "

کل کے دن۔۔ میرے مجرم بھی میرے سامنے ہونگے۔۔

لیکن جانتی ہیں آپ۔۔ کل کا دن ویسا بلکل نہیں ہو گا جیسا میں چاہتی تھی۔۔

۔۔ وقت نے کیسا عجیب کھیل کھیلا ہے نہ میرے ساتھ

ایسا عجیب مزاق ہوا ہے۔۔

۔۔ ایک ہی دن میں پہلے میں آپکی ناکام محبت کے سامنے ہونگی

" اور پھر۔۔اپنی

۔۔ آنسو اب چہرہ بھگونے لگے تھے

لیکن میں تو فلک ہوں۔۔ فلک مراد" ایک عزم کے ساتھ اس نے آنسو "

صاف کیئے۔۔

اور فلک مراد تو بہت بہادر ہے۔۔ہے نا؟" آسمان پر نظر ٹکائے جیسے پوچھا ہو "

۔۔

" فلک مراد۔۔اس کے لئے تو کچھ بھی مشکل نہیں "

۔۔ وہ کہہ کر مسکرائی۔۔ایک تلخ مسکراہٹ

؟ اور کون جانے کیا کیا سہتے ہیں

یہ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پھرتے لوگ۔۔

۔۔ درد پہ درد اٹھائے پھرتے لوگ

۔ مسکرا کر ملتے ہیں ہر ایک سے

یہ دل کی ٹیس دبائے پھرتے لوگ۔۔

۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پھرتے لوگ

ہنساتے ہیں محفل کو طنز و مزاح سے۔۔

۔۔ یہ آنکھوں کی نمی چھپائے پھرتے لوگ

ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پھرتے لوگ ۔۔

کچھ دن بہت خاص ہوتے ہیں۔ اتنے کہ انسان اپنی آخری سانس تک وہ دن بھلا نہیں پاتا ۔۔

اور اسکی وجہ یا تو کوئی خوشی ہوتی ہے۔۔ ایسی خوشی جو زندگی میں سب سے قیمتی ہوتی ہے یا یہ کہیں کہ جو زندگی ہوتی ہے۔۔

اسی طرح کچھ دن لے کر آتے ہیں کچھ ایسے درد، ایسی تکالیف اور کچھ ایسے امتحان جو زندگی بدل کر رکھ دیتے ہیں۔۔

اور پھر۔۔

زندگی، زندگی رہتی ہی نہیں ہے ۔۔

موت بن جاتی ہے ۔۔

اسی طرح۔۔ کبھی کبھی زندگی میں اچانک آئے کچھ لوگ اچانک ہی زندگی بن جاتے ہیں۔۔

۔۔ اور کبھی کبھی۔۔زندگی بننے والی لوگ ہی روگِ زندگی بھی بن جاتے ہیں

۔۔ ایسا ہی ایک خاص دن تھا آج کا۔۔ ہفتہ

موسم دیکھا جائے تو بادلوں سے گھِرا آسمان آج بھی بارش ہونے کی پیشنگوئی کر رہا ہے۔۔

یہ موسموں میں سے وہ موسم ہے جسے لوگ بہت کرتے ہیں۔۔ جس کی لوگ خواہش کرتے ہیں۔۔

۔۔ لیکن کبھی کبھی

سہانے موسم بہت سے خواہشات کی موت بھی ثابت ہوتے ہیں۔۔

۔۔ خیر

آتے ہیں رائل فائننس کی جانب۔۔ جہاں فلک مراد اپنے آفس کے مر روال کے سامنے کھڑی اسی موسم پر نظر ٹکائے کسی سوچ میں گم ہے اور چہرہ بے تاثر ہے۔۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوتی ہے۔۔

کم ان" اجازت ملتے ہی مریم اندر آتی ہے اور اسے مر روال کے پاس کھڑا " دیکھ کر میز کے پاس رک جاتی ہے۔۔

آپ کے ٹکٹس میم۔۔ سات بجے کی فلائیٹ ہے" اس نے ایک لفافہ میز پر " رکھتے کہا۔۔

اوک" مختصر جواب اس بات کا اشارہ تھا کہ اسے اب یہاں سے چلے جانا " ۔۔ چاہیئے

۔۔ وہ پلٹی

مریم" اور فلک کی آواز پر وہ رک کر دوبارہ اسکی جانب مڑی۔۔ مگر وہ اب " بھی باہر ہی نظر ٹکائے کھڑی ہے۔۔

" زندگی میں خوشیاں اتنی ہی ضروری ہوتی ہیں جیسے جینے کے لئے آکسیجن۔۔ پھر چاہے وہ بس کچھ دیر کے لئے ہی کیوں نہ ہوں۔ پر انکا ہوتا ضروری ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ ناہوں۔۔ تو انسان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے وینٹیلیٹر پر پڑا ایک مریض

۔۔

اس لئے اگر کوئ خوشی تمہاری زندگی میں آنے کی کوشش کرے۔۔ تو اسے انکار مت کرنا ۔ "

وہ کہہ کر مسکرائ جبکہ مریم اسکی مسکراہٹ کو سمجھ نہیں سکی۔۔ بلکہ وہ تو اسکی بات ہی نہیں سمجھ سکی۔۔

لیکن فلک مراد کی باتیں تو بس وقت ہی سمجھاتا ہے ۔۔

اور مریم جانتی تھی کہ اسے بھی وقت کا انتظار کرنا ہے ۔۔

" جی میم " وہ کہتی وہاں سے چلی گئ۔ جبکہ فلک نے اب پلٹ کر وال کلاک کی جانب دیکھا۔۔ جہاں گھڑی چھ بجا رہی تھی۔۔

نظر اب ایل۔ای۔ڈی پر گئ۔۔ جہاں رائل فائننس کے انٹرنس سے دولوگ ۔۔ اندر داخل ہوئے

۔۔ جن میں ایک ارسلان

اور دوسرا شخص۔۔ گرے سوٹ پہنے، ہلکی بیئرڈ، کالے اور کچھ سفید بال، دائیں کلائی میں قیمتی گھڑی اور چہرے پر مخصوص مسکراہٹ لئے اب ارسلان کے ہمراہ لفٹ کی جانب بڑھ رہاہے۔۔

اور انکا ایک ایک بڑھتا قدم۔۔ فلک کو اپنے دل پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

آنکھیں بند کئے وہ گہری گہری سانسیں لینے لگی۔۔ خود کو تیار کرنے لگی۔۔ رضا ۔۔ صاحب سے ملاقات کے لئے

وہ دونوں لفٹ سے باہر نکلے۔ مریم نے انکی جانب دیکھا اور ارسلان بھی رکا۔۔

کیا میم اندر ہیں؟" ارسلان کی جانب سے کیا گیا سوال اسے چونکا گیا۔ لیکن " ۔۔ پھر اسکے ساتھ کھڑے شخص کی جانب دیکھ کر وہ سمجھ گئ

۔۔ یس" مسکرا کر جواب دیا "

اوک" وہ جواب دیتا اب فلک کے آفس کے سامنے آ کر رکا۔ جانے کتنے ہی " پل وہ اس بند دروازے کو دیکھتا رہا۔۔

جانتا تھا کہ وہ انہیں یہاں آتا دیکھ چکی ہو گی اور اب خود کو تیار بھی کر چکی ہو گی۔
۔۔ ۔یا شاید۔۔ کوشش کر رہی ہو گی

۔۔ کیا ہوا؟" اسے مسلسل دروازے کو تکتا پا کر رضا صاحب نے کہا "

۔ کچھ نہیں۔۔" انکی طرف دیکھتے جواب دیا "

۔۔ تو تم ناک کیوں نہیں کر رہے ؟" وہ اسکا یہ انداز سمجھ نہیں سکے تھے "

جی۔۔بس کچھ یاد آ گیا تھا" مسکرا کر کہتے اس نے ایک گہری سانس لی اور "
۔۔ دروازہ ناک کیا

اور اسے لگا۔۔ جیسے اس نے فلک مراد کی زندگی کے سب سے خطرناک باب کا دروازہ ناک کیا ہو۔۔

دروازے کی دستک سنتے ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔جو کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھیں۔۔

کم ان" اندر سے آتی فلک کی آواز پر ارسلان مسکرایا۔۔وہ تیار تھی۔۔اسکی " آواز گواہ تھی۔۔

اور دروازہ کھول کر سب سے پہلے ارسلان اندر داخل ہوا۔۔ نظر سامنے کھڑی رخ مرروال کی جانب کئے فلک پر گئ۔۔

اس کے پیچھے ہی رضا صاحب اندر آئے۔۔آفس پر ایک نگاہ دوڑاتے انکی نظر بھی سامنے کھڑی اس لڑکی پر گئ جو رخ موڑے کھڑی تھی۔۔دل عجیب سے ۔۔ احساس میں گھرا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پائے

۔۔ اسلام علیکم میم۔۔کیسی ہیں آپ؟" ارسلان نے پوچھا "

اور فلک مراد پلٹی۔ نظر سیدھا سامنے کھڑے اس شخص پر گئ۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اسکی آنکھیں۔۔یہ آنکھیں انہیں کسی کی بھی بہت شدت سے یاد دلا گئ تھیں
۔۔

۔۔ یہ آنکھیں۔۔یہ بلکل اس جیسی ہی تو تھیں

۔۔ رضا صاحب بس اسے دیکھے گئے

وہ کچھ کہہ رہی تھی۔۔شاید ارسلان کے سلام کا جواب دے رہی تھی۔۔ لیکن انہیں کچھ سنائ نہیں دے رہا تھا۔۔

وہ تو بس سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ جس میں انہیں کسی عکس بہت ۔ شدت سے نظر آرہا تھا

دل کی حالت اچانک ہی خراب ہوئ۔۔وہ گہرے سانس لینے لگے۔۔آنکھیں نم ۔۔۔ ہونے لگیں

آپ ٹھیک ہیں؟" کسی نے انکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔۔ جس پر انہوں " ۔۔ نے نظروں کا رخ بدل کر ارسلان کی جانب سے دیکھا

ہاں ۔۔ٹھیک ہوں میں" انکے کہنے پر ارسلان مسکرا کر ایک بار پھر فلک کی "
۔۔ جانب متوجہ ہوا

یہ مسٹر رضا ہیں ۔۔جن کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا" اس نے تعارف "
کروایا اور فلک نے اس شخص کی جانب دیکھا ۔۔جس کی آنکھیں انکے دل میں
ہونے والی ہل چل کی صاف گواہی دے رہی تھیں ۔۔

اسلام علیکم ۔۔بہت ذکر سنا ہے آپ کا ارسلان سے ۔۔آئیں بیٹھیں" "
۔۔ صوفے کی جانب اشارہ کرتے اس نے کہا

جس پر وہ دونوں اب سامنے رکھے صوفے کے ایک ایک کونے میں جبکہ فلک
۔۔ ارسلان کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھی

میں نے بھی بہت ذکر سنا ہے آپ کا ۔۔اتنا سنا ہے کہ آپ سے ملنے کی خواہش "
مجھے یہاں تک لے آئی" مسکرا کر کہا ۔۔

ایسا کیا سنا ہے آپ نے میرے بارے میں ؟" فلک نے مسکراتے ہوئے "
۔۔ پوچھا

شروع ہو گئی انکی گیم" اور ارسلان نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے سوچا "
۔۔ نظریں فلک سے رضا صاحب تک کا سفر کر رہی تھیں۔

کسی سے سنا تھا کہ آپ بہت خاص ہیں" روحان کی کہی بات انہیں یاد آئی "
۔۔

پھر ارسلان سے مل کر معلوم ہوا کہ آپ خاص کیوں ہیں اور اب جب آپ "
" میرے سامنے ہیں تو یقین ہو رہا ہے کہ کچھ غلط نہیں کہا گیا

کیوں؟ اس ایک ملاقات میں ایسا کیا نظر آیا آپکو مجھ میں کہ یقین ہی کر لیا ہر "
سنی سنائی بات پر؟" ایک اور سوال ہوا اور رضا صاحب کی مسکراہٹ گہری ہوئی
۔۔

فلک مراد کو دیکھا ہے میں۔۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟" اور انکا جواب فلک کو نا "
۔۔ چاہتے ہوئے بھی امپریس کر گیا

ارسلان نے بتایا کہ آپ اسکی مدد کرنا چاہتے ہیں۔۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ "
آپ مدد نہیں انوسٹ کریں۔۔ ہم بزنس کرتے ہیں۔۔ قرضے نہیں لیتے" وہ

اب مکمل پرافیشنل انداز میں گویا ہوئی جبکہ اسکے اس انداز میں انہیں اپنا عکس نظر آیا۔۔ وہ بھی تو ایسے ہی بزنس مین ہوا کرتے تھے ۔۔

" لیکن میں اب بزنس نہیں کرتا۔۔ اپنی آخری انوسٹمنٹ بھی میں نے کئی سال پہلے کی تھی۔۔ میری زندگی کا مقصد اب کچھ اور ہے اور اسکے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے" اور کہتے ہوئے انکی آنکھوں میں آئی بے چینی فلک مراد سے چھپ نہیں سکی۔۔

" ایسا کونسا مقصد ہے ؟" اسے تجسس ہوا۔۔ پر وہ پوچھ نہیں سکتی تھی۔۔ یہ بہت پرسنل تھا۔۔

" ارسلان کو میں کئی دنوں سے جانتا ہوں اور ان کچھ دنوں میں یہ مجھے بلکل میرے بیٹے کی طرح عزیز ہے کیونکہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔۔ شاید" لفظ شاید انہوں نے دل میں ادا کیا۔۔

" لیکن اگر یہ میرا سگا بیٹا بھی ہوتا تو میں آج جہاں ہوں۔۔ بزنس نہیں صرف مدد ہی کرتا۔۔ بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ اپنی اس مدد کو وصول بھی نا کروں لیکن

میں ارسلان اور آپ کی خودداری سے واقف ہوں اسی لئے میں نے اسے ایک آفر کی ہے "

کیسی آفر؟" انکے رکتے ہی اس نے پوچھا۔۔ "

میں اسے اماؤنٹ پرووائڈ کرونگا۔۔ یہ اپنی کمپنی سٹارٹ کرے اور جیسے ہی یہ " سیٹل ہو جائے تو مجھے میری اماؤٹ واپس کر دے۔ اور تب تک اگر یہ چاہے تو پرافٹ کا ٹو پرسنٹ میری جانب سے سوشل ورک میں لگا دے۔۔ اس طرح آپکی خواہش کے مطابق یہ ایک طرح سے انوسٹمنٹ بھی ہو جائے گی اور میری خواہش کے مطابق مدد بھی۔۔" ٹانگ پر ٹانگ جمائے، دایاں ہاتھ اپنے گٹنے پر ٹکائے وہ بہت پرافیشنل انداز میں گویا ہوئے ۔۔

اور انکا یہ انداز۔۔ یہ آفر۔۔ ارسلان کے ساتھ ساتھ فلک مراد کو بھی حیران کر گئ تھی۔۔ کتنا بہترین حل نکالا تھا انہوں نے۔۔

ایک بار پھر۔۔ فلک مراد کو اس شخص سے امپریس ہونا پڑا۔۔

آخر کار۔۔نو سال بعد مجھے پتہ لگ ہی گیا کہ فلک میم کس کر پر گئیں ہیں" "

۔۔ ارسلان کو جیسے کوئی راز معلوم ہوا۔۔وہ اندر سے جھوم اٹھا

۔ جبکہ فلک کی گھوری پر ارسلان نے اپنی سوچ کو جھٹکا

۔۔ ایک تو انہیں سب پتا چل جاتا ہے" منہ بنا کر سوچا "

پیپر ورک آپ اور ارسلان آپس میں ڈیسائیڈ کر لیں۔۔میری فلائیٹ ہے "

مجھے نکلنا ہو گا" مصروف انداز میں کہتی ہوئی وہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔جبکہ رضا

۔۔ صاحب ایک فاتحانہ مسکراہٹ لئے کھڑے ہوئے

شیور۔امید ہے ہم جلد ملینگے" انہوں نے کہا۔اور اسی لمحے۔۔فلک کے ہاتھ "

سے کوئی چیز نیچے گری۔۔ان تینوں کی نظریں نیچے گری انگوٹھی پر گئیں۔۔جسے

۔۔ دیکھتے ہی جہاں فلک جلدی سے اسے اٹھانے کے لئے جھکی

۔۔ وہیں رضا صاحب کو لگا۔۔ جیسے انکی دنیا رک گئی ہو

یہ انگوٹھی۔۔اسے تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتے ہیں۔۔کیسے نا پہچانتے؟ آخر یہ وہ آخری تحفہ تھا جو انہوں نے اسے دیا تھا۔۔

ماضی کا خیال انکے چہرے پر ایک کرب لے آیا۔۔۔دل میں ٹیس اٹھی، آنکھیں ۔۔تکلیف کہی شدت سے جلنے لگیں

انہوں نے دیکھا۔۔فلک مراد نے وہ انگوٹھی اٹھا کر پہنی۔۔

لیکن وہ فلک کو نہیں دیکھ رہے تھے۔۔وہ اس انگلی میں چمکتی اس انگوٹھی کو دیکھ رہے تھے جسے انہوں نے خود ڈیزائن کیا تھا۔۔

امید پوری ہوئی تو ضرور ملینگے" مسکرا کر کہتی وہ پلٹی۔۔ "

۔۔ انگوٹھی نظروں سے دور ہوئی تو وہ بھی جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئے

یہ۔۔۔" رضا صاحب کی آواز پر فلک کے بڑھتے قدم رکے پر وہ پلٹی نہیں۔۔ "

یہ انگوٹھی؟" کپکپاتی آواز فلک مراد کے کانوں سے ٹکرائی۔۔ مسکراہٹ " ۔۔گہری ہوئی

" میری ماں کی ہے "

اور یہ چار الفاظ نہیں۔۔چار تیر تھے جو انکے دل میں پیوست کر کے وہ وہاں سے چلی گئ تھی۔۔

جبکہ انکی ٹانگوں سے جیسے جان نکلی تھی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے صوفے پر گرے ۔۔

۔۔ آپ ٹھیک ہیں ؟" ارسلان انکی حالت دیکھتے انکے پاس آیا "

پر وہ اسے سن نہیں رہے تھے۔۔وہ تو اب بھی اسی دروازے کو دیکھ رہے تھے جہاں سے وہ نکلی تھی۔۔وہ تو اب بھی وہیں چار الفاظ سن رہے تھے جو وہ کہہ کر گئ تھی ۔۔

۔۔ اور پھر۔۔آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا

بس کچھ لمحے ہی لگے تھے۔۔

اور وہ اندھیری وادی میں کھو گئے۔۔

٭٭٭٭٭٭

۔۔ اپنی گاڑی میں بیٹھی وہ مسلسل انگلی میں پہنی اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی

۔۔ آج کے خاص دنوں میں سب سے خاص بات یہ انگوٹھی ہی تھی

۔۔ اسکی ماں کی آخری نشانی۔۔جو اسے سب سے زیادہ عزیز تھی

یہ آج ہی کا تو دن تھا جس کے انتظار میں اس نے آج تک اتنی شدت سے دل چاہنے کے باوجود اس انگوٹھی کو نہیں پہنا تھا۔۔

اور یہ انتظار رائیگاں نہیں گیا تھا۔۔

رضا صاحب کے چہرے کی تکلیف، سرخ آنکھوں کی جلن ان کے دل کا حال ۔۔ اسے بتا چکی تھیں

وہ بھولے نہیں تھے۔۔وہ اسکی ماں کو بھولے نہیں تھے۔۔

۔۔ اور اسی سوچ پر وہ مسکرائی

نظر گاڑی سے باہر گئی جو کہ ائیر پورٹ پر رکی۔۔ آنکھوں میں موجود نمی کو چھپانے کے لئے کالا چشمہ لگائے وہ باہر نکلی۔۔

۔۔ تازہ ہوا نے اسکے چہرے کو چھوا

۔۔ آنکھیں بند کئے ایک گہری سانس لیتی اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

" دیکھ رہی ہیں آپ ماما۔۔ وہ بھولے نہیں ہیں۔۔ میں نے انکی آنکھوں میں جلتا پچھتاوہ دیکھا ہے آج۔ میں نے تڑپ دیکھی ہے آج وہاں۔ ایک کرب دیکھا ہے ۔۔

پر کتنا عجیب ہے نا۔۔ مجھے خوشی نہیں ہو رہی۔۔ میں یہ دیکھ کر خوش نہیں ہوئی ۔۔ لیکن ہاں۔۔ " اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ جواب خشک تھیں۔۔ اس نے گلاسس آنکھوں سے ہٹا کر بالوں میں ٹکائے۔۔

مجھے کوئی دکھ بھی نہیں ہوا۔۔میرے دل میں انکے لئے کوئی احساس نہیں جاگا "

۔یہ اچھا ہے نا؟" وہ سوچ کر مسکرائی۔۔

اور اس مسکراہٹ میں کیا کچھ تھا۔۔یہ شاید کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔۔وہ خود بھی نہیں۔۔

۔۔۔ لیکن۔۔۔شاید کوئی تھا

دور کھڑا شخص جو جانے کب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

۔۔ شاید وہ جانتا تھا اس مسکراہٹ کے پیچھے چھپا درد

لیکن فلک مراد۔۔وہ ان نظروں سے انجان۔۔اب آگے بڑھی۔۔۔ائیر

۔۔ پورٹ کے اندر

۔۔ اور اسی کے ساتھ وہ شخص بھی آگے بڑھا

۔۔ دونوں کا رخ ایک ہی جانب تھا

دونوں ایک ہی لائن میں کھڑے تھے۔۔وہ تھوڑا آگے۔۔اور وہ شخص تھوڑا پیچھے۔۔

۔۔ دونوں ایک ہی پلین میں آکر بیٹھے تھے

فلک مراد ونڈو کے ساتھ اور وہ اس سے بس تین سیٹس کی دوری میں اسی پر

۔۔ اپنی سنجیدہ نظریں ٹکائے

۔۔ پلین نے اپنی اڑان کراچی کی جانب بھری

پر یہ اڑان کراچی نہیں۔۔یہاں بیٹھے دو مسافروں کے ایک ہو جانے والے

۔۔ راستے کی جانب تھی

یہ سفر۔۔بہت کچھ بدلنے والا تھا۔۔

☆☆☆

وقت آگے بڑھ جاتا ہے اور منظر بدل جاتے ہیں۔۔لوگ بدل جاتے ہیں، حالات بدل جاتے ہیں۔۔ لیکن نہیں بدلتے تو دل نہیں بدلتے۔۔ بدلتے تو احساس نہیں بدلتے ۔۔

یہاں بھی وقت آگے بڑھ گیا تھا اور منظر بھی ۔۔۔

کراچی ائیر پورٹ پر رات کے سائے پھیل چکے ہیں لیکن روشن کراچی کے پر رونق ائیر پورٹ پر گہما گہمی کا منظر ہے۔۔ کوئی جانے کی جلدی میں ہے تو کوئی آنے کی خوشی میں یہاں وہاں آجا رہا ہے۔۔

انہیں میں تھی ایک فلک مراد ۔۔

جو موبائل پر ارسلان کو اپنے پہنچنے کا مسیج کرتی آگے بڑھ رہی ہے کہ اچانک بے دھیانی میں پیچھے سے آتا ایک شخص اس سے ٹکراتا ہے۔۔ موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرتا ہے جبکہ پاؤں مڑنے پر وہ اپنا توازن برقرار رکھتے ہوئے گرنے ہی لگی تھی کہ کوئی اسکی کلائی تھام کر اسے اوپر اپنی جانب کھینچا ہے۔۔ کھلے بال لہراتے ہوئے وہ کسی کے کاندھوں سے ٹکرانے ہی والی تھی کہ وقت پر

اپنا ہاتھ سامنے کھڑے شخص کے کاندھے پر رکھ کر خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا۔۔ نظریں اس شخص کے شوز پر جار کیں۔۔ پرفیوم کی ایک سافٹ سی مہک نے اسے کچھ حیران بھی کیا۔۔۔

لڑکے اتنا سافٹ پرفیوم کب سے یوز کرنے لگے ؟

وہ جو اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا تھا۔۔ اب اسکی کلائی تھامے اسکا چہرہ اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔۔ وہ چہرہ جسے قریب سے دیکھنے کے لئے وہ ترس گیا تھا

اور اس وقت جھکنے کی وجہ سے اسکے بالوں کے پردوں میں چھپا ہوا تھا۔۔

وہ مسکرایا۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی کافی رومینٹک سین بن چکا تھا جو کہ اسے برا نہیں لگا۔۔

سامنے فلک مراد ہو تو برا ماننے کا گناہ کون کرے گا۔۔ کم از کم روحان ملک تو نہیں۔۔

اور انتظار ختم ہوا۔۔ فلک نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔

-- نظر سیدھا اس شخص کے چہرے سے ٹکرائی

-- اور

-- کراچی ائیر پورٹ پر گزرنے والا ہر شخص جیسے پتھر ہو گیا تھا

-- ہوا اپنی جگہ تھم سی گئی تھی

-- چاروں جانب جیسے اندھیرا چھا گیا اور وہاں موجود تھے

-- تو بس وہ دونوں

-- وہ جن کی نظریں ایک دوسرے پر ٹکی تھیں

-- ایک کی مسکراتی -- اور دوسرے کی حیران

؟ یہ نظروں کے تسادم نے کیا ظلم کیا ہے

دل دھڑکا ہے، پر بہاروں سے گلا ہے

لفظ جلتے رہے، اِک دھواں سا اٹھا ہے

خاموش فضا میں بھی قربت سا نشہ ہے

وہ روبرو ہوئے کچھ اس طرح سے آج

پتھر سا صنم جیسے قسمت سے ملا ہے

اور یہ الفاظ۔۔ فلک کو ہوش کی دنیا میں واپس لائے اور اگلے ہی پل وہ بہت تیزی سے اس سے الگ ہوئی۔۔

اور یہ تیزی روحان کی مسکراہٹ کو مزید گہرا کر گئی۔۔

****

یہ نظروں کے تصادم نے کیا ظلم کیا ہے؟

دل دھڑکا ہے، پر بہاروں سے گِلا ہے

لفظ جلتے رہے، اِک دھواں سا اٹھا ہے

خاموش فضا میں بھی قربت سا نشہ ہے

وہ روبروں ہوئے کچھ اس طرح سے آج

پتھر سا صنم جیسے قسمت سے ملا ہے

یہ الفاظ۔۔ فلک کو ہوش کی دنیا میں واپس لائے اور اگلے ہی پل وہ بہت تیزی سے اس سے الگ ہوئی ..

اور یہ تیزی روحان کی مسکراہٹ کو مزید گہرا کر گئی ..

"کیسی ہیں آپ۔۔ میم فلک" مسکراتی آواز سے پوچھا گیا۔۔ماضی کا وہی انداز "

" تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" سوال کے جواب میں سوال ہوا۔۔ مطلب یہ تھا کہ وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔۔

" جو آپ کر رہی ہیں" الٹا جواب۔۔ یہ روحان ملک کا انداز نہیں تھا۔۔ وہ چونکی۔۔

" اور میں کیا کر رہی ہوں؟" دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اب وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔ وہی پرانا انداز۔۔ کتنا مِس کیا تھا اس نے اس انداز کو۔۔۔

" یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں۔۔" وہ اب جھکا۔۔

" آپ یہاں کیا کر رہی ہیں میم فلک؟" دھیمی آواز میں اس نے پوچھا۔۔ اور اسکا یہ انداز، یہ لہجہ۔۔ یہ فلک مراد کو الجھا گیا تھا۔۔

سامنے کھڑا شخص وہی تھا۔۔ ہاں یہ چہرہ وہی تھا۔۔ جسے کبھی اس نے بہت چاہا تھا۔۔۔ جو اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔

پر یہ انداز۔۔ یہ الفاظ۔۔ یہ اس کے نہیں تھے۔۔ یہ کوئی اور ہی تھا۔۔ پر کون ؟

روحان ملک۔۔"   اس نے کہا تو فلک نے الجھ کر اسکی جانب دیکھا۔۔ "

روحان ملک ہی ہوں میں۔۔وہی جسے آپ ماضی میں جانتی تھیں اور جسے آج " پھر دیکھ رہی ہیں۔۔بس۔۔فرق صرف اتنا ہے کہ" وہ ایک بار پھر جھکا۔۔اس ۔۔ کے چہرے سے کچھ فاصلے پر

پہلے میں آپکا ملازم تھا۔۔اب بزنس پارٹنر ہوں"   معنی خیز انداز میں کہتا وہ " ۔ سیدھا ہوا

مجھے نہیں یاد آتا روحان ملک کہ میں نے تم سے کبھی کوئی پارٹنر شِپ کی ہو؟ " "

اور مجھے نہیں یاد آتا کہ آپکی یاداشت کبھی بھی اتنی کمزور پڑی ہو" وہ اسی کے " انداز میں گویا ہوا۔۔ جس پر فلک نے اسے گھورا۔

ایسے مت دیکھا کریں۔ آپ ایسے دیکھتی ہیں تو دل قابو میں نہیں رہتا۔۔"   "

اور وہ اپنے الفاظوں سے ایک بار پھر اسے حیران کر گیا تھا۔۔یہ وہی شخص تھا جو کچھ سال پہلے تک اس کی جانب دیکھنے سے بھی ڈرتا تھا اور آج۔۔ آج اتنے سال

بعد اچانک اسکے سامنے آ کر وہ جس برابری اور معنی خیز انداز میں جواب دے رہا ہے۔۔وہ اس تبدیلی پر حیران تھی ۔۔

" روحان ملک۔۔۔اپنے لہجے اور الفاظوں کو قابو میں رکھو۔۔مت بھولوں کے سامنے کون کھڑا ہے" اپنے مخصوص سخت لہجے میں گویا ہوئی۔۔وہ روحان کی مسکراہٹ اس روپ پر گہری ہوئی۔۔کتنا یاد کیا تھا اس نے اس روپ کو ۔۔

" یقین مانیں مجھے اچھے سے معلوم ہے کہ سامنے کون کھڑا ہے۔۔اسی لئے تو اس لہجے اور ان الفاظوں میں بات کر رہا ہوں۔۔ورنہ آپ تو جانتی ہیں میں کتنا سنجیدہ انسان ہوں" وہ اب بھی بعض نا آیا۔۔فلک نے ایک گہری سانس لی ۔۔

" آپ سے مل کر اچھا لگا مسٹر روحان۔۔اللہ حافظ" زبردستی مسکرا کر کہتی وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی جبکہ روحان ملک بھی اب اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر چلنے لگا۔۔

اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھتے اس نے ایک گہری سانس لی ۔۔

" یہ شخص کون تھا؟" وہ اب بھی حیرانگی سے نکل نہیں پائی تھی ۔۔

وہ جانتی تھی کہ روحان ملک اب اسکے سامنے آجائے گا۔وہ اس کے لئے تیار تھی
۔۔

لیکن جس روحان ملک کے لئے وہ تیار تھی یہ تو وہ تھا ہی نہیں۔۔یہ روحان ملک تو بلکل مختلف تھا۔۔

اسکی ہمت کیسی ہوئی مجھ سے اس انداز میں بات کرنے کی؟" اسکی معنی خیز " نظریں اور انداز پر اسے غصہ آرہا تھا۔۔

۔۔ پر تمہیں برا نہیں لگا اسکا یہ انداز" دل کے کسی کونے سے آواز آئی "

نہیں۔۔ماضی کی غلطی نہیں دہراؤں گی میں۔۔اس بار تمہاری نہیں سنوں گی میں " ۔۔اس بار میں اجازت نہیں دونگی تمہیں کھیلنے کی۔۔اس بار نہیں روحان ملک ۔۔۔کبھی نہیں" ایک عزم سے کہتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔۔

نہیں فلک مراد۔۔تم لاکھ کوشش کرلو۔۔تمہیں بھاگنے کی اجازت نہیں " دونگا میں۔۔اس بار ہم میں سے کوئی نہیں بھاگے گا۔۔اس بار یہ کھیل ختم ہو کر

رہے گا۔۔"   پیچھے اپنی گاڑی میں بیٹھے روحان ملک نے بھی ایک عزم کے ساتھ

۔۔ گاڑی آگے بڑھا دی۔۔ ٹھیک اس کے پیچھے

۔۔ اور اسی کے ساتھ۔۔ کنگ اور کوئین کا کھیل شروع ہو چکا تھا

☆☆☆☆

۔۔ اس نے گاڑی ایک بنگلے کے سامنے روکی

اپنی پہچان بنانے کے بعد یہ دوسری بار تھا جب وہ یہاں آئی تھی۔۔ پہلی بار جب

۔۔ اسکے پیارے دادا جان کا انتقال ہوا تھا۔۔ آج سے دو سال پہلے

اور دوسری بار آج۔۔ لیکن آج وہ یہاں کسی غم یا خوشی میں نہیں آئی تھی۔۔ نا

ہی اسکا ارادہ یہاں رہنے کا تھا۔۔

وہ آج یہاں صرف اپنے دادا جان کی یاد میں آئی تھی۔۔

اس شہر سے ماضی کی کئ تلخیاں جڑی تھیں مگر ان تلخیوں کے درمیان ایک دادا جان ہی تھے کہ جو اس کا سائباں تھے اور آج بھی وہ یہاں انہیں کے لئے آئ تھی --

ایک گہری سانس لیتی وہ گاڑی سے باہر نکلی اور مین گیٹ کے سامنے آکر رکی -- ابھی ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایک اور ہاتھ تیزی سے آگے بڑھا اور اس سے پہلے بیل بجائ --

وہ حیران ہو کر اس ہاتھ کے مالک کو دیکھنے لگی --

جو ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ لئے اسے اگنور کرتا دروازے کی جانب دیکھ رہا ہے --

" تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" سوال پر روحان نے اسکی جانب دیکھا --

" اوہ -- آپ بھی یہاں ہیں ؟ "

اور اسکی ایکٹنگ پر فلک تپ کر رہ گئ --

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے روحان ملک۔۔ کیا کر رہے ہو تم یہاں؟" اس نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا۔۔

"وہی جو آپ کر رہی ہیں۔۔" وہ شاید آج اسکے کسی بھی سوال کا جواب سیدھی طرح دینے کو تیار نہیں تھا۔۔

یا شاید وہ ماضی کے بدلے لے رہا تھا۔۔

وہ بھی تو اسی طرح جواب دیا کرتی تھی نا اسے؟؟

"اور میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟" اس نے اب سوال بدلا۔۔

"اپنے دادا سے ملاقات" اور روحان ملک کا جواب اسے چونکا گیا تھا۔۔ وہ کیسے جانتا تھا یہ؟

"ارے فلک بی بی آپ۔۔" چوکیدار کی آواز اسے حیرت سے باہر لائی۔۔

"روحان صاحب آپ بھی آئے ہیں۔۔ آئیں اندر آئیں" چوکیدار نے فوراً دونوں کے لئے دروازہ کھولا جبکہ فلک کو ایک بار پھر حیرت نے گھیرا۔۔۔

۔۔ یہ چوکیدار روحان کو کیسے جانتا ہے؟" وہ سوچ کر رہ گئ "

آجائیں۔۔ابھی تو شروعات ہے" روحان نے معنی خیزی سے کہا اور آگے "

بڑھ گیا۔۔

۔۔ جبکہ فلک اب اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔ کتنی ہی سوچیں لئے

آج کا دن واقعی حیران کر دینے والا تھا۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے ہی اس گھر میں داخل ہوئے جہاں ٹی وی لاؤنج میں نفیسہ

۔۔ بیگم اور عمر بیٹھے کسی موضوع پر بات کر رہے تھے

اسلام علیکم آنٹی" روحان کی چہکتی آواز پر دونوں ہی ان کی جانب متوجہ "

۔۔ ہوئے

ارے روحان بیٹا۔۔بہت عرصے بات چکر لگایا۔۔کیسے ہو تم؟" نفیسہ بیگم "
خوشی سے اسکی جانب بڑھی جبکہ عمر وہی بیٹھا رہا۔۔چہرے پر مکمل سنجیدگی لئے

۔۔

بہت اچھا ہوں اور آپ کے لئے ایک سرپرائز بھی لایا ہوں۔۔" کہتے ساتھ " اس نے اپنے پیچھے اشارہ کیا۔۔ جہاں فلک ایک بار پھر حیران کھڑی ان دونوں کو ۔۔ دیکھ رہی تھی

فلک۔۔۔ یہ تم ہوں؟" نفیسہ بیگم کی بے یقین آواز پر عمر ایک جھٹکے سے کھڑا " ہوا نظر فلک مراد پر گئ۔۔ وہ جو وائٹ شرٹ اور ڈراؤزر میں ملبوس، کھلے ڈارک براؤن بالوں میں گلاسس لگائے، میک اپ سے پاک چہرہ، کانوں میں ٹاپس اور گلے میں اسی کے ساتھ کالا کٹ پہنے اس سادہ سے حلیے میں بھی پرکشش لگتی اب نفیسہ بیگم سے مل رہی تھی۔۔ چہرے پر آئ مسکراہٹ نے اس کشش میں اضافہ کیا۔۔

اور عمر سب بھول کر بس اس مسکراہٹ پر جیسے کھو گیا تھا۔۔

مسٹر عمر۔۔" ایک سنجیدہ آواز اسے جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لائ۔۔ نظر " سامنے کھڑے روحان ملک پر گئ جو آنکھوں میں سرخی اور ماتھے پر بل لئے اسے ۔۔۔ ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسے عمر کا فلک کو اس طرح دیکھنا بلکل اچھا نہیں لگا

" آپکی وائف نظر نہیں آرہیں" اس نے لفظ 'وائف' پر زور دیا۔۔ جیسے اسے یاد دلانا چاہ رہا ہو کہ اسکی ایک بیوی بھی ہے ۔۔

" وہ اپنے گھر گئ ہے" اسے جواب دیتا وہ فلک کی جانب بڑھا ۔۔

" کیسی ہیں آپ؟" اسکے سامنے رک کر مسکراتے ہوئے پوچھا ۔۔

" ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟" وہ جو اسکی نظریں خود پر محسوس کر چکی تھی اب بہت فارمل ہو کر بات کر رہی تھی۔۔

" میں بھی ٹھیک ہوں" اسکا جواب سنتے ہی وہ روحان کی جانب متوجہ ہوئ جو اسکی نظر پڑتے ہی مسکرایا۔۔

" آج تم دونوں کو ایک ساتھ یہاں دیکھ کر میں بہت خوش ہوں۔۔ آؤ بیٹھو" نفیسہ بیگم نے دونوں کی جانب دیکھتے کہا۔۔

شکریہ آنٹی۔۔ لیکن ہم بیٹھ نہیں سکتے۔۔ ایکچولی میرا اور فلک کا ڈنر باہر کرنے کا موڈ ہے۔۔" وہ اب کے فلک پاس آیا۔۔ جو اسکے صاف جھوٹ پر گھور رہی تھی۔۔

" کیوں فلک۔۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں ؟ "

اور روحان ملک کا اسکا یوں نام لینا اس پر بجلیاں گرا گیا تھا۔۔

" ایسے مت دیکھو۔۔ جان نکالنے کا ارادہ ہے کیا؟" اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا نام لینے کی؟" فلک کی دبی سرگوشی میں اسکے غصے کی تپش شامل تھی۔۔ جسے محسوس کرتے روحان ملک کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

آج اسے یوں حیران ہوتا دیکھنا، غصہ کرتے دیکھنا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ کتنا مِس کیا تھا اس نے اسکا یہ غصہ

محبت چیز ہی ایسی ہے۔۔ محبوب کا غصہ بھی ٹھنڈی ہوا محسوس ہوتا ہے۔۔

تم نے ہی تو دی ہے یہ ہمت۔۔ بھول گئ۔" وہ سیدھا ہوا اور ایک دلکش " مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

چلیں۔۔مائ فیانسی" اور اسی کے ساتھ۔۔وہ شاکڈ فلک کو اپنے ساتھ لئے " دادا جان کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

اور فلک مراد۔۔وہ بس اپنے اور اسکے ہاتھ کو دیکھے کسی ٹرانس میں اسکے ساتھ چلتی گئ۔۔

دل اچانک ہی کسی مانوس جزبے میں ڈوبنے لگا۔۔وہی جزبہ جسے کبھی نا اٹھنے دینے کی اس نے ٹھان رکھی تھی لیکن آج ۔۔

آج اپنا ہاتھ روحان کے ہاتھ کی قید میں دیکھ کر وہ اس جزبے کو روکنے میں ناکام ہو گئ تھی ۔۔

اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب وہ دونوں دادا جان کے کمرے میں پہنچے؟ کب وہ اندر آکر رکا اور اسے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔

ان سے وعدہ کیا تھا میں نے۔۔" روحان کی آواز پر اس نے اسکی جانب دیکھا " ۔۔ ۔۔جواب سنجیدہ تاثر لئے اس سے ہم کلام تھا

آخری بار جب ان سے ملا تھا جانے سے پہلے۔۔تو ان سے دعدہ کیا تھا کہ ایک " دن تمہارے ساتھ اس گھر میں آؤنگا۔" وہ رکا۔۔ نظر ان دونوں کے ہاتھوں کی ۔۔ جانب گئ

آج یہ وعدہ پورا کر دیا میں نے۔۔ تمہارا ہاتھ تھامے آج میں انکے کمرے " ۔۔ میں کھڑا ہوں" اور وہ ایک بار پھر مسکرایا۔۔دلکش مسکراہٹ

اور کیا کشش تھی اس مسکراہٹ میں کہ فلک مراد جیسے کھو سی گئ تھی۔۔

۔۔ یہ وہی چہرہ تھا جو پہلی ہی نظر میں اسکی نظروں میں آگیا تھا

یہ وہی چہرہ تھا جو عمر الیاس کے ساتھ کھیلے کھیل میں اسکا ہمراز بنا تھا۔۔

یہ وہی چہرہ تھا جس کا ہر تاثر اسے مسکرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔

۔۔ یہ چہرہ۔۔ کسی دور میں اسکے لئے کتنا قیمتی ہوا کرتا تھا

۔۔ پر آج

؟ کیا آج بھی ایسا ہے

اس سوال پر دل کی دھڑکن میں جو تیزی آئی۔۔ وہ فلک مراد کو حقیقت کی دنیا
۔۔ میں واپس لے آئی تھی

؟ اور حقیقت۔۔ حقیقت کیا تھی

یہی کہ وہ اس وقت اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔ جب اسے اسکی سب سے زیادہ
۔۔ ضرورت تھی

اور حقیقت کا احساس کسی تیز دھاری چھری کی طرح ہوتا ہے۔۔ انسان کی پل میں آنکھیں ایسے کھولتا ہے جیسے کہ وہ کسی سہانے خواب سے ڈراونی دنیا میں
۔۔ جاگ گیا ہو

اور یہی ہوا فلک مراد کے ساتھ۔۔وہ بھی جاگ گئ تھی۔۔اور جاگتے ہی اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالا اور اتنی ہی تیزی سے اسکا ہاتھ روحان ملک کے گالوں پر جا لگا تھا۔۔

وہ جو کسی اور ہی جہان میں گم تھا۔۔فلک کی جانب سے ایسے ردِ عمل پر چونک کر رہ گیا۔۔

"تم۔۔" فلک مراد کی انگلی اسکی جانب اٹھی "

تم روحان ملک۔۔آئندہ میرے قریب آنے، میرا ہاتھ پکڑنے، یہاں تک کہ " میرا نام لینے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔

" ورنہ میں بھول جاؤنگی کہ کبھی تمہیں چاہا تھا اس دل نے

پہلا اظہار۔۔

لوگ محبت کا پہلا اظہار جانے کتنا کچھ سوچ کر، جانے کیا کیا طریقے سوچتے ہوئے کرتے ہیں۔۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہم کسی سے اپنی محبت کا اظہار کچھ ایسے الفاظ میں کریں کہ سامنے والے کے دل کو چھو جائیں۔۔ کہ وہ چاہ کر بھی ہمیں بھول نا پائے۔۔

لیکن یہ فلک مراد کا اظہار تھا۔۔ محبت کا پہلا اظہار۔۔

وہ بھی ایسا کہ روحان ملک کے دل کے ساتھ ساتھ روح کو بھی چھو گیا تھا۔۔ ایسا انوکھا اظہار۔۔

یہ صرف فلک مراد ہی کر سکتی ہے۔۔

"وہ اور لڑکیاں ہوتی ہیں جو چھوڑ کر جانے والوں کی واپسی کا انتظار کرتی ہیں۔۔

میں۔۔ فلک مراد ہوں۔۔ میں چھوڑ جانے والوں کو چھوڑ دیا کرتی ہوں "

اور اسی کے ساتھ۔۔ وہ کمرے سے چلی گئ تھی۔۔ جبکہ روحان ملک وہی کھڑا رہ گیا تھا۔۔

چھوڑ کر جانے والا؟ تو کیا وہ اسے چھوڑ چکی ہے ؟

یہ سوال اسکا دل چیر گیا تھا۔۔

☆☆☆☆

وہ نور کے فلیٹ کے ٹیرس پر کھڑی ہے۔۔ سوچیں آج ہونے والے تمام

۔۔ واقعات کی جانب ہیں

کبھی کبھی۔۔ انسان ایک وقت میں اتنی مشکلات میں گھرا ہوتا ہے کہ اسے سمجھ نہیں آتا کہ کس مشکل کو پہلے سوچے اور کس مسئلے کا بعد میں سامنا کرے۔۔ غم بھی کبھی اتنے لاتعداد ہو جاتے ہیں کہ دل بھی نہیں جان پاتا کہ کس غم پر پہلے رویا جائے۔۔

۔۔ ایسے ہی حالات میں آج وہ کھڑی ہے

۔ سوچیں ہیں کہ کسی آوارہ ہوا کی طرح یہاں وہاں گھوم رہی ہیں

۔۔ ایسی ہوا جسے اپنا کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہو۔۔ جس کا کوئی سائباں ہی نہ ہو

میری زندگی میں تم ہمیشہ ایسے ہی وقت کیوں آتے ہو روحان ملک۔۔" اس "
۔۔ نے سوال کیا۔۔اس شخص سے جو اسے سن بھی نہیں سکتا تھا

پہلے جب میں اپنے ماضی سے مقابلہ کر رہی تھی تو تم اچانک میرے سامنے "
۔۔ آگئے، میرے ماضی کا حصہ بننے

اور اب۔۔ اب جب میں اپنے ماضی کی سب سے بڑی تلخی کا سامنا کر رہی ہوں تو
؟ ایک بار پھر تم میرے سامنے آگئے ہو

ایک بار پھر تم میرے دل سے کھیل رہے ہو۔۔ کیوں؟ آخر کیوں روحان ملک؟
" ؟ ایسا کیوں کرتے ہو تم

نظریں آسمان پر ٹکائے وہ سوال کر رہی تھی اور ہمیشہ کی طرح جواب نہیں ملا
تھا۔۔

۔۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی خاموشی ہی تھی۔۔ آج بھی اندھیرا ہی تھا

۔۔ اور اس خاموشی کو توڑا تھا

۔۔ اس کے موبائل پر آنے والی کال نے

۔۔ نظر سکرین پر گئ جہاں ارسلان کا نام چمک رہا ہے

۔۔ ہاں ارسلان کہو" کال ریسیو کرتے کہا "

آپ کراچی کیوں گئیں ہیں؟" سنجیدہ آواز میں کیا گیا سوال۔۔ فلک کو بہت "
۔۔ کچھ سمجھا گیا

" کچھ پردے اٹھانے یہاں آنا پڑا "

آپ جانتی تھیں نا؟" ارسلان کے سوال پر وہ الجھی۔۔ "

" ؟ کیا "

یہی کہ پردے کے پیچھے کوئ اور نہیں۔۔روحان ملک ہے؟" اور ارسلان "
۔۔ کے سوال پر اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لی

میں چاہتی تھی کہ میرا شک غلط ہو۔۔زندگی میں پہلی بار۔۔ پہلی بار مجھے اپنے "
" صحیح ہونے پر افسوس ہے

۔۔ وہ کہہ کر کال کٹ کر چکی تھی۔۔ جبکہ ارسلان کا تو دل ہی کٹ کر رہ گیا تھا

۔۔ سکرین پر چلنے والی فوٹیج کو دیکھتے اس نے موبائل ٹیبل پر رکھا

جب رضا صاحب کے سامنے فلک نے بتایا کہ اسکی فلائٹ ہے تو ہو حیران ہوا تھا
۔۔ ۔۔ لیکن اس وقت وہ اس سے پوچھ نہیں سکا

۔۔ پھر مریم سے معلوم ہوا کہ وہ کراچی گئ ہیں تو وہ مزید حیران رہ گیا

۔۔ اسے یاد تھا کہ آخری بار وہ داداجان کے انتقال پر کراچی گئ تھیں

تو اب۔۔ اب وہ وہاں کیوں گئ ہیں؟ ایسا کیا تھا جو انہیں اس شہر میں لے گیا جہاں
؟ وہ کبھی جانا نہیں چاہتیں

اور پھر جب مریم نے اسے مسٹر سمیر کو کی جانے والی میل کے بارے میں بتایا تو

۔۔ اسے شک ہوا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے

وجہ جو بھی ہے اسکا تعلق کہیں نا کہیں اس پراجیکٹ سے ضرور ہے۔۔ تبھی اس نے اپنی پرانی حیثیت کا استعمال کرتے ہوئے رائل فائننس کے میٹنگ روم کی فوٹیج نکلوائی ۔۔

اور اسکا شک مسٹر سمیر کو دیکھ کر یقین میں بدل گیا۔۔

اس شخص کو وہ جانتا تھا۔۔ یہ وہی تھا جو فلک اور روحان کے ڈنر کے روز انہیں کی طرح چھپ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

اس نے خود اسے دیکھا تھا اور بعد میں معلوم کرنے پر پتہ لگا کہ وہ روحان کے بچپن کا دوست ہے ۔۔

لیکن وہ یہاں؟ مون لائیٹ کے اونر کی حیثیت سے فلک کے ساتھ کانٹریکٹ کرنے آیا؟ کیوں ؟

اور اس کیوں کا جواب سمجھنے میں اسے دیر نہیں لگی ۔۔

ان سب کے پیچھے کون ہے ؟وہ یہ جان گیا تھا۔۔اور یقیناً فلک بھی یہ جان گئ تھی

۔۔

۔۔ اسی لئے اس نے کنفرم کرنے کے لئے اسے کال کی

دل میں ایک امید تھی کہ شاید۔۔شاید ایسا نا ہو جیسا وہ سوچ رہا ہے۔۔پر فلک کا جواب اسکی امید توڑ چکا تھا۔۔

افسوس؟تو کیا آپ صرف ایک افسوس کرنے کراچی گئ ہیں؟" وہ کہہ کر ہنسا " ۔۔ایک تلخ ہنسی ..

" ؟ کیسے بے وقوف بنا رہی ہیں آپ فلک میم۔۔۔مجھے؟یا اپنے آپ کو "

یہ صبح کے آٹھ بجے کا وقت ہے جب فلک کچن میں کافی بنانے میں مصروف ہے ۔۔شیلف پر رکھا موبائل بجتا ہے اور وہ کافی کا کپ ہاتھ میں لئے شیلف کی جانب ۔۔ آتی ہے۔۔کال ریسیو کرتے ہی سپیکر آن کیا

"یس" مصروف انداز میں کہتی وہ فرج کی جانب گئ ۔۔

" میم مسٹر سمیر کی کال ریسیو ہوئ ہمیں۔وہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں ایک ایمر جنسی کی صورت میں ملک سے باہر جانا پڑ گیا ہے۔۔اس لئے اب انکی جگہ ان کے پارٹنر اس پراجیکٹ کے ہیڈ ہونگے" مریم کی بات پر وہ اب مسکرائ ۔۔

وہ جانتی تھی ایسا ہی کچھ ہونے والا ہے ۔۔

" لیکن ان کے پارٹنر تو نہیں چاہتے تھے کہ کوئ انہیں جانے؟" میٹنگ روم میں ہونے والی بات دہرائ ۔۔

" جی۔۔انہوں نے کہا ہے۔۔اب وہ چاہتے ہیں کہ آپ انہیں جانیں" وہ رکی ۔۔

" اچھی طرح" اور مریم کی بات کی معنی خیزی سمجھتے فلک کے تاثرات بدلے ۔۔

" میں ایک گھنٹے میں جگہ وزٹ کرنا چاہتی ہوں "

اوک میم" اسی کے ساتھ کال کٹ گئ جبکہ فلک اب کافی کا کپ اور سینڈ چ "
ہاتھ میں لئے لاؤنج میں آکر بیٹھی۔۔

کپ ٹیبل پر رکھتے ابھی اس نے ایک بائٹ ہی لیا تھا کہ موبائل ایک بار پھر
بجا۔۔اس نے دیکھا۔۔اس بار ارسلان کی کال تھی۔

" ؟ ہاں ارسلان کہو "

وہ موبائل کان سے لگائے رائل فائننس میں داخل ہوا۔۔رخ لفٹ کی جانب
تھا۔۔

کیسی ہیں آپ ؟" نارمل انداز میں پوچھا۔۔لیکن سوال نارمل نہیں تھا۔۔فلک "
۔۔ جانتی تھی

ٹھیک ہوں۔۔فکر مت کرو" وہ اسے تسلی دینا چاہتی تھی اور شاید وہ مطمئن "
۔۔ ہو بھی گیا تھا

" ؟ واپس کب آرہی ہیں "

وہاں کیا چل رہا ہے؟" وہ اسکا سوال اگنور کر گئ تھی۔۔ اور ارسلان نے پھر "
۔۔ پوچھنا ضروری نہیں سمجھا۔۔ فائدہ ہی نہیں تھا

۔۔ لفٹ اب ٹاپ فلور کے قریب تھی

" انہوں نے انگوٹھی پہچان لی تھی "

۔۔ جانتی ہوں" کافی کا سپ لیتے کہا "

آپکے جانے کے بعد انکی طبیعت اچانک خراب ہو گئ تھی" اب فلک رک سی "
گئ۔۔ دل میں اچانک ہی فکر مندی پیدا ہوئ۔۔

کیا ہوا تھا؟" اپنے لہجے پر قابو پاتے پوچھا۔۔ لیکن ارسلان اس میں چھپی "
۔۔ فکر مندی جان گیا

شاکڈ لگا تھا۔ شاید بی پی ہائ ہو گیا تھا۔۔ وہ آپکے پیچھے آنا چاہ رہے تھے۔ میں "
" نے بہت مشکل سے انہیں روکا

ارسلان کی بات پر دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔۔

"انسان بھی کتنا عجیب ہوتا ہے۔جب وقت صحیح ہوتا ہے تو غلط چیز کے پیچھے بھاگتا ہے اور جب چیز صحیح ہوتی ہے تو وقت غلط چنتا ہے۔۔جانے اسے صحیح وقت پر صحیح کام کرنا کب آئے گا؟" اس نے کہہ کر کافی کا ایک اور سپ لیا جبکہ دوسری جانب اب لفٹ ٹاپ فلور پر کھلی اور وہ باہر نکلا۔۔نظر سامنے اپنے کام میں مصروف مریم کی جانب گئی۔۔

"میں نے انکی آنکھوں میں پچھتاوہ اور انکے ہر انداز میں آپکے لئے تڑپ دیکھی ہے فلک میم۔۔

اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا احساس اگر صحیح وقت گزر جانے کے بعد ہو جائے۔۔ تو اس وقت ہم وقت دیکھیں یا احساس ؟ "

اور یہ سوال۔۔فلک مراد کو لاجواب کر گیا تھا۔لیکن ارسلان لاجواب نہیں تھا ۔۔

"احساس۔۔وقت اور احساس میں سے ہمیشہ احساس ہی کو اہمیت حاصل ہوتی ہے"

لیکن آپ کے لئے ایک اچھی خبر ہے" ارسلان کی مسکراتی آواز ایک بار پھر " سپیکر پر گونجی۔۔

" کیا ؟ "

" یہ کہ میں صحیح وقت پر، صحیح کام کرنے جارہا ہوں۔۔ دعا کیجئے گا میرے لئے " ۔۔ اور اسکی بات کا مطلب سمجھتے فلک مسکرائی

" اللہ تمھیں کامیاب کرے" اس نے دل سے دعا دی۔۔ وہ واقعی خوش تھی ۔۔ ارسلان کے فیصلے سے۔۔

اسی کے ساتھ ارسلان نے کال کٹ کی اور مسکراتے ہوئے مریم کی جانب بڑھا ۔۔

" ہیلو چڑیل" وہ جو اپنے کام میں مگن تھی ارسلان کی کھلکھلاتی آواز پر چونکی۔۔

" کیا مسئلہ ہے اب ؟" چڑ کر کہا۔۔

تم۔۔تم مسئلہ ہو میرا" مسکرا کر اسے دیکھتے کہا جبکہ اسکا انداز مریم کو چونکا گیا "

۔۔

۔۔ کیا مطلب؟" الجھ کر پوچھا "

مطلب جانتی ہو تم۔۔بس انجان بنتی ہو۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا جس " پر مریم نے فوراً نظریں چرا لیں۔۔

کیوں آئے ہو تم ارسلان؟ فلک میم تو یہاں ہیں نہیں" نظریں کمپیوٹر کی " جانب کرتے اس نے پوچھا اور اس کے اس انداز پر وہ کھل کر مسکرایا۔۔

وہ نہیں ہیں اسی لئے تو آیا ہوں۔" وہ کہہ کر آگے جھکا۔اسکے چہرے کے " ؟ قریب جبکہ مریم نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔یہ آج اسے کیا ہو رہا ہے

کیا خیال ہے پھر۔۔موسم بھی اچھا ہے اور فلک میم بھی نہیں ہیں" ایک آنکھ " ۔۔ دبا کر شرارتی انداز میں کہا۔۔جس پر مریم کا تو خون ہی کھول گیا

ارسلان تم پِٹ جاؤ گے مجھ سے" ایک فائل اٹھا کر اسکے کاندھے پر مارتے کہا "

۔۔ جبکہ وہ کھکھلا کر ہنسا

پیٹتی رہنا بھئی اب چلو۔۔ اچھا سا بریک فاسٹ کرتے ہیں ایک بہت ہی "

رومینٹک سی جگہ پر۔۔ چلو چلو چلو" چہک کر کہتا واپس لفٹ کی جانب بڑھا۔۔

۔۔ جبکہ مریم وہیں کھڑی اسے گھورتی رہی۔۔ تھوڑا آگے جا کر وہ پلٹا

جی بھر کر دیکھ لینا لیکن بریک فاسٹ کے ساتھ۔۔ آؤ بھی اب" وہ کہہ کر "

۔۔ لفٹ کے اندر گیا جبکہ مریم اب جلدی سے اپنا بیگ اٹھاتی اسکے پیچھے آئی

۔۔ انسان بن جاؤ" اس کے ساتھ کھڑے ہوتے کہا "

تم بنا دینا" ایک بار پھر معنی خیزی سے کہتے اس نے گراؤنڈ فلور کا بٹن پش "

کیا۔۔ جبکہ مریم نے اب خاموشی رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔

☆☆☆☆

وہ اپنے فلیٹ سے باہر نکلی تو نظر سامنے اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے روحان پر پڑی ۔۔

وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے ، سٹائیلش بال ، صاف رنگت پر ہلکی بئیرڈ ، آنکھوں پر گلاسس لگائے ، دائیں کلائی پر قیمتی گھڑی پہنے ۔۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ، چہرے پر مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔ ایک لمحے کے لئے فلک مراد کے سامنے ماضی کا ایک منظر لہرایا ۔۔ وہ منظر جب وہ اسی شخص کا حلیہ ٹھیک کرنے پارلر لے کر گئی تھی ۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اپنی غربت کے حلیے میں وہ اسے عجیب لگتا تھا ۔۔

فلک مراد کو تو اس سے محبت ہی اسے اس بے رنگ شرٹ میں دیکھ کر ہوئی تھی جسے پہنے وہ انٹرویو کے لئے جا رہا تھا ۔۔

ہاں لیکن وہ اس دن پوری دنیا کے سامنے اسے لانے والی تھی ۔۔ اس دن وہ اسے اپنے منگیتر کی حیثیت سے ملوانے والی تھی ۔۔

اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی۔۔کوئی بھی اس شخص کی جانب ایسی نظروں سے دیکھے جیسے کوئی کسی لالچی انسان کو دیکھتا ہے۔۔

؟ اسے یہ گوارہ ہی کب تھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور روحان ملک کو تنگ کرے

۔۔ یہ حق وہ صرف اپنا سمجھتی تھی

۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اسکے پاس جا کر رکتے پوچھا "

" آپکو لینے آیا ہوں "

" ؟ اور ہم کہاں جا رہے ہیں "

" بھول گئیں آپ؟ ہم نے جگہ وزٹ کرنی ہے "

۔۔ کونسی جگہ ؟" وہ انجان بنی "

اتنی انجان کیوں بن رہی ہیں فلک۔۔ایسے جیسے آپ جانتی ہی نا ہوں کہ مون لائیٹ کا اصل اونر کون ہے" اور اسکی بات سنتے ہی فلک کے ہونٹ مسکرائے

۔۔

مجھے افسوس ہے مسٹر روحان۔۔ پر مجھے اپنے کلائنٹس کے ساتھ گاڑیوں میں " گومنے کا شوق نہیں۔۔" وہ کہہ کر آگے بڑھی۔۔ جبکہ روحان کی مسکراہٹ مزید گہری کوئی۔۔

فلک اب اپنی گاڑی کے قریب گئی۔۔ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ نظر پچھلے ٹائر پر پڑی جو کہ پنکچر تھا۔

اور فلک مراد نے اگلے ہی پل روحان کی جانب دیکھا۔۔ آنکھوں میں غصے کے شعلے لئے۔۔

" ؟ یہ کیا حرکت ہے "

کونسی حرکت ؟" معصومیت سے پوچھا گیا۔۔ "

مسٹر روحان اس عمر میں یہ بچوں جیسی حرکت آپ پر سوٹ نہیں کرتی" اس " نے سختی سے کہا جبکہ روحان کی آنکھیں اس بات پر چمکیں۔۔

"یقین کریں میں اپنی عمر کے مطابق حرکتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔پر آپ مانتی ہی نہیں "

اور روحان ملک کا معنی خیز انداز اسے خاموش کر گیا تھا۔۔دل اچانک ہی زور سے دھڑکہ ۔۔

"بے شرم" نظر جھکا کر کہتے وہ آگے بڑھی اور چپ چاپ اسکی گاڑی میں بیٹھی ۔۔

وہ جان چکی تھی کہ روحان ملک اتنی آسانی سے اسکا پیچھا نہیں چھوڑنے والا۔۔ وہ اب اسی کی طرح ضدی بن چکا تھا ۔۔

جبکہ روحان چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ لئے اب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔

"ویسے۔۔" گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے کہا۔۔فلک نے سوالیاں نظروں سے اسکی جانب دیکھا ۔۔

شرماتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں آپ" کہتے ساتھ اس نے گاڑی سٹارٹ آگے " بڑھائی۔۔

شٹ اپ" غصے سے کہتی وہ چہرہ کھڑکی کی جانب کر گئی۔۔ "

۔۔ تم نے انکار نہیں کیا فلک مراد" ایک ساتھ دو دلوں سے آواز آئی "

۔۔ ایک ساتھ۔۔ دو دل دھڑکے تھے

کچھ دیر بعد ہی روحان نے ایک عمارت کے سامنے گاڑی روکی۔۔ وہ دونوں خاموشی سے باہر نکلے۔۔

اب دونوں اس عمارت کے سامنے کھڑے تھے جو کہ ابھی تعمیراتی مراحل پر تھی۔۔

لوکیشن اور جگہ تو اچھی ہے۔۔ نائس" چاروں اور دیکھتے فلک نے کہا۔۔ " انداز پرافیشنل تھا۔۔

کچھ عرصے پہلے یہ جگہ دیکھی تھی میں نے۔۔ جانتا تھا کہ آپ کو پسند آئے گی " تو بس فیصلہ کر لیا کہ یہی بنے گی مون لائیٹ کی نئی برانچ" وہ کہہ رہا تھا اور فلک ۔۔ مراد نے اسکی جانب دیکھا

کتنی سچائی تھی ان آنکھوں میں۔۔ یہ چہرہ آج بھی اسے بہت مخلص لگا تھا۔۔

تم اس چہرے اور ان آنکھوں کو پہنچاننے میں پہلے بھی غلطی کر چکی ہو فلک " مراد۔۔" اندر سے ایک آواز آئی اور اس نے نظروں کا زاویہ بدلا۔۔

یعنی رائل فائننس کے ساتھ کام کرنے کا پلین بہت پہلے سے بنا رکھا ہے آپ " نے" وہ دونوں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ نظریں اس عمارت تھیں۔ ۔

نہیں۔۔" روحان نے اسکی جانب دیکھا۔۔ "

واپس آنے کا پلین بہت پہلے سے تھا۔۔ رائل فائننس تو بس ایک راستہ ہے " " ۔۔ تم تک پہنچنے کا راستہ

ایک بار پھر فلک نے اسکی جانب دیکھا۔۔ایک بار پھر اسے نظر آئی۔۔وہی سچائی ۔۔ ۔۔جو جیسے ان آنکھوں کا ایک حصہ تھی

" اچانک کئے گئے فیصلے اکثر جزباتی ہوتے ہیں۔۔جبکہ سوچ سمجھ کر پلیننگ سے ۔۔ کئے گئے فیصلے بہت میچیور

تو بتاؤ روحان ملک۔۔کیوں آئے ہو تم واپس؟آخر کیا مقصد ہے مجھ تک دوبارہ آنے کا ؟ "

۔۔ اور اس نے پوچھ ہی لیا۔۔وہ جو بہت وقت سے جاننا چاہتی تھی

اور شاید روحان ملک بھی یہی چاہتا تھا۔۔وہ اب مزید دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ ۔۔ اس لئے

" محبت۔۔" اس نے کہا۔۔ایک قدم اسکی جانب بڑھاتے ہوئے اور فلک مراد کے ارد گرد کی تو جیسے دنیا ہی رک گئی تھی۔۔

میں یہاں سے گیا تھا۔۔ تاکہ اپنی محبت کو حاصل کرنے کے قابل کر سکوں "

--

-- میں یہاں واپس آیا ہوں۔۔ تاکہ اپنی محبت کو حاصل کر سکوں

تم سے سیکھا ہوا کھیل ہی دوبارہ کھیل کر میں تم تک پہنچا۔۔ تاکہ اپنی محبت تک پہنچ سکوں --

آج میں یہاں تمہارے سامنے ہوں۔۔ تمہارے سامنے۔۔ ایک سوالی بن کر

--

-- فلک مراد۔۔۔" اس نے اب فلک کا ہاتھ تھاما۔۔ اور وہ جیسے کانپ گئی تھی

یہ کیا کہہ رہا تھا وہ ؟

یہ کیا کر رہا تھا وہ ؟

تم جانتی ہوں میری خودداری کو۔۔ جب غریب تھا بہت مجبور ہو کر تمہارے "

-- پاس آیا تھا۔۔ پر تم سے مانگا نہیں تھا کچھ

جب تم نے مجھے نوکری دی۔۔ میری کامیابی کو پہلا راستہ دیا۔۔تب بھی میں اپنا مقام نہیں بھولا تھا۔۔ہمیشہ ہر پل میں نے خود کو یاد دلایا کہ میں ایک ملازم ہوں

۔۔ ۔۔اور تم میری باس

۔۔ تم چاند ہو۔۔اور میں زمین

۔۔ تم فلک مراد ہو۔۔وہ جسے دنیا دیکھتی ہے

اور میں روحان ملک۔۔جو خود کو بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

لیکن جانتی ہو۔۔جب تم نے اس دن سب کے سامنے مجھے اپنے برابر کھڑا کیا

۔۔

۔۔ بس اک لمحہ۔۔اک لمحہ ہی لگا تھا اور میں سب بھول گیا

۔۔ اپنی غربت، تمہارے بدولت ملی وہ کامیابی، اپنی زمین اور اپنی ذات

۔۔ یاد رہا تھا تو بس یہ کہ

۔۔ مجھ پر محبت کی نظر ہے

۔۔ محبت۔۔وہ جو تمہیں پہلی بار سہیل کے ساتھ دیکھ کر محسوس ہوئی

محبت۔۔وہ جو تمہارے ہر طنز، تمہارے ایٹیٹیوڈ، تمہارے غصے، تمہاری مسکراہٹ اور تمہاری مکمل ذات سے ہوئی۔۔

۔۔ اور پھر۔۔ تمہاری ذات کا ہر راز میرے سامنے کھل گیا

اور ایک بار پھر مجھے اپنا آپ بہت چھوٹا لگا۔۔ تمہارے ظرف کے سامنے۔۔

۔۔ تمہاری چٹان سی مضبوطی۔۔مجھے بہت کمزور کر گئ

مرد عورت کا تحفظ ہوتا ہے۔۔اسکی عزت کا رکھوالا۔۔ لیکن تم تو اپنا تحفظ آپ تھی۔۔ تم اپنی عزت کی محافظ آپ تھی

اور میں۔۔میں تو تمہارے سائے میں تھا، جو بھی تھا۔۔میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں تھا

۔۔ ۔۔میں تمہارے قابل نہیں تھا

بس پھر۔۔مجھے جانا پڑا۔۔اپنی محبت کے قابل بننے۔۔ فلک مراد کے قابل بننے

۔۔

پر مجھ سے مزید انتظار نہیں ہوا۔۔ تم تک آنے کی بے چینی دن بہ دن بڑھنے لگی تھی۔۔

اور میں سب چھوڑ کر واپس آیا۔۔ جانتی ہو کس لئے؟" وہ رکا۔۔ مسکرایا جبکہ فلک مراد۔۔وہ ایک مجسمہ بنی اسے سن رہی تھی۔

۔۔ محبت۔۔ جو مجھے ہمیشہ سے، پہلے دن سے فلک مراد سے تھی "

محبت۔۔ جو مجھے پہلے دن سے آج تک اور آج سے آخری سانس تک صرف فلک مراد سے رہے گی ۔۔

۔۔ اور آج میں کھڑا ہوں اپنی محبت کے سامنے سوالی بن کر

۔۔ تو بتاؤ

؟ کیا تم میری محبت قبول کرو گی

" ؟ کیا تم۔۔ فلک مراد۔۔ روحان ملک سے شادی کرو گی

۔۔ اور اچانک ہی آسمان سے ایک زور آور بجلی فلک مراد کے سر پر آ گری تھی

۔۔ فلک مراد۔۔ آج طوفان کی زد میں تھی

☆☆☆☆

رات کے اندھیرے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہرے ہو رہے تھے۔۔

اور یہ گہرائی رضا صاحب کو اپنے اندر پھیلتی محسوس ہونے لگی۔۔

کہتے ہیں۔زندگی بہت بے رحم ہوتی ہے۔جب جہاں چاہے کسی سے کچھ بھی چھین لیتی ہے۔کچھ ایسا جس کے چھن جانے سے زندگی جینے کی لگن ہی ختم ۔۔ ہو جاتی ہے

لیکن جانتے ہوں۔۔سچ یہ ہے کہ بے رحم زندگی نہیں۔۔بے رحم تو ہم انسان ہوتے ہیں۔۔

۔۔ جو کبھی کسی اور سے اسکی زندگی چھین لیتے ہیں

۔۔ تو کبھی خود اپنی ہی زندگی کے دشمن بن جاتے ہیں

رضا صاحب سے بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔۔ماضی میں کی گئ غلطیاں انہیں پچھتاوے کی ایسی آگ میں دھکیل گئ تھ۔۔یں جس میں وہ آج تک جل رہے تھے۔۔

وہ جسے ڈھونڈنے کے لئے، جسے ملنے کے لئے وہ تڑپ رہے تھے۔ آج جب وہ ملی

۔ ۔۔تو یہ آگ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئ

۔۔ سامنے روشن لیپ ٹاپ کی سکرین پر وہ چہرہ چمک رہا تھا

وہ جسے وہ کئ دنوں سے دیکھ رہے تھے۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ چہرہ

۔۔۔ کسی اور کا نہیں

۔۔ یہ چہرہ انکا اپنا عکس ہی تھا۔۔۔ انکا عکس

۔۔ فلک مراد۔۔ مراد کی بیٹی

۔۔ نہیں

۔۔ انکی بیٹی

اور دل میں ایک بار پھر ٹیس اٹھی۔۔ درد کی شدت تڑپا دینے کی حد تک بڑھ گئ تھی۔۔۔ آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھیں۔

فلک مراد۔۔ یہ انکی وہ بیٹی تھی۔۔ وہی بیٹی جس کے سر پر وہ کبھی ہاتھ نہ رکھ سکے

۔۔

۔۔ وہ جسے وہ چھوڑ کر چلے گئے تھے

۔۔ اور وہ۔۔ وہ آج کس مقام پر تھی

۔۔ انکے اندر کے پچھتاوے اور شرمندگی نے زور پکڑا

کس منہ سے۔۔ کس منہ سے تمہارے سامنے آؤنگا میں اب؟ کیسے تمہیں بتاؤ " کہ میں کون ہوں؟ یہ دل تڑپ رہا ہے تمہیں سینے سے لگانے کو، تمہیں اپنی بیٹی کہنے کو۔۔ کتنا بدنصیب ہوں میں فلک۔۔ کتنا بدنصیب باپ ہوں جسے اپنی بیٹی کو یہ بتاتے ہوئے شرم آرہی ہے کہ میں اسکا باپ ہوں۔۔ تم جو آج اس مقام پر ہو

، میں کتنا بدنصیب ہوں کہ تم پر فخر کرنے کا حق بھی نہیں رکھتا۔۔ یہ سب

" ۔ برداشت سے باہر ہے۔۔ یہ سب تڑپا رہا ہے مجھے۔۔ جلا رہا ہے مجھے

آنکھوں سے آنسو چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔ وہ جانے کتنے ہی گھنٹوں سے ایسے

۔۔ ہی بیٹھے اپنے حالات پر رو رہے تھے

موبائل پر آنے والی کال پر انہوں نے دائیں جانب رکھا موبائل بنا دیکھے اٹھا کر

۔۔ کان سے لگایا

اسلام علیکم انکل۔۔ کیسے ہیں آپ ؟" روحان کی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی "

اور آنسوؤں کی رفتار میں تیزی آئی۔۔

۔۔ رر۔۔روحان" بھیگی آواز پر روحان چونکا "

۔۔ کیا ہوا انکل۔۔ سب ٹھیک ہے ؟" لہجے میں پریشانی واضح تھی "

تم جانتے تھے۔۔ وہ کون ہے یہ تم پہلے سے جانتے تھے نا روحان ؟" اور رضا "

صاحب کا سوال اسے لاجواب کر گیا۔۔

۔۔ وہ خاموش ہو گیا تھا جبکہ روحان کی خاموشی پر وہ مسکرائے۔۔ تلخ مسکراہٹ

اسی لئے تم نے مجھے ارسلان کی بات ماننے کا کہا۔۔ اس لئے تم چاہتے تھے کہ " میں ارسلان پر اعتبار کروں اور اسکا ساتھ دوں۔۔ تم جانتے تھے وہ فلک مراد کے ساتھ ہے اور تم جانتے تھے کہ فلک مراد۔۔ وہ میری بیٹی ہے۔۔ ہے نا " ؟ روحان

انکے سوال پر روحان نے گہری سانس لی۔۔ رضا صاحب نے جب اسے ارسلان کے بارے میں بتایا تب ہی وہ جان گیا تھا کہ فلک مراد انجان نہیں ہے۔۔ اور یہ سب وہ یقیناً رضا صاحب تک پہنچنے کے لئے کر رہی تھی۔۔ یعنی وہ سب جانتی تھی۔۔

جی۔۔ میں جانتا تھا۔۔ بس یقین کرنا چاہتا تھا کہ جیسا میں سمجھ رہا ہوں ویسا ہے یا " نہیں "اس کے جواب پر رضا صاحب کی مسکراہٹ رکی۔۔

یقین کر لو۔۔ وہ میری ہی بیٹی ہے۔۔ اس کے ہاتھ میں اسکی ماں کی نشانی تھی۔ " ۔۔ ۔میں اسے لاکھوں میں پہچان سکتا ہوں" اپنے آنسو صاف کرتے کہا

" آپکو خوش ہونا چاہئے انکل۔۔ آپ کی تلاش ختم ہوئی اور آپکی بیٹی کوئی اور نہیں فلک مراد ہے۔۔ آپکا فخر " اس نے مسکرا کر کہا ۔

" اسی بات کا توڈر ہے روحان۔۔ ناجانے وہ مجھے بیٹی کہنے، خود پر فخر کرنے کا حق دے گی بھی یا نہیں؟ "

" وہ فلک مراد ہے ۔۔

اسے نفرت کرنا نہیں آتی۔۔ اسکا ظرف بہت بڑا ہے۔۔ وہ تکلیف سہہ لیتی ہے اور پھر مسکرا کر معاف بھی کر دیتی ہے ۔۔

اور میں جانتا ہوں۔۔ وہ آپکو بھی معاف کر دیگی۔۔" پر یقین انداز میں کہا۔۔ جس پر رضا صاحب مسکرائے۔۔ پر امید مسکراہٹ ۔۔

" سچ کہہ رہے ہو ؟ "

" بلکل سچ۔۔ آپ بس اسکے واپس آنے کا انتظار کریں۔۔ ہم دونوں مل کر اسے منائینگے " اور اس بار رضا صاحب کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔

" تم اسے میرے لئے مناؤ گے یا اپنے لئے ؟" اس سوال پر روحان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئ ۔۔

" آپ کے لئے مان گئ تو آپ میرے لئے منا لیجئے گا اور اگر میرے لئے مان گئ ۔۔ تو میں آپکے لئے منا لونگا ۔۔ کیا کہتے ہیں ؟ "

اسکی بات پر وہ ہلکا سا ہنسے ۔۔

" میں تمہارا یہ احسان پوری زندگی نہیں بھولونگا روحان "

" انسان کسی انسان پر احسان نہیں کر سکتا سر ۔۔ ہم تو بس ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتے ہیں ۔ "

" تم واپس کب آرہے ہو ؟ "

" جب آپکی بیٹی آئے گی " چہک کر جواب دیا ۔۔

" وہ تمہارے ساتھ ہے ؟" وہ حیران ہوئے ۔۔ فلک تو کسی بزنس میٹنگ پر گئ تھی ۔۔ ارسلان نے بتایا تھا انہیں ۔۔

"فلحال تو صرف وہ میرے سامنے ہیں۔۔ لیکن جلد وہ میرے ساتھ ہو نگی"

۔۔ خود اعتمادی سے کہتے اس نے کال کٹ کی۔۔ ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ تھی

۔۔ کیا تم میرا ساتھ اپناؤ گی ؟" ایک سوال ہوا۔۔ روحان کی جانب سے "

جبکہ رضا صاحب نے ایک بار پھر لیپ ٹاپ میں روشن اس مسکراتے چہرے کو دیکھا۔۔

کیا تم مجھے معاف کر دو گی ؟" ایک سوال ہوا۔۔ رضا صاحب کی جانب سے "

۔۔

۔۔ اور ان دونوں ہی سوالوں کے جواب دونوں ہی کے پاس نہیں تھے

؟ اور جو ان کے جواب دے سکتی ہے۔۔ کیا اس کے پاس واقعی جواب ہیں

۔۔ وہ ٹیرس پر کھڑی آسمان پر نظریں ٹکائے کسی گہری سوچ میں گم ہے

آج صبح ہونے والی روحان سے ملاقات بار بار اسکی نظروں کے سامنے روشن ہو رہی تھی۔۔

۔۔ کانوں میں بار بار روحان کے الفاظ گونج رہے تھے

" ؟ کیا تم میری محبت قبول کرو گی"

" ؟ کیا تم۔۔ فلک مراد، روحان ملک سے شادی کرو گی "

بے یقینی۔۔۔ اگر بیان کیا جائے کے اس وقت فلک مراد کیا محسوس کر رہی ہے تو وہ بس ایک ہی لفظ میں بیان ہو سکتا ہے۔۔

۔۔ بے یقینی

یہ بے یقینی بھی کتنا عجیب احساس ہے نا۔۔ جس کا شاید کوئی ایک ٹھکانہ کوئی مقصد ہی نہیں۔۔

اگر کوئی چیز۔۔ جس کی انسان شدت سے خواہش کرتا ہے، وہ اچانک چھین لی جائے، اچانک دور ہو جائے یا اچانک آپکی ہی نہ رہے۔ تو یہ بے یقینی انسان کو

جانے کتنے ہی وقت اپنے گھیرے میں لئے رکھتی ہے اور جب تک انسان بے یقینی سے یقین تک کا سفر کرتا ہے جانے کتنا ہی وقت گزر چکا ہوتا ہے۔۔

اور اسی طرح۔۔ شدت سے خواہش کی گئی کوئی چیز اچانک ہی آپکے سامنے آجائے، آپکو مل جائے تو ایک بار پھر یہ بے یقین ایسی حاوی ہوتی ہے کہ انسان سن سارہ جاتا ہے اور ایک سن انسان جانے کتنے ہی احساسات کو محسوس کرنے سے قاصر رہتا ہے ۔۔

فلک مراد بھی اس وقت بے یقینی کے دوسرے مرحلے پر تھی۔۔ پہلا مرحلہ تو آج سے پانچ سال پہلے اس نے تہہ کر لیا تھا ۔۔

" کتنے عجیب ہو تم روحان ملک۔۔ " وہ اندھیرے آسمان کو دیکھتے روحان سے مخاطب ہوئی جو وہاں موجود ہی نہیں تھا۔۔

" پانچ سال پہلے جب تم چلے گئے تھے تو مجھے ایسی بے یقینی دے گئے کہ دل مردہ ہو گیا تھا۔۔ تم اپنے ساتھ میرے سارے جزبات بھی لے گئے تھے۔۔ اور آج آج جب تم واپس آئے ہو تو ایک بار پھر مجھے بے یقینی کے ایسے گھرے ۔۔

سمندر میں پھینک دیا ہے جہاں میرے دل کے جزبات کا سارا خزانہ مجھے دوبارہ مل گیا ہے۔۔ اب یہ دل سمجھ ہی نہیں پارہا کہ کونسے جزبے کو پہلے سراہوں۔۔ " وہ کہہ کر مسکرائی۔۔ آنکھوں میں نمی لئے۔۔

" یہ جزبات بھی سمندر کی لہروں کی طرح ہوتے ہیں۔۔ تھم جائیں تو سب ٹھہر سا جاتا ہے ۔۔

شدت پکڑ لیں تو طوفان میں بدل جاتے ہیں۔" اس بار وہ خود سے مخاطب ہوئی ۔

" لیکن جانتے ہو سب سے زیادہ خطرناک کیا ہوتا ہے؟" ایک سوال۔۔ جس کے جواب میں گہری خاموشی تھی۔۔

" خطرناک ہوتا ہے ایک ٹھہرے اور خاموش دل میں اچانک جزبات کی لہروں کا چلنا اور پھر شدت پکڑ لینا۔۔

ایسے دل انسان کو یا ہمیشہ کے لئے آباد کر دیتے ہیں یا پھر ایسا برباد کرتے ہیں کہ انسان کا دل پھر دوبارہ ٹھہرتا نہیں۔۔ بند ہو جاتا ہے" آنسو کا ایک قطرہ چہرے کو نم کرنے لگا۔۔

تمہارے جانے کے بعد یہ دل ٹھہر گیا تھا روحان۔۔ لیکن واپس آکر تم نے یہ لہریں جو پیدا کی ہیں۔۔ یہ خطرناک ہیں۔۔

کیونکہ اس بار اگر کچھ ہوا تو دل بند ہو جائے گا۔ مت کرو۔۔ مت کرو روحان ملک۔۔ میں یہ افورڈ نہیں کر سکتی "

اپنے آنسو صاف کرتی وہ ایک گہری سانس لئے اندر کی جانب پلٹی۔۔

اس نے سونا تھا۔۔ آج اسکا سونا لازمی تھا۔ ورنہ پوری رات یہ سوچیں اسے پریشان کرتی رہینگی۔۔

وہ کمرے میں آتے نیند کی گولیاں لے کر لیٹ گئ۔۔

☆☆☆☆☆

وہ دونوں اس وقت ٹی وی لاؤنج میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔

۔۔ ملازم کچھ دیر پہلے ہی چائے رکھ کر گیا تھا

۔۔ اب کیسی طبیعت ہے؟" سوال ہوا "

کیسی ہو سکتی ہے؟" سوال کے جواب میں سوال ہوا۔۔ "

میں سمجھا نہیں"وہ انجان بنا جبکہ رضا صاحب مسکرائے۔۔طنزیہ مسکراہٹ "

۔۔

سمجھ نہیں رہے یا ماننا نہیں چاہتے؟" سوال ہوا۔۔ جس پر ایک بار پھر "
خاموشی چھا گئی۔۔

وہ تمہارے سب سے قریب ہے۔۔ہے نا؟" ایک اور سوال ہوا۔۔ جس پر "
ارسلان مسکرایا۔۔

"انکے سب سے قریب تو شاید اج تک وہ خود بھی نہیں ہو سکیں۔۔ کوئی اور کیا ہو گا؟" صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے کہا۔

"انسان ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ وہ خود سے زیادہ دوسروں کی قریب رہنا پسند کرتا ہے"

"ہوتے ہونگے ہم جیسے لوگ ایسے۔۔ لیکن وہ ایسی نہیں ہیں۔۔ نا وہ خود سے قریب ہوتی ہیں اور نا ہی کسی اور کے۔۔

انکی دنیا میں بس وہ ہیں، انکا بزنس ہے" وہ رکا۔ رضا صاحب کی جانب دیکھا۔۔

"اور انکا ماضی۔۔ یہ شاید انکا ماضی ہی ہے جو انہیں خود سے قریب نہیں ہونے دیتا اور نا ہی کسی اور کے" اسکی بات ٹھیک تھی۔۔ رضا صاحب کی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی چھانے لگی جسے دیکھتے ارسلان نے نظروں کا رخ پھیر لیا۔۔

"کیا وہ۔۔ کیا وہ مجھے معاف کر دیگی؟" کچھ دیر کی خاموشی کی بعد ایک اور سوال ہوا۔۔ ایسا سوال جس پر ارسلان بھی فوراً کچھ کہہ نہیں سکا۔۔

"انکی زندگی میں ایک وقت آیا تھا جب انکی ماں کے ماضی کو بنیاد بنا کر کسی نے انکی عزت، انکا وقار اور انکی ذات کا سب کے سامنے تماشہ بنا دیا تھا۔۔" اس نے کہا۔۔اور رضا صاحب کے دل میں درد کی ایک لہر اٹھی۔۔ایسا درد جس کی شدت پچھلے ہر درد سے زیادہ تھی۔۔

"یہ وہ وقت تھا جب وہ بس ایک عام سی لڑکی تھی۔۔ایسی لڑکی جسے دنیا کا کچھ معلوم نہیں تھا لیکن اس ایک تذلیل نے انہیں بدل دیا۔۔اور فلک مراد نے زمین سے فلک تک کے سفر کا آغاز کیا۔۔ بلکل تنہا، بہت مضبوطی سے" وہ مسکرایا۔۔

"دنیا میں انسان کے ساتھ دو طرح کے حادثے ہوتے ہیں ۔۔

ایک میں وہ آسمان پر رہنے والا انسان، اچانک منہ کے بل زمین پر آ گرتا ہے۔۔ پھر سب کھو دیتا ہے ۔۔

اور دوسرے حادثے میں زمین پر بار بار گرنے والا، گرے رہنے والا انسان، آسمان چھونے کے قابل ہو جاتا ہے۔۔وہ سب کھو کر خود کو پالیتا ہے۔۔" وہ رکا مسکرایا۔۔ ۔۔

اور اسی طرح ایک دن وہ فلک تک پہنچ گئیں۔۔اور جانتے ہیں انہوں نے پھر " اس شخص کے ساتھ کیا کیا؟" اچانک سوال ہوا۔ایسا سوال جو رضا صاحب کا دل روک گیا تھا۔۔اچانک ہی دل ایک ڈر کی لپیٹ میں آنے لگا اور یہ ڈر ارسلان کی نظروں سے چھپ نہیں سکا۔۔وہ مسکرایا ۔۔

انہوں نے اسے برباد کر دیا" اور جواب رضا صاحب کے چہرے سے رنگ اڑا " گیا تھا ۔۔

دوبارہ آباد کرنے کے لئے۔۔" اور اب چہرے پر ناسمجھی کے تاثر آئے " ۔۔

انہوں نے اسے معاف کر دیا اور نا صرف معاف کیا بلکہ اسے پہلے سے زیادہ " اچھی زندگی لوٹائی" وہ آگے جھکا۔۔نظریں رضا صاحب کے چہرے پر جمائے۔

۔

"جانتے ہیں انکی خاصیت کیا ہے؟" مسکراتے ہوئے سوال کیا۔۔

"وہ معاف کر دیتی ہیں۔۔بس مانتی نہیں ہیں"

اسی کے ساتھ وہ کھڑا ہوا۔۔

"فکر معافی کی نہیں، منانے کی کریں رضا صاحب۔۔کیونکہ فلک مراد کو منانا بہت مشکل ہے"

اور اسی کے ساتھ اسکے قدم باہر کی جانب بڑھے۔۔ جبکہ رضا صاحب ابھی کھڑے ہی ہونے لگے تھے کہ اچانک انہیں کھانسی شروع ہوئی۔۔ جو کہ فوراً ہی شدت پکڑ گئی۔۔

اتنی کہ ارسلان کو فوراً پلٹ کر واپس آنا پڑا۔۔

یہ اچانک انہیں کیا ہو گیا تھا؟

☆☆☆☆☆

وہ صبح سے انکا نمبر ڈائل کر رہا تھا پر دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔۔

کل رات ان سے بات کر لینے کے بعد اسے اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بہت پریشان ہونگے۔۔ اگر وہ اسلام آباد میں ہوتا تو فوراً انکے پاس چلا جاتا لیکن اس وقت یہ ممکن نہیں تھا۔۔ لیکن وہ کال کیوں نہیں اٹھا رہے ۔۔

اس نے ایک بار پھر کال ملائی ۔۔

جبکہ دوسری جانب ارسلان ڈاکٹر کے آفس سے باہر نکلا۔۔

چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی تھی۔۔ آنکھوں میں عجیب سی بے یقینی اور پریشانی واضح تھی۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھائے دائیں جانب مڑا ۔۔

" یہ سب کیا ہو گیا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" نفی میں چہرہ ہلاتے وہ بڑبڑایا ۔۔

آئی کانٹ بیلیو دِس۔۔ یہ۔۔ یہ کیسا امتحان ہے میرے مالک؟" اسے اپنے "
۔۔ قدم بہت بھاری محسوس ہو رہے تھے

دماغ بلکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔۔

ڈاکٹر کے کہے الفاظ بار بار اسکے کانوں میں گونج رہے تھے اور وہ باقی سب بھول چکا تھا۔۔

مسٹر ارسلان۔۔ مسٹر ارسلان" ایک آواز پر وہ رکا۔۔ خالی خالی نظروں سے "
سامنے اپنی جانب آتی ایک نرس کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک موبائل تھا۔۔

یہ آپکے پیشنٹ کے موبائل پر کافی دیر سے کال آ رہی ہے۔۔" ایک موبائل "
۔۔ اسکی جانب بڑھایا

خاموشی سے موبائل لیتے اس نے موبائل سکرین پر دیکھا۔۔ جہاں ایک بار پھر کسی کی کال آ رہی تھی۔۔

اور پھر۔۔ اگلے ہی لمحے اسکی آنکھیں پھیلیں۔۔

۔۔ یہ۔۔" حیرانگی جیسے اسکی زبان پر تالے لگا گئ تھی "

۔۔ اور اسی حیرانگی میں اس نے کال ریسیو کر کے کان سے موبائل لگایا

ہیلو۔۔ انکل کہاں تھے آپ ؟ کب سے کالز کر رہا ہوں میں ؟" ایک فکر مند "
۔۔ آواز اسکے کانوں میں ٹکرائ

یہ آواز۔۔ اسے تو وہ لاکھوں آوازوں میں پہچان سکتا تھا۔۔ یہ اسکے ماضی کا اہم
۔۔ حصہ رہ چکی تھی

لیکن حیرانگی اسے اس آواز سے نہیں۔۔ اس آواز کو رضا صاحب کے موبائل
۔۔ میں سن کر ہو رہی تھی

" روحان ملک "

۔۔ دوسری جانب سے آئ آواز پر روحان رک گیا

یہ انداز، یہ آواز۔۔ اسے پہچاننے میں اسے ایک پل ہی لگا تھا۔۔

لیکن یہ آواز اسے رضا صاحب کے موبائل میں کیوں سنائی دے رہی ہے؟ وہ حیران ہوا۔۔

"۔۔ ارسلان۔۔ تم؟" اور ارسلان نے اپنی آنکھیں بند کر دیں "

۔۔ وقت اور وقت کے کھیل

☆☆☆☆

مسلسل بجنے والی ڈور بیل پر اس نے اپنی بھاری آنکھیں کھولنے کی کوشش کیں۔۔

یہ نیند کی گولیوں کا ہی اثر تھا کہ وہ پورا دن سوئی رہی اور اب بھی اس بیل نے اسکے حساسیات جگائے تھے۔۔

کون آگیا یہاں" نیند میں کہتی وہ اٹھی۔۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتے اس نے "
۔۔ اپنی آنکھیں مکمل طور پر کھولنے کی کوشش کی

بیل دوبارہ سے بجنے لگی تھی۔۔ اب وہ اپنا دوپٹہ کاندھے پر ڈالے باہر کی جانب بڑھی۔۔ آنکھیں نیند سے اب تک لال تھیں۔۔

دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑے روحان پر پڑی۔۔ جو چہرے پر سنجیدگی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

۔۔ اسکی نیند بھری آنکھیں دیکھ کر روحان ایک پل کے لئے رک سا گیا

کیسی کشش تھی ان آنکھوں میں۔ کوئ اور وقت ہوتا تو شاید وہ ایسے ہی کھڑا ان آنکھوں کو دیکھتے رہنے کو ترجیح دیتا۔۔

۔۔ لیکن یہ وقت

۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہوں ؟" فلک کے سوال پر وہ جیسے ہوش میں آیا "

ہمیں فوراً کراچی جانا ہے" بے حد سنجیدگی سے کہی روحان کی بات پر فلک "
مرادرک سی گئ۔۔

یہ انداز۔۔ضرور کچھ گڑبڑ ہے۔۔

اور اسی گڑبڑ کا احساس کرتے وہ اندر کی جانب پلٹی۔۔

انہیں کراچی جانا تھا۔۔کیوں ؟

وہ جانتی تھی یہ روحان ابھی اسے نہیں بتائے گا۔۔وہ پوچھنا بھی نہیں چاہتی تھی
۔۔

پر دل۔۔دل کسی انہونی کے احساس سے دوچار ہو رہا تھا۔۔

کچھ برا ہونے والا ہے۔۔یا کچھ برا ہو چکا ہے۔۔

پر کیا ؟

☆☆☆

کھیل۔۔ ہم جو کبھی کبھی زندگی کو ایک کھیل سمجھ کر کھیلتے ہیں۔۔ بہت نادان ہوتے ہیں۔۔

۔۔ زندگی کوئی کھیل نہیں ہے۔۔ زندگی تو ایک احساس ہے

احساس جینے کا، احساس بہت سے احساسات کا۔۔

۔۔ اور اگر یہ احساسات انسان کے اندر سے نکال دیئے جائے

تو بن جاتی ہے زندگی ایک کھیل۔۔ ایک ایسا کھیل جس میں مات صرف اور

۔۔ صرف انسان کی ہوتی ہے

۔۔ زندگی کا کیا ہے؟ وہ تو پھر جی اٹھے گی۔۔ کسی اور وجود کی صورت میں

لیکن انسان۔۔ وہ مر کر دوبارہ نہیں جیتا۔۔ وہ ایک ہی بار جیتا ہے۔۔ اسے ایک

۔۔ ہی بار جی لینا چاہیئے

کچھ ایساہی ہوا تھارضاصاحب کے ساتھ۔۔وہ جو ماضی میں اپنے اندر کے احساسات کومار کرایک زندگی کوبرباد کر گئے تھے۔۔

آج زندگی نے احساسات کاایسا کھیل کھیلا تھا کہ وہ توجاگ گئے۔۔لیکن زندگی، زندگی نیند کی ڈولی پر تھی۔۔

ہسپتال کے اس کمرے کے سامنے کھڑی فلک مراد۔۔دروازے پر لگے شیشے سے اندر بیڈ پر لیٹی ایس ہی زندگی کودیکھ رہی تھی۔۔

ہاری ہوئی زندگی۔۔بے حسی سی زندگی۔۔

اور یہ احساسات بھی بہت ظالم ہوتے ہیں۔۔

یازندگی بنادیتے ہیں۔

یازندگی مٹادیتے ہیں۔۔

اور اسی بنانے اور مٹانے کے بیچ تھے آج۔۔رضاصاحب۔۔فلک مراد کے باپ

۔۔

" انہیں پلڈ کینسر ہے۔۔ آخری سٹیج "

ڈاکٹر کے الفاظ کسی صور کی طرح اسکے کانوں سے ٹکرا کر انہیں تکلیف دے رہے تھے ۔۔۔

۔۔ درد۔۔ تکلیف۔۔۔ تڑپ

یہ الفاظ کیا ہیں۔۔ یہ احساسات کیا ہے ؟ صحیح معنوں میں اسے آج معلوم ہوا تھا ۔۔

۔۔ کہتے ہیں روح جسم نکلتی ہے تو انسان تڑپا دینے والی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے

۔۔ لیکن کبھی کبھی

۔۔ تڑپ محسوس کرنے کے لئے جسم سے روح کا نکلنا ضروری نہیں ہوتا

کچھ درد ایسے ہوتے ہیں جو انسان کی روح کو بھی تڑپا دیتے ہیں۔۔

" ہم نہیں جانتے انکے پاس کتنا وقت ہے۔۔ آپ دعا کریں "

آنکھوں کے سامنے کا منظر دھندلانے لگا۔۔ چہرہ اب تیزی سے آنسوؤں سے بھیگنے لگا۔۔ پیچھے کھڑا ارسلان فوراً ہی پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

فلک مراد کے اندر کی یہ توڑ پھوڑ۔۔ یہ اسے تڑپا رہی تھی۔۔۔

"وہ ٹھیک ہو جائینگے" روحان کی آواز اسے اپنے پاس سے سنائی دی۔۔

یہ وہی جانتا تھا کہ فلک کا یہ حال وہ کس دل کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جانے کے بعد فلک کو انکل کی بیماری کا معلوم ہو لیکن قسمت شاید کچھ اور ہی پلین کر کے بیٹھی تھی۔۔

"ٹھیک ہو جانا کیا ہوتا ہے؟" وہ کہہ کر پلٹی۔۔ اپنی بھیگی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کیا جسم کا صحت یاب ہو جانا ٹھیک ہو جانا ہوتا ہے؟

اگر جسم صحت یاب ہو اور دل زخمی زخمی۔۔ تو کیا اسے سب ٹھیک ہو جانا کہتے ہیں ؟" تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس نے بے دردی سے اپنے آنسو چہرے سے صاف کئے ۔۔

نہیں۔۔ سب ایسے ہی ٹھیک نہیں ہوتا روحان ملک " ۔۔

سب ٹھیک ہو جانے کے لئے جسم نہیں۔۔ دل کا ٹھیک ہو جانا ضروری ہوتا ہے، سکون ہو جانا ضروری ہوتا ہے۔۔

جسم کا کیا ہے۔۔ اس کے مرض تو تین وقت کی دواؤں سے ختم ہو جاتے ہیں ۔۔ لیکن دل۔۔ دل کے مرض تین وقت کی دوا سے ٹھیک نہیں ہوتے۔۔ دل کے مرض دل سے ہی ٹھیک ہوتے ہیں۔۔"

اور وہ دل تمہارا ہے۔۔" روحان ملک کے جواب پر اسکے چہرے پر نا سمجھی " کے تاثر آئے ۔۔

"انکے جسم کا مرض لاعلاج ہے فلک۔۔ لیکن انکے دل کا مرض نہیں۔۔اس دل کا مرض تمہارا دل ٹھیک کر سکتا ہے ۔۔

تم جانتی ہوں انکی اصل تکلیف۔۔ کیا تم اس مرض سے آزادی نہیں دینا چاہتی؟ کیا تم چاہتی ہو کہ وہ دو مرض لے کر یہاں سے جائیں؟ اور اگر ایسا ہوا۔۔ تو کیا تم خود کو معاف کر سکو گی ؟ "

اور روحان کی جانب سے کئے گئے سوال پر اس نے ایک بار پھر پلٹ کر اس شخص کو دیکھا۔۔ جو نیند کی وادیوں میں گم تھا ۔۔

" کیا میں یہ کر سکتی ہوں؟ کیا تم اے دل۔۔ کیا تم یہ کر سکتے ہو ؟ "

اس نے پوچھا۔۔ اپنے دل سے ۔۔

اور جواب، جواب فوراً ہی آیا تھا۔۔ وہ مسکرائی ۔۔

☆☆☆☆

وہ ٹھیک ہوکر اپنے گھر واپس آ چکے تھے۔۔ ٹھیک نہیں۔۔ بس اپنے گھر آ چکے تھے۔۔۔ ڈاکٹرز کے مطابق انہیں ہاسپٹل میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ۔۔۔

روحان اور ارسلان اس پورے عرصے انکے ساتھ تھے۔۔ پر کوئی نہیں تھا۔۔ تو وہ شخصیت جسے دیکھنے کے لئے وہ کئی دنوں سے تڑپ رہے تھے ۔۔

کیا وہ انکی بیماری کا جان کر بھی نہیں آئے گی ؟

کیا وہ کبھی انہیں معاف نہیں کرے گی ؟

کیا وہ کبھی نہیں مانے گی؟ انکے مرنے کے بعد بھی نہیں؟

جانے کتنے ہی سوالات انکے اندر گردش کر رہے تھے لیکن جواب دینی والی کہیں نہیں تھی ۔۔

اس وقت بھی روحان انکے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا جب اسکا موبائل بجا

۔۔

میں ایک سیکنڈ میں آیا" موبائل دیکھتے وہ اٹھا اور باہر کی جانب چلا گیا۔۔ جبکہ "
۔۔ رضا صاحب ایک بار پھر اپنی سوچوں میں گم ہو چکے تھے

کیسے ہیں آپ ؟" ایک نسوانی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی۔۔ وہ فوراً ہی ہوش "
۔۔ کی دنیا میں واپس آئے

نظر سامنے گئی۔۔ جہاں وہ کھڑی تھی۔ فلک مراد۔۔ انکی بیٹی۔۔ مسکراتا چہرہ
۔۔ لئے۔۔ پھول انکی جانب بڑھائے۔ وہ سامنے کھڑی تھی

۔۔ وہ فوراً کھڑے ہوئے

فلک۔۔ یہ تم ہو ؟" بے یقینی سے پوچھا۔۔ جبکہ فلک کی مسکراہٹ گہری ہوئی "
۔۔

جی۔۔ غور سے دیکھیں میں ہی ہوں۔۔ فلک مراد" مسکرا کر پھول میز پر "
رکھتے کہا۔۔

"تم۔۔ مم۔۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔" وہ آگے بڑھے۔۔ بے چینی سے۔۔

"مجھے معاف کر دو فلک۔۔" فوراً ہی اپنے ہاتھ اسکے سامنے جوڑے جو اگلے ہی پل فلک نے تھام لئے۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ تڑپی تھی۔۔ انہیں اس طرح اپنے سامنے ہاتھ جوڑے دیکھ کر۔۔

"نہیں۔۔ مجھے کرنے دوں۔۔ اتنے سالوں سے یہ بوجھ لئے میں کس کس طرح زندہ رہا یہ صرف میں ہی جانتا ہوں۔۔

اور اب۔۔ اب تو اس زندگی کا بھی کچھ نہیں پتہ۔۔ کوئی بھی لمحہ میرا آخری لمحہ ہو سکتا ہے۔۔ مم۔۔۔ میں جانے سے پہلے تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں بیٹا"

اور لفظ 'بیٹا' فلک مراد کی سانسیں روک گیا تھا۔۔

" جانتا ہوں میں نے جو کچھ تمہاری ماں کے ساتھ کیا۔۔جو کچھ تمہیں میری وجہ سے فیس کرنا پڑا۔۔ان سب کے بعد میں قابل نہیں ہوں کہ تم مجھے معاف کر سکو لیکن انسان بہت خود غرض ہوتا ہے بیٹا۔۔اس وقت میں بھی خود غرض ہوں۔۔یہ ضمیر۔۔یہ مجھے چین نہیں لینے دیتا۔۔تم میری اولاد ہو۔۔میری بیٹی ۔۔ ہو یہ احساس مجھے سکون سے سونے نہیں دیتا

میں اس وقت زندگی کے اس موڑ پر کھڑا ہوں جہاں سامنے موت ہے۔۔وہ موت جس کے بعد میرے اعمال کا حساب میرے سامنے ہوگا۔۔میں ڈرتا ہوں بیٹا۔۔اس حساب سے ڈرتا ہوں۔۔تمہاری ماں کے ساتھ کی گئ زیادتیوں کا حساب، باپ کی محبت اور شفقت سے تمہاری محرومی کا حساب۔۔میرا ڈر صرف تم ختم کر سکتی ہو فلک۔۔میری اس تکلیف میں کمی صرف تم کر سکتی ہوں۔۔میں ہاتھ جوڑ کر تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔پلیز۔۔پلیز مجھے معاف کرو۔۔مجھے معاف کر دو فلک مراد "

وہ آنسوؤں سے بھیگے چہرے کے ساتھ اسکے سامنے ہات جوڑے کھڑے اس سے معافی مانگ رہے تھے --

جبکہ فلک مراد کی آنکھیں بھی اب نم ہوئیں --

یہ شخص--اس شخص نے اسکی ماں کی زندگی برباد کر دی تھی---اس نے اسکی زندگی برباد کر دی --

لیکن آج وہ خود زندگی سے ہارا اسکے سامنے کھڑا اس سے معافی مانگ رہا تھا --

یہ شخص جو اسکا باپ تھا --

جو اسکا باپ ہے --

اور فلک مراد--وہ اپنے باپ کو کیسے ہارا ہوا دیکھ سکتی تھی؟ کیا یہ ممکن ہے؟

نہیں --

میں نے آپکو معاف کیا" انکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے فلک نے کہا--اور وہ " چونکے --

۔۔ حیران اور بے یقین نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔ جبکہ وہ مسکرائی

" اپنی ماں کے ساتھ کئے گئے ظلم کے لئے۔۔ اپنی ہر محرومی کے لئے۔۔ اپنی ہر وہ تکلیف جو آپکے حوالے سے ملی اس کے لئے۔۔ اور ہر اس تکلیف سے ملی مضبوطی کے لئے۔۔ ہر ناکامی سے ملی کامیابی کے لئے۔۔ ہر تذلیل سے ملی عزت کے لئے۔۔ زمین سے فلک کے اس سفر کے لئے۔۔ آپکے سکون کے لئے۔۔ اپنی ذات کے لئے۔۔ میں نے۔۔ فلک مراد نے۔۔ آپکو معاف کیا۔۔" وہ رکی ۔۔ آنکھیں بند کیں۔۔ ایک گہری سانس لی۔۔ جیسے خود کو تیار کیا ہو کسی بات کے لئے۔۔ اور پھر۔۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ مسکرائی۔۔

" بابا "

اور فلک کے ہونٹوں سے نکلا یہ ایک لفظ۔۔ رضا صاحب کے دل کے ہر زخم کا

۔۔۔ مرہم بن گیا تھا

دل صحت یاب ہو گیا تھا۔۔

سارا کھیل ہی لفظوں کا ہے۔۔ دل لفظوں سے زخمی ہوتا ہے۔۔ دل پر لفظ ہی مرحم بنتے ہیں ۔۔

پر جسم۔۔ جسم کو شاید اس سے انکار تھا ۔۔

زندگی بہت بے رحم ہوتی ہے۔۔ انسان جب جینا نہیں چاہتا تو اسکا ساتھ چھوڑتی ہی نہیں ہے ۔۔

اور وہی انسان جب جینے کی وجہ ڈھونڈلیتا ہے، جب جینا چاہتا ہے۔۔ تو زندگی اگلے ہی لمحے اسکا ساتھ چھوڑ دیتی ہے ۔۔

کچھ ایسا ہی ہوا تھا رضا صاحب کے ساتھ ۔۔

اپنی بیٹی کی صورت جو زندگی انہیں ملی۔۔ وہ اتنی مختصر تھی کہ اگلے ہی لمحے چھن گئی ۔۔

بابا۔۔ بابا۔۔ روحان۔۔۔" اور لاؤنج سے آتی فلک مراد کی بلند آواز پر " روحان ملک تیزی سے اس جانب بھاگا ۔۔

۔۔ لیکن کیا حاصل ہوتا ہے بھاگنے سے

۔۔ ہوتا تو وہی ہے جو ہونا ہوتا ہے

۔۔ انہوں نے جانا تھا۔۔ اور وہ چلے گئے

۔۔ فلک مراد کی معافی اپنے نام کروا کر

☆☆☆☆

: ایک ماہ بعد

وہ دونوں اس وقت ایک ریسٹورانٹ میں بیٹھے کھانا کھا کر اب چائے پی رہے تھے

۔۔

جب سے وہ یہاں آئے تھے دونوں کے درمیان ایک عجیب سی خاموشی تھی۔۔

۔۔ ارسلان بہت کنفیوز نظر آرہا تھا جبکہ مریم۔۔وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی

پچھلے ایک ماہ سے ارسلان اپنی نئی کمپنی کو سیٹ کرنے میں مصروف رہا تھا لیکن اس عرصے میں وہ اسے کبھی کبھی لنچ یا ڈنر پر لے ہی آتا تھا۔۔کیوں؟ وجہ ہمیشہ بے تکی ہی ہوتی تھی۔۔

پر آج وہ اسے کوئی خاص بات کرنے کے لئے لے کر آیا تھا۔۔لیکن اب انہیں

۔۔ یہاں دو گھنٹے ہونے والے تھے

۔۔ اور وہ تھا کہ کچھ کہہ ہی نہیں رہا

تم نے مجھ سے کیا خاص بات کرنی تھی ارسلان؟" آخر تنگ آکر اس نے پوچھ " ہی لیا۔۔

۔۔ ہاں؟" وہ چونکا "

ہاں وہ۔۔۔" بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔ایک بار پھر وہ کنفیوز نظر آنے لگا۔۔ "

وہ میں سوچ رہا تھا کہ۔۔" وہ الفاظ تلاش کر رہا تھا۔۔پر الفاظ تھے کہ مل ہی " نہیں رہے تھے۔۔جو کچھ سوچ کر آیا تھا اب جیسے سب بھول گیا تھا۔۔اتنا مشکل کیوں ہے یہ سب ؟ وہ سوچ کر الجھا۔۔

۔۔ کیا سوچ رہے تھے تم ؟" اسے دوبارہ خاموش دیکھ کر مریم نے پوچھا "

میں سوچ رہا تھا کہ۔۔اچھا نہیں لگتا اس طرح ہم دونوں کا بار بار لنچ اور ڈنرز پر " ۔۔ آنا" اسکی بات پر مریم نے حیران ہو کر اسے دیکھا

لیکن میں نے تو تمہیں کبھی نہیں کہا۔۔تم خود مجھے لے کر آتے ہو، وہ بھی " زبردستی۔۔" اس نے جیسے اسے یاد دلایا۔۔

ہاں تو میں سوچ رہا تھا کہ اچھا نہیں لگتا اس طرح میرا، تمہیں زبردستی ڈنرز اور " لنچ پر لانا" اس نے فوراً ہی بات پلٹی جبکہ مریم کو اب غصہ آنے لگا۔۔

تم کیا کہنا چاہتے ہو ارسلان ؟ کہ میں تمہارے ساتھ نا آیا کروں ؟" سنجیدگی " ۔۔ سے پوچھا۔۔جس پر وہ فوراً ہی گڑبڑایا

" نن۔ نہیں۔۔ میں نے یہ تو نہیں کہا چڑیل "

تو تم کیا کہنا چاہ رہے ہو جِن" دونوں اپنی پرانی نوک جھوک میں واپس آ رہے تھے۔۔ "

دیکھو۔۔" ارسلان نے ایک گہری سانس لی۔۔ "

میں سوچ رہا تھا کہ کچھ ایسا کیا جائے کہ مجھے تمہیں زبردستی نالانا پڑے بلکہ تم خوشی خوشی میرے ساتھ آؤ "

۔۔ اس نے جتنی سنجیدگی سے یہ بات کہی۔۔ مریم اتنا ہی اونچا ہنسی

اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟" وہ جیسے برا مانتے کہنے لگا۔۔ "

بات تو ہے۔۔ مطلب تم یہ چاہتے ہوں کہ میں" اس نے اپنے سینے پر انگلی رکھی۔۔ "

۔۔ تمہارے ساتھ۔۔" اب انگلی کا اشارہ اسکی جانب تھا "

خوشی خوشی لنچ اور ڈنرز پر آؤں؟ سیریسلی؟ یہ کیسی لوجک ہے؟" اسے "
۔ ارسلان آج کچھ پاگل سا لگا۔۔ عجیب باتیں کر رہا تھا

لوجک نہیں حقیقت ہے۔۔ دنیا کی ہر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ خوشی خوشی "
" لنچ اور ڈنرز پر جاتی ہے

۔۔ اور ارسلان کی بات پر مریم کی مسکراہٹ فوراً ہی غائب ہوئی

۔۔ یہ کیسا مزاق ہے؟" سنجیدگی سے کہا۔۔ جبکہ اب ارسلان مسکرایا "

مزاق نہیں بہت سنجیدہ بات ہے یہ۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اگلی بار میرے "
" ۔ ساتھ میری بیوی کی حیثیت سے ڈنر پر آؤ

اب اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر اسکے سامنے رکھی۔۔
۔ جسے دیکھتے مریم کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں

تو مائی ڈیئر چڑیل۔۔ کیا آپ اس ہینڈسم جِن کی بیوی بنیں گیں؟" بس "
ایک لمحے کی حیرانی تھی اور مریم کے ہونٹ مسکرائے۔

"ایک شرط پر" اس نے کہا۔۔ "

" کیا ؟ "

" اگلی بار ڈنر میری پسند کی جگہ پر ہو گا ؟ "

"ڈن" وہ فوراً ہی مان گیا۔۔"

" او کے تو پھر۔۔ بن جاؤ نگی تمہاری بیوی۔۔ ویسے بھی میرے علاوہ تمہیں کوئی ملنے والی بھی نہیں" ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے اس نے کہا۔۔ جبکہ ارسلان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ اب وہ انگوٹھی اس کے تیسری انگلی میں پہنانے لگا۔۔

" تمہارے علاوہ کوئی اور لڑکی چڑیل ہے بھی نہیں "

" اور کوئی جِن بھی نہیں "

" ہینڈ سم جِن "

" خوبصورت چڑیل "

خوبصورت ؟ اور تم۔۔۔ لگتا ہے کافی دنوں سے آئینہ نہیں دیکھا تم نے" وہ "
اپنی پرانے جون میں واپس آیا۔۔

ہینڈسم اور تم۔۔۔ لگتا ہے کافی عرصے سے منہ نہیں دھویا تم نے" اور وہ بھی "
۔۔ واپس آ گئ تھی

☆☆☆☆

وہ اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کو پڑھتے اس پر سائن کر رہی تھی جب درواز
ہ ناک ہوا۔۔

۔۔ کم ان" اوپر دیکھے بنا کہا "

۔۔ دروازہ کھلتا ہے اور پرفیوم کی سافٹ سمیل سے پورا آفس مہکتا ہے

یہ جاننے کے لئے کہ آنے والا کون ہے؟اسے اوپر دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔اسے اس خوشبوں کی اب عادت ہو گئ تھی۔۔

وہ خاموشی سے آکر اب اسکے سامنے چیئر پر بیٹھ چکا تھا جبکہ فلک اسی طرح فائل میں مصروف رہی ۔۔

کچھ دیر بعد فائل مکمل دیکھ لینے اور سائن کر لینے کے بعد اس نے ایک جانب رکھی اور نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔جو اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔بہت غور سے۔۔ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ۔۔

یس۔۔کیسے آنا ہوا آپکا مسٹر روحان؟" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اس " نے پرافیشنل انداز میں کہا ۔۔

بس۔۔آپکی یاد ستائ تو سوچا دیدار کو آجایا جائے" ایک شرارتی چمک اسکی " آنکھوں میں روشن ہوئ جو فلک کو غصہ دلانے کے لئے کافی تھی۔۔یہ شخص روز اسے ایسے ہی غصہ دلایا کرتا تھا اب ۔۔

انف مسٹر روحان۔۔یہ ٹین ایجر جیسی حرکتیں کرنا بند کر دیں آپ۔" سخت " لہجے میں کہا۔۔جسکا کم از کم روحان پر تو کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔۔

کر دیتا ہوں اگر آپ مان جائیں تو" ایک بار پھر معنی خیز انداز سے کہا گیا "

۔۔

تم جانتے ہو روحان ملک۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتی کھڑی ہوئی اور مرر وال " کے پاس جا کر رکی۔۔اب اسکی نظر آسمان اور روحان ملک کی اسکی پشت پر تھی

۔۔

تمہاری یہ ساری باتیں، یہ انداز، یہ الفاظ کچھ بھی میرے دل کو راضی نہیں کر " رہا ۔۔

کچھ چوٹیں بہت گہری ہوتی ہیں۔۔اتنی کہ وہ بھر جاتی ہیں، شاید تکلیف بھی ختم ہو جاتی ہے اور چوٹ دینے والے کو ہم معاف بھی کر دیتے ہیں۔لیکن نشان۔۔ دل پر نشان رہ جاتا ہے۔۔ایسا نشان جو کبھی ہمیں بھولنے نہیں دیتا کہ کیا محسوس ہوا تھا جب کسی بہت اپنے نے یہ چوٹ لگائی تھی ۔۔ "

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی کہہ رہی تھی۔۔ جبکہ روحان ملک اب کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا اسکے پاس آکر رکا۔۔

سچ کہوں تو میں جانتی ہوں تم غلط نہیں ہوں۔۔ نا تم اس وقت غلط تھے نا آج ہو " ۔۔

لیکن میں کیا کروں ؟ چھوڑ جانے کا یہ زخم جو تم مجھے دے گئے تھے۔۔ اسکا نشان مجھے بھولنے ہی نہیں دیتا کہ کیا گزری تھی مجھ پر۔۔

ایسی تکلیف تو تب بھی نہیں ہوئی تھی جب عمر نے سب کے سامنے مجھے دھتکارہ تھا ۔۔

یقین جانو ایسا درد نہیں اٹھا تھا۔۔ ایسا زخم نہیں لگا تھا۔۔

جانتے ہو کیوں ؟" اب کی بار اس نے روحان کی جانب دیکھا۔۔"

کیونکہ عمر سے محبت نہیں تھی مجھے۔۔ پر تم سے تھی" وہ رکی۔۔۔ اور اسکے " ساتھ روحان ملک کی سانس بھی رک گئ ۔۔

تھی؟ کیا اسے محبت تھی۔۔اب نہیں ہے؟ ایک ڈر نے روحان ملک کے دل میں گھیرا کیا۔۔

تم سے ہے۔۔" اور فلک مراد کا اگلا جملہ روحان کے لئے آکسیجن کا کام کر گیا "۔۔ تھا۔۔دل فوراً ہی بے اختیار ہوا

اس سے پہلے کہ فلک کچھ اور کہتی۔۔اس نے بے قراری سے آگے بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی قید میں لیا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟ کیا سمجھتی ہو تم کہ درد صرف تمہیں ہوتا ہے؟ کیا صرف " تمہارا دل ہی تڑپتا ہے؟" وہ شکایتی انداز میں گویا ہوا۔۔جبکہ فلک نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

نہیں فلک مراد۔۔درد مجھے بھی ہوتا ہے۔۔تکلیف میں نے بھی سہی ہے۔۔ " وہ وقت جب میں تمہیں سہیل کے ساتھ دیکھتا تھا۔۔میرا خون کھولتا تھا، دل چاہتا تھا اس شخص کو تم سے بہت دور کر دوں لیکن میں اس قابل نہیں تھا۔۔۔ ؟ تھا کون میں؟ تمہارا ملازم

وہ وقت جب تمہارا ماضی معلوم ہوا۔۔دل چاہتا تھا کہ عمر الیاس کی جان لے لوں ۔۔ جس نے میری محبت کو اتنی تکلیف دی

لیکن یہ تم نہیں چاہتی تھی۔۔تم معاف کر چکی تو میں نے تمہارے فیصلے کی عزت کی ۔۔

وہ وقت جب میں نے یہ ملک چھوڑ جانے، تمہیں چھوڑ جانے کا فیصلہ کیا۔۔جب میں یہاں سے گیا ۔۔

مجھ سے پوچھو۔۔پوچھو مجھ سے فلک مراد کہ کونساوہ اک لمحہ تھا جب تمہیں یاد نا کیاہو؟کونساوہ دن تھاجب تمہیں بھول گیاہو؟کونسی رات تھی وہ جب تمہارا خواب نہ آیاہو؟وہ کونسی صبح تھی جب تم سے ملنے کی تڑپ نا جاگی ہو ؟

مجھ سے پوچھو فلک میں نے کیسے گزارے اتنے سال۔۔تم سے دور رہ کر ۔۔

جانتاہوں۔۔اس وقت بھی جانتا تھا اور آج بھی جانتاہوں کہ تمہیں دکھ دیا ہے میں نے۔۔شاید عمر الیاس سے بڑا ۔۔

لیکن تمہاری عزت کرتا ہوں۔۔ تم سے ایسی محبت کی ہے فلک مراد کے تمہاری خاطر تم سے ہی دور چلا گیا ۔۔

اور تمہاری ہی خاطر واپس بھی آیا۔۔ میں تو گیا ہی واپس آنے کے لئے تھا۔۔ تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے بھول جاؤنگا؟" آنسو کا ایک قطرہ روحان ملک کی آنکھوں سے گِرا۔۔ اور فلک مراد چونک گئ ۔۔

وہ رو رہا ہے۔۔ وہ اسکے لئے رو رہا ہے ؟

کیا کوئ اس کے لئے بھی رو سکتا ہے ؟

یہ آنسو اس کے دل پر گرا تھا ۔۔

یہ دل بھی عجیب ہوتا ہے۔۔ نہیں مانتا تو کسی کی موت بھی نہیں مانتا ۔۔

اور ماننے پر آئے تو بس۔۔ آنسو کا ایک قطرہ ہی اسے پگھلا دیتا ہے ۔۔

اور فلک مراد کا دل بھی پگھل گیا تھا ۔۔

لوگ مرنے کی باتیں کرتے ہیں۔۔میں تمہاری محبت میں جیا ہوں فلک مراد "

۔۔

؟ تو بتاؤ مجھے، کیا آسان لگتا ہے تمہیں

؟ کسی کے لئے مر جانا

" ؟ یا کسی کے لئ جی لینا

۔۔ روحان کا سوال۔۔فلک مراد کو لاجواب کر گیا تھا

وہ اس شخص کی آنکھوں، اسکے ایک ایک لفظ، ایک ایک آنسو اور ایک ایک انداز میں اسکی سچائی دیکھ رہی تھی۔۔

بہت امید لے کر آیا تھا میں یہاں۔۔لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ رضا انکل "

؟ کی بیٹی تم ہو

تو دل میں ایک ناامیدی پھیل گئ تھی۔۔ ایک ڈر تھا کہ کہیں تم مجھے اسکی سزا نہ دو۔۔ ایک خوف تھا کہ جس منزل کے لئے اتنا سفر کیا ہے، وہ منزل مجھ سے ناراض ہی نا ہو جائے۔۔" وہ رکا۔۔ مسکرایا

لیکن پھر یاد آیا کہ یہ تو فلک ہے۔۔ جس کا دل بہت بڑا ہے۔۔ اتنا کہ وہ معافی مانگنے سے پہلے ہی معاف کر دیتی ہے

مجھے بھی معاف کر دو نا۔۔ پلیز۔۔۔" کسی بچے کی طرح اس نے کہا۔۔ چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت لئے، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ جواب کی منتظر نگاہوں سے۔۔ جبکہ اسکا یہ انداز فلک کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا۔۔ جسے وہ روک گئ۔۔

لیکن روحان کی نگاہوں سے کہاں بچ سکتا تھا۔۔ فلک کا کوئ بھی احساس۔۔

اس نے اب فلک کے ہاتھ چھوڑیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑے۔۔

پلیز۔۔۔ معاف کر دو مجھے۔۔ آئ ایم سوری" دونوں کان پکڑے اس نے کہا "

۔۔

۔۔ اور اس بار وہ مسکرائی۔۔ دل سے۔۔ محبت سے

۔۔ اور اسکی مسکراہٹ۔۔ روحان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ لے آئی

۔۔ پلیز۔۔۔" چہرہ قریب کرتے اس نے ایک بار پھر کہا۔۔ مسکراتے "

۔۔ جبکہ فلک کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔ اور وہ چہرہ موڑ گئی

پلیز۔۔۔ سوری۔۔" کان پکڑے وہ چہرہ ددوبارہ اسکے چہرے کے قریب " لے گیا۔۔ جبکہ فلک ایک بار پھر اسے اگنور کرتی چہرہ موڑ گئی۔۔

پلیز پلیز پلیز۔۔۔" کسی بچے کی طرح وہ کان پکڑے بار بار چہرہ اسکے سامنے " ۔۔ لاتا کہہ رہا تھا

اب کی بار وہ مسکراہٹ سجائے پلٹ کر آفس سے جانے لگی۔۔۔ جب روحان ۔۔ ملک نے فوراً آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اپنی جانب پلٹنے پر مجبور کیا

۔۔ ہاتھ چھوڑو میرا۔۔" مصنوعی سنجیدگی لئے اس نے کہا "

یہ تو میں نہیں کر سکتا۔۔ہاں۔۔ایک کام ضرور کر سکتا ہوں۔۔" کچھ "

۔۔ سوچتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ کی مدد سے اپنی جیب سے کچھ نکالا

۔۔ فلک نے دیکھا۔۔وہ ایک ڈائمنڈ رِنگ تھی

۔۔ دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔اتنی کہ اسے اپنے کانوں میں محسوس ہونے لگی

اس کے چہرے کے تاثرات کو غور سے دیکھتے روحان ملک نے اسکے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں وہ ڈائمنڈ رنگ پہنائی۔۔

۔۔ خوبصورت۔۔" اسکے ہاتھ میں اپنے نام کی انگوٹھی دیکھ کر بے اختیار کہا "

ہم اسی جمعہ کو نکاح کر رہے ہیں" اور بے اختیاری میں کہی اگلی بات نے فلک " مراد کو ہوش میں لایا۔۔

۔۔ واٹ؟" ہاتھ فوراً ہی پیچھے کھینچا "

یس۔۔یہ تمہاری ہی تو خواہش ہے" اب کی بار وہ حیران ہوئی۔۔ "

" میری خواہش؟" سینے پر انگلی رکھتے فلک نے بے یقینی نے پوچھا۔۔ایسا اس نے کب کہا ؟

" ہاں ۔۔ تم نے ہی تو کہا کہ۔۔" وہ اب اس سے ایک قدم کے فاصلے پر آ کر رکا۔۔

" میں اپنی عمر کے لحاظ سے حرکتیں کروں" کہتے ساتھ ایک معنی خیز مسکراہٹ روحان کے ہونٹوں پر پھیلی۔۔

" تم کتنے بے شرم ہو گئے ہو روحان ملک" نظریں چرا کر کہتی ہو باہر کی جانب تیزی سے بڑھی ۔۔

جبکہ روحان بھی اسکے پیچھے آیا ۔۔

" آپ بلش کرتی ہیں تو اور بھی خوبصورت لگتیں ہیں" اسکے ساتھ چلتے اس نے کہا۔۔

" آئی ایم ناٹ بلشنگ" صاف انکار ہوا۔۔ نظریں چراتے ۔۔

"۔۔ یس یو آر "

۔۔ دونوں اب لفٹ کی جانب بڑھے

۔۔ آئی ایم ناٹ۔۔" دوبارہ انکار "

یس یس یو آر۔۔کیوں مریم تمہاری میم بلش کررہی ہیں نا؟" روحان نے " اب سامنے بیٹھی مریم کی جانب دیکھتے اونچی آواز میں کہا۔۔ مریم کے چہرے پر ۔۔ شرارتی مسکراہٹ پھیلی۔۔ جس پر فلک گڑبڑائی

کیا کررہے ہیں آپ؟" اسکا کاندھا پکڑ کر اسے لفٹ کی جانب لے جاتے فلک " ۔۔ نے کہا

ایک بار پھر کہیں۔۔" ایک فرمائش ہوئی۔۔ "

۔۔ کیا؟" ناسمجھی سے پوچھتے لفٹ کا بٹن پریس کیا "

"۔۔ آپ "

۔۔ نہیں۔۔" صاف نکار کرتے ہوئے لفٹ کے اندر گئی "

"پلیز۔۔۔" وہ بھی اب اسکے ساتھ اندر آیا ۔۔

"نو۔۔" دوبارہ انکار ۔۔

" پلیز پلیز پلیز۔۔۔ایک بار کہہ دیں۔۔یقین کریں بہت پیاری لگتیں ہیں"

اسکی بات پر فلک کی مسکراہٹ گہری ہوئ ۔۔

"نو" دھیمی آواز میں انکار ہوا ۔۔

" پلیز فلک پلیز۔۔پلیز پلیز پلیز ۔۔"

اور ایک بار پھر روحان ملک کے اندر کا بچہ جاگ گیا تھا ۔۔

اور ایک بار پھر فلک مراد اس بچے کی ضد کے سامنے ہار گئ تھی ۔۔

اور یہ واحد محبت ہی ہے ۔۔

جس میں جیت، ہارے ہوئے انسان کی ہی ہوتی ہے ۔۔

بس اِک لمحے کا کمال تھا

وہ ملکہ، میں غلام تھا

ناجان اپنی، ناروح کا خیال تھا

بس اِک نظر کا کمال تھا

میں دھواں اور وہ چراغ تھا

ختم شد!